e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPO/LW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 232 Saturday , 25 May 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۳) شمارہ نمبر (۲۳۲) لکھنؤ، ہفتہ ۲۵-مئی ۲۰۲۴ء، مطابق ۱۶/ذی قعدہ/الحرام -۱۴۴۵ھ صفحات-۸

حج کی تیاریوں کے سلسلے میں غلاف کعبہ کو اوپر اٹھا دیا گیا

مکہ مکرمہ (ایجنسی) حرمین شریفین کے انتظامی امور کی جنرل اتھارٹی نے حج انتظامات کے سلسلے میں غلاف کعبہ کے نچلے حصے کو تقریباً تین میٹر اونچا کر دیا ہے جب کہ خالی ہونے والے حصے کو چاروں اطراف سے تقریباً دو میٹر چوڑے سفید موٹی کپڑے سے ڈھانپ دیا ہے۔ حرمین انتظامیہ نے کہا ہے کہ غلاف کعبہ کو بلند کرنے کے بعد مخصوص کاٹن کے سفید کپڑے میں لپیٹ دیا جاتا ہے۔ یہ پہلی بار نہیں ہوا بلکہ ہر سال حج کے سیزن پر غلاف کعبہ کی حفاظت کی خاطر ایسا کیا جاتا ہے۔ غلاف کعبہ کو بلند کرنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اسے محفوظ اور صاف رکھا جائے کیونکہ بیشتر عازمین کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ غلاف سے لپٹیں اور اسے چومیں۔

گرد آلود طوفان ریمل، مغربی بنگال کے ساحل سے ٹکرانے کو تیار

نئی دہلی (ایجنسی) ہندوستان کے ایک بڑے حصے میں اس وقت ریکارڈ ساز گرمی پڑ رہی ہے۔ کچھ حصوں میں زوردار بارش اور تیز ہوائیں ضرور چل رہی ہیں، لیکن راجدھانی دہلی، راجستھان، یوپی، بہار، پنجاب وغیرہ ریاستوں میں گرمی کی شدت اپنے عروج پر ہے۔ اس درمیان خلیج بنگال میں سیزن کا پہلا گرد آلود طوفان نے انرافتا شروع کر دیا ہے۔ اس طوفان کو 'ریمل' نام دیا گیا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ اثر مغربی بنگال پر پڑے گا۔ محکمہ موسمیات نے بنگال کے کئی اضلاع میں زوردار بارش کا الرٹ جاری کر دیا ہے۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات کے مطابق خلیج بنگال میں اٹھ رہا گرد آلود طوفان 26 مئی (اتوار) کو ایک سنگین گرد آلود طوفان کی شکل میں مغربی بنگال اور پڑوسی ملک بنگلہ دیش کی ساحلوں سے ٹکرا سکتا ہے۔

پی ایم مودی نے انڈیا گروپ کو 'خود غرض اور موقع پرست' قرار دیا

کانگریس ایس سی اور ایس ٹی کا ریزرویشن ختم کر کے مسلمانوں کو دینا چاہتی ہے، ناہن کے چوگان میں وجے سنکلپ ریلی سے مودی کا خطاب

ناہن/شملہ، 24 مئی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعہ کو اپوزیشن کے انڈیا گروپ پر شدید حملہ کیا اور کہا کہ جون کو ہماچل پردیش کی چار سیٹوں پر ہونے والے لوک سبھا انتخابات کے لئے کانگریس اور ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کو نشانہ بنایا۔ ہماچل میں دو الگ الگ انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ کانگریس اور انڈیا گروپ خود غرض اور موقع پرست ہے۔ وہ انتہائی فرقہ پرست ہے، وہ انتہائی ذات پرست ہے اور وہ انتہائی ڈیمنٹ ہیں۔ جماہیاتی ریاست کو اپنا دوسرا گھر بتاتے ہوئے مسٹر مودی نے ناہن کے چوگان میں وجے سنکلپ ریلی کے دوران کہا کہ صرف بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ہی ملک کی ترقی کو تیز کر سکتی ہے۔ ماں شالونی اور پہاڑی ریاست کے تمام دیوی دیوتاؤں کا آشیرواد مانگتے ہوئے انہوں نے بھیڑ سے کہا کہ وہ اپنے ابتدائی سالوں میں ہماچل میں تھے اور اگر وہ وقت بدل گیا ہے لیکن مودی وہی ہیں۔ مسٹر مودی نے ہماچل کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات کی زوردار وکالت کرتے ہوئے کہا کہ وہ تیسری مدت کار کے لئے ووٹروں کا آشیرواد مانگ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، "مودی آپ کے لیے اپنی جان خطرے میں ڈال دیں گے لیکن آپ کو کبھی تکلیف نہیں ہونے دیں گے۔"

وزیر اعظم نے پرجوش رؤسل کے درمیان بھیڑ سے کہا اور انہیں کانگریس کے دور کی یاد دلائی، "جب کمزور حکومت ہوا کرتی تھی اور پاکستان ہمارے سروں پر ناچتا تھا۔ وزیر اعظم نے ووٹروں سے کہا، "کمزور کانگریس حکومت دنیا کے سامنے گڑگڑاتی رہتی تھی۔ لیکن مودی نے آئے اور کہا کہ ہندوستان اب جھکے نہیں مانگے گا، ہندوستان اپنی لڑائی خود لڑے گا۔ انہوں نے کہا، میں مادر ہند کی توہین برداشت نہیں کر سکتا لیکن کانگریس مادر ہند کی توہین کرنے سے باز نہیں آتی۔ کانگریس کو بھارت ماتا کی جتنے کہنے سے دقت ہے، کانگریس کو ونده ماترم کہنے سے دقت ہے۔ ایسی کانگریس ہماچل کا بھی بھلا نہیں کر سکتی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ایک طرف مودی کی گارنٹی ہے اور دوسری طرف کانگریس کی تباہی کا ماڈل ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے اقتدار حاصل کرنے کے لئے ہماچل کے لوگوں سے بہت جھوٹ بولا۔ انہوں نے کہا، "کانگریس نے کہا کہ پہلی کابینہ میں یہ ہوگا وہ ہوگا۔ لیکن پہلی کابینہ میں کچھ نہیں ہوا، بلکہ کابینہ ہی ٹوٹ گئی۔ ریاست میں سکھوندر سکھو کی حکومت ہے۔ ووٹروں کو ان کی پسند کے بارے میں خبردار کرتے ہوئے، مسٹر مودی نے کہا کہ کانگریس اور انڈیا گروپ خود غرض اور موقع پرست ہے۔ وہ انتہائی فرقہ پرست ہیں، وہ انتہائی ذات پرست ہیں اور وہ انتہائی ڈیمنٹ ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے کانگریس اور انڈیا گروپ پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ دونوں ہی درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے ریزرویشن کو ختم کر کے مسلمانوں کو دینا چاہتے ہیں۔ مسٹر مودی تقریباً 12 بج کر 12 منٹ پر یہاں اسٹیج پر پہنچے۔ تقریباً 33 منٹ کے اپنے خطاب میں مودی نے سرمور خاص طور پر ناہن کی پرانی یادوں کو یاد کیا۔ کانگریس اور انڈیا گروپ پر سخت حملہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگریس اور انڈیا گروپ ملک کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایس سی اور ایس ٹی کے ریزرویشن کو ختم کر کے مسلمانوں کو دینا چاہتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ عام کنبوں کے غریبوں کے لیے 10 فیصد ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے گریب پارٹی کا بھی کوئی ریزرویشن نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب کوئی بھی کام اچھی نیت سے کیا جائے تو ذہن خوشی سے بھر جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کا ورجدے کر قرض اتارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مسٹر مودی نے کہا، میں مدر انڈیا کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ کانگریس کو بھارت ماتا کی جتنے کہنے میں دقت ہے، کانگریس کو ونده ماترم کہنے میں بھی مسئلہ ہے۔ میڈیا کی طرف خاص طور پر اشارہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ کانگریس میں تین چیزیں مشترک ہیں۔ وہ انتہائی فرقہ پرست، انتہا پسند ذات پرست اور انتہائی خاندان پرست ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صحافی دوست تحقیق کریں تو انہیں ثبوت مل جائے گا۔

لوک سبھا انتخابات

چھٹے مرحلے کی تیاریاں مکمل، پولنگ آج

58 پارلیمانی نشستوں پر ہوگی ووٹنگ، کئی مرکزی وزراء اور قدآور لیڈران کی قسمت کا ہوگا فیصلہ

نئی دہلی، 24 مئی (یو این آئی) لوک سبھا انتخابات کے چھٹے مرحلے میں آٹھ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی 58 پارلیمانی نشستوں اور اڈیشہ اسمبلی انتخابات کے تیسرے مرحلے کے لئے 42 نشستوں پر ہفتہ کو ہونے والی ووٹنگ کے لئے ضروری تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ الیکشن کمیشن نے جمعہ کو ایک پریس ریلیز میں یہ اطلاع دی ہے۔ چھٹے مرحلے میں دہلی کی سات سیٹوں سمیت تمام 58 سیٹوں پر صبح 7 بجے سے شام 6 بجے تک ووٹنگ ہوگی۔ کچھ پولنگ اسٹیشنوں میں پولنگ کے اختتامی وقت میں تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ چھٹے مرحلے میں جن میں مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان، سابق مرکزی وزیر میڈکا گاندھی، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ترجمان سمبت پاترا، بھوجپوری فنکار اور رکن پارلیمنٹ منوج تیواری، بھوجپوری گلوکار اور بی جے پی کے امیدوار نیرہوا، جوں و کشمیر کی سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی اور ہریانہ کے سابق وزیر اعلیٰ منوہر لال کھٹر اور کئی مرکزی وزراء کی قسمت کا فیصلہ الیکٹرانک ووٹنگ مشین (ای وی ایم) میں بند ہوگا۔ اس مرحلے میں 58 لوک سبھا سیٹوں پر 889 امیدوار اپنی قسمت آزما رہے ہیں اور اوڈیشہ اسمبلی انتخابات کے تیسرے مرحلے کے لیے 42 سیٹوں پر 44 خواتین سمیت 383 امیدوار الیکشن لڑ رہے ہیں۔ اوڈیشہ اسمبلی کی 147 سیٹوں میں سے 13 مئی کو پہلے مرحلے میں 28 سیٹوں پر اور دوسرے مرحلے میں 35 سیٹوں پر ووٹنگ ہوئی ہے۔ الیکشن کمیشن کی طرف سے آج جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق آٹھ ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے کل 58 لوک سبھا حلقوں میں 11.13 کروڑ رائے دہندگان اپنا ووٹ ڈال کر 889 امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ کر سکیں گے۔ ان میں 5.84 کروڑ مرد، 5.29 کروڑ خواتین اور 5120 ٹرانس جینڈر ووٹر شامل ہیں۔ الیکشن کمیشن نے ووٹروں کی شرکت بڑھانے کے لیے ووٹر بیداری پروگرام منعقد کیے ہیں۔ نیز چیف الیکشن افسر اور ڈسٹرکٹ الیکشن افسران کو سخت گرمی کی لہر جیسی صورتحال کے پیش نظر مناسب انتظام کے لیے مناسب اقدامات کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ الیکشن مرکزی کمیشن اور سینٹرل کے ساتھ متعلقہ پولنگ اسٹیشنوں پر روانہ کر دیا گیا ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کی ہدایات جاری کی گئی ہے کہ ووٹنگ آرام دہ اور محفوظ ماحول میں ہو۔

ووٹنگ ڈیٹا عام کرنے کا مطالبہ کرنے والی عرضداشتوں پر سپریم کورٹ کا فوری سماعت سے انکار

نئی دہلی (ایجنسی) سپریم کورٹ نے اس عرضداشت پر فوری طور پر غور کرنے سے انکار کر دیا ہے جس میں الیکشن کمیشن کو ووٹر ٹرن آؤٹ کی صحیح تعداد بتانے اور فارم 17 سی کی کاپیاں اپنی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے کی ہدایت کی مانگ کی گئی تھی۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ کل چھٹا مرحلہ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاملے کی سماعت انتخابات کے بعد ہونی چاہیے۔ دراصل لوک سبھا انتخابات کے دوران کئی سیاسی پارٹیوں نے ووٹنگ کے اعداد و شمار میں بے ضابطگیوں کا الزام لگایا۔ سیاسی پارٹیوں کا کہنا ہے کہ انتخابات کے دن ووٹنگ کا فیصد کچھ اور ہوتا ہے اور نتائج بعد کچھ اور۔ اس سلسلے میں سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی گئی تھی۔ اس درخواست میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ سپریم کورٹ الیکشن کمیشن کو فارم 17 سی کی اسکین شدہ کاپی اپنی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے کا حکم دے۔ یہ درخواست ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز (اے ڈی آر) اور ترنمول لیڈر مہوا موئترا کی جانب سے دائر کی گئی تھی۔ اس کی سماعت جسٹس دیپانکر دتہ اور جسٹس ستیش چندر شرما کی بنچ نے کی۔ الیکشن کمیشن کے وکیل نے اس درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ درخواست سماعت کے لائق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قانونی عمل کے غلط استعمال کا کلاسک کیس ہے۔ ملک میں الیکشن چل رہے ہیں اور بار بار اس طرح درخواستیں داخل کی جا رہی ہیں۔

فرضی پیدائش سرٹیفکیٹ معاملہ

اعظم خان کی فیملی کو الہ آباد ہائی کورٹ سے ملی ضمانت

لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان اور ان کی فیملی کو فرضی پیدائش سرٹیفکیٹ معاملہ میں الہ آباد ہائی کورٹ نے بڑی راحت دی ہے۔ کنبہ کے تینوں اراکین (اعظم خان، ان کی بیوی تنزین فاطمہ اور بیٹے عبداللہ اعظم) کو عدالت سے ضمانت مل گئی ہے۔ عدالت نے اعظم خان کی سات سال کی سزا پر بھی روک لگا دی ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے بعد تنزین فاطمہ اور عبداللہ اعظم جیل سے چھوٹ جائیں گے، لیکن اعظم خان نہیں چھوٹ پائیں گے کیونکہ وہ ایک دیگر معاملے میں سات سال کی سزا کاٹ رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ فرضی پیدائش سرٹیفکیٹ معاملہ میں رامپور سے بی جے پی رکن اسمبلی آکاش سکسینہ نے 3 جنوری 2019 کو اعظم خان، ان کی بیوی تنزین فاطمہ اور بیٹے عبداللہ اعظم کے خلاف کریمنل کیس درج کرایا تھا۔ تینوں کے خلاف رامپور کے سنج پور پولیس اسٹیشن میں تعزیرات ہند کی دفعات 468، 467، 420، 193 اور 471 کے تحت ایف آئی آر درج کرائی گئی تھی۔ آکاش کی طرف سے درج کرائی گئی ایف آئی آر کے مطابق اعظم خان اور ان کی بیوی تنزین نے بیٹے عبداللہ اعظم کا ایک پیدائش سرٹیفکیٹ 28 جولن 2012 کو رامپور کے نگر پالیکا کونسل سے بنوایا تھا، جبکہ دوسرا پیدائش سرٹیفکیٹ 21 جنوری 2015 کو لکھنؤ سے میونسپل کارپوریشن سے جاری کرایا گیا۔ پہلے پیدائش سرٹیفکیٹ میں پیدائش کی جگہ رامپور بتائی گئی، جبکہ دوسرے سرٹیفکیٹ میں لکھنؤ واقع کوین میری اسپتال میں پیدائش ہونے کا تذکرہ ہے۔ الزام عائد کیا گیا کہ اعظم فیملی نے الگ الگ پیدائش سرٹیفکیٹ کا استعمال الگ الگ مقامات پر کیا۔

مالیوال حملہ کیس: عدالت نے بیبھو کمار کو چار دن کی عدالتی حراست میں بھیجا

نئی دہلی، 24 مئی (یو این آئی) قومی دارالحکومت دہلی کی تیس ہزاری عدالت نے جمعہ کو وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کے ذاتی معاون بیبھو کمار کو چار دن کے لئے عدالتی حراست میں بھیج دیا۔ عام آدمی پارٹی (آپ) کی راجیہ سبھا رکن سواتی مالیوال پر حملہ کے معاملے میں گرفتار بیبھو کمار کی پولیس حراست کی مدت ختم ہونے کے بعد پولیس نے انہیں آج عدالت میں پیش کیا، جہاں سماعت کے دوران دہلی پولیس نے بیبھو کمار کی چار دن کی عدالتی تحویل کی درخواست کے جسے عدالت نے منظور کرتے ہوئے انہیں 28 مئی تک عدالتی تحویل میں بھیج دیا۔

اوبی سی ریزرویشن پر ہائی کورٹ کے فیصلے کو ممتا بنرجی کا سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کا اعلان

کولکاتہ (ایجنسی) مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے جمعہ (24 مئی) کو کہا کہ وہ او بی سی طبقے کے سرٹیفکیٹ سے متعلق کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کریں گی۔ جنوبی 24 پرگنہ ضلع کے ساگر میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے ترنمول کانگریس کی سربراہ نے کہا کہ ہم او بی سی سرٹیفکیٹ منسوخ کرنے کے حکم کو قبول نہیں کریں گے۔ گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد ہم اس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کریں گے۔ اس سے پہلے بھی ممتا بنرجی نے کہا تھا کہ وہ او بی سی سرٹیفکیٹ منسوخ کرنے کے کلکتہ ہائی کورٹ کے حکم کو قبول نہیں کریں گی۔

پاپوانیوگنی کے ایک گاؤں میں لینڈ سلائڈنگ سے زبردست تباہی

کم از کم 100 افراد کی موت، راحت وبچاؤ کاری کا عمل جاری

پاپوانیوگنی: (ایجنسی)۔ پاپوانیوگنی کے ایک دور دراز گاؤں میں لینڈ سلائڈنگ سے کم از کم 100 لوگوں کی موت واقع ہوگئی ہے۔ اس سلسلے میں آسٹریلیائی میڈیا کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایک علاقے میں کاؤ کالم کے پاس مقامی وقت صبح تقریباً 3 بجے لینڈ سلائڈنگ کا واقعہ پیش آیا جس میں کئی گھر تباہ ہوگئے۔ بہت مشکل ہو رہا ہے۔ کئی بھاری پتھر، درخت اور پودے یہاں وہاں گرے ہوئے ہیں جس سے عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے اور کئی پوری طرح تباہ ہوگئی ہیں۔ راحت رسانی میں لگی ٹیموں کو لاشیں تلاش کرنے میں بھی کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ایک مقامی خاتون ایلزبتھ لاروما کا کہنا ہے کہ پاس کی پہاڑی سے مٹی اور درختوں کے گرنے سے کئی گھر تباہ ہوگئے۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب پورا گاؤں گہری نیند میں تھا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ گاؤں کے 100 سے زائد لوگ ملبہ میں دبے ہوئے ہیں۔ اس لینڈ سلائڈنگ کی وجہ سے گاؤں کا پورا گیرا شہر سے رابطہ پوری طرح ٹوٹ گیا ہے۔ لاروما کا کہنا ہے کہ سڑکوں کے بند ہونے کی وجہ سے لوگ ضروری چیزوں کی عدم فراہمی کے بارے میں سوچ کر فکرمند ہیں۔ دراصل یہ اندازہ لگانا فی الحال مشکل ہے کہ ملبہ کو کب تک ہٹایا جاسکے گا۔ ایسے میں ضروری چیزیں علاقہ میں پہنچنا مشکل ہے۔ لوگ پاپوا نیوگنی حکومت اور این جی او سے فوری مدد بھیجنے کی اپیل کر رہے ہیں۔

فوری طور پر راحت و بچاؤ کاری کا عمل شروع ہوگیا اور پھنسے ہوئے لوگوں کو نکالنے کا کام اب بھی جاری ہے۔ کئی لاشوں کو بڑی مشکل سے باہر نکالا گیا ہے۔ آسٹریلیائی براڈ کاسٹر اے بی سی نے مقامی لوگوں کے حوالے سے اس حادثہ کی جانکاری دی ہے۔ کاؤ کالم کے ایک شخص نے جیتیش کو بتایا کہ لوگوں کے لیے راحت و بچاؤ کاری کا کام

بنگلہ دیشی رکن پارلیمنٹ انوار العظیم کی لاش کوٹکڑوں میں تقسیم کرنے والا شخص گرفتار

ڈھاکہ: (ایجنسی)۔ مغربی بنگال سی آئی ڈی نے بنگلہ دیش کے رکن پارلیمنٹ انوار العظیم انار کے قتل میں ملوث ہونے سے متعلق الزام میں ریاست کے شمالی 24 پرگنہ ضلع کے بونگاؤں علاقہ سے ایک شخص کو گرفتار کیا ہے۔ ایک افسر نے دعویٰ کیا کہ پیشہ سے قصائی اس شخص نے پوچھ تاچھ کے دوران اعتراف کیا ہے کہ اس نے لاش کے ٹکڑے کرنے میں دیگر ملزمین کی مدد کی تھی اور اس کے بعد اعضاء کو الگ الگ مقامات پر ٹھکانے لگایا تھا۔ کولکاتا سے 13 ممّی کو لاپتہ ہونے والے بنگلہ دیشی کے جھنائیداہ علاقہ سے عوامی لیگ کے رکن پارلیمنٹ انوار العظیم انار کے قتل کی تصدیق بنگال پولیس نے بدھ کے روز کی تھی۔ افسر نے کہا کہ مغربی بنگال سی آئی ڈی کی ٹیم جمعہ کو گرفتار شخص کو بھاگر علاقہ میں لے گئی جہاں جسم کے کٹے ہوئے حصوں کو پلاسٹک کی تھیلیوں میں ڈال کر الگ الگ مقامات پر پھینکا گیا تھا۔ پولیس افسر نے بتایا کہ ''ملزم ایک بنگلہ دیشی شہری ہے اور پیشے سے قصائی ہے۔ اس نے غیر قانونی طریقے سے ہندوستان وقت پیش آیا جب پورا گاؤں گہری نیند میں تھا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ گاؤں کے 100 سے زائد لوگ ملبہ میں دبے ہوئے ہیں۔ اس لینڈ سلائڈنگ کی وجہ سے گاؤں کا پورا گیرا شہر سے رابطہ پوری طرح ٹوٹ گیا ہے۔ لاروما کا میں داخلہ حاصل کیا تھا اور پانی اصل پہچان چھپا کر کمپنی میں رہائش پذیر تھا۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''انار کے قتل کی سازش کے تحت قصائی کو کچھ مہینے پہلے کولکاتا بلایا گیا تھا۔ ملزم نے اعتراف کیا ہے کہ اس نے ان چار لوگوں کی مدد کی تھی جنھوں نے فلیٹ کے اندر سیاسی لیڈر کا قتل کیا تھا۔ اس نے جسم سے خال اتارنے اور لاش کے ٹکڑے کرنے میں ان کی مدد کی تھی۔'' افسر کا کہنا ہے کہ گرفتار ملزمین کو آج باراسات کی ایک عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ سی آئی ڈی افسران کی ایک ٹیم بھاگر کے کرشنا متی گاؤں میں مملوک کے اعضا کی تلاش کر رہی تھی۔ پولیس نے دعویٰ کیا کہ حاصل ثبوتوں سے اشارہ ملتا ہے کہ رکن پارلیمنٹ کا پہلے گلا دبا کر قتل کیا گیا اور اس کے بعد لاش کے ٹکڑے کیے گئے۔ سینئر پولیس افسر کا کہنا ہے کہ ابتدائی جانچ میں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ رکن پارلیمنٹ کے قریبی دوست اور امریکی شہری اختر الزماں نے جرم میں شامل لوگوں کو تقریباً پانچ کروڑ روپے کی ادائیگی کی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ اس معاملہ میں بنگلہ دیش پولیس کے ذریعہ گرفتار کیے گئے تین ملزمین سے پوچھ تاچھ کرنے کے لیے مغربی بنگال سی آئی ڈی کی ایک ٹیم جمعرات کو بنگلہ دیش گئی۔ افسر نے یہ بھی بتایا کہ رکن پارلیمنٹ کے دوست کا کولکاتا میں ایک فلیٹ ہے اور غالباً وہ اس وقت امریکہ میں ہے۔

اسرائیل رفح میں فوجی کارروائیاں بند کرے: عالمی عدالت کا حکم

فلسطین کو تسلیم کرنے کا مطلب یہود دشمنی نہیں: یورپی یونین

جینوا (ایجنسی)۔ بین الاقوامی عدالت انصاف نے جمعہ کے روز ایک سماعت میں اسرائیل کو رفح میں تمام فوجی آپریشنز فوری طور پر روکنے کا حکم دیا ہے۔ اقوام متحدہ کی سب سے اعلیٰ جوڈیشل باڈی بین الاقوامی عدالت انصاف میں جنوبی افریقہ نے اسرائیل کے خلاف فلسطینیوں کی نسل کشی کے الزام لگایا ہے۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا کہ "اسرائیل کو رفح پر کسی بھی فوجی آپریشن یا کسی ایسے اقدام کو فوری طور پر روکنا ہوگا جس سے فلسطینی آبادی متاثر ہو" عدالت نے مزید کہا کہ عدالت کی جانب سے احکامات کے باوجود رفح میں انسانی بحران کی صورتحال مزید گھمبیر ہوتی جارہی ہے۔ عدالت نے اپنے حالیہ فیصلے میں اسرائیل کو غزہ میں جنگ کے حوالے سے عارضی ریلیف دینے کے احکامات دیے تھے۔ عدالت نے اپنے حکم میں اسرائیل کو ہدایت کی کہ رفح کراسنگ کو ہر صورت کھول دے اور امداد کے راستے کی ساری رکاوٹیں دور کردے۔ اس سے قبل غزہ میں موجود میڈیکل شہادتوں اور حسین الاقوامی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق اسرائیلی بحریہ نے سمندر سے غزہ میں گولہ باری کی۔ نیز فضائیہ نے بھی بمباری ہے۔ سمندر جہاں امریکہ نے اسی ماہ سے اپنی نئی تعمیر شدہ بندرگاہ سے آپریشنز شروع کیے تھے۔ عینی شاہدوں کے مطابق اس بمباری کے نتیجے میں بہت سے لوگ ہلاک یا زخمی ہوگئے۔ علاوہ ازیں غزہ کے وسط اور شمال میں اسرائیلی فوج نے مختلف جگہوں پر کارروائیاں کیں۔ خیال رہے اسرائیل نے ماہ مئی کے آغاز سے رفح میں زمینی حملہ شروع کیا ہوا ہے۔ رفح غزہ کا آخری شہر ہے۔ اقوام متحدہ کے اعداد و شمار کے مطابق اسرائیلی حملے کے بعد سے آٹھ لاکھ فلسطینی نقل مکانی پر مجبور ہو چکے ہیں۔ تاہم اسرائیلی فوجی ترجمان ڈینئیل ہگاری کا کہنا ہے کہ ہم رفح میں تباہی نہیں کر رہے بلکہ بہت احتیاط کے ساتھ اور بہت نپے تلے انداز میں آپریشن کر رہے ہیں۔ جمعہ کے روز جاری کیے گئے ایک بیان میں اسرائیلی فوج نے کہا ہے فوج دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے مرکز کو نشانہ بنا رہی ہے۔ مقامی لوگ بتاتے ہیں کہ اسرائیلی فوج رفح کے مشرقی حصے سے باقی شہر کے وسط میں کارروائیوں کے لیے آگے بڑھ رہی ہے۔ شمالی غزہ کے علاقے جبالیہ پناہ گزین کیمپ میں 31 سالہ محمود اشریف نے کہا اب سوائے دھماکوں، بمباری اور فائرنگ کی گھن گرج کے کچھ سنائی نہیں دیتا۔ مقامی ذرائع نے بتایا ہے کہ جمعہ کے روز ہیکی کاپٹروں اور توپ خانے سے بھی گولہ باری کی گئی ہے۔ اس گولہ باری کا ٹارگیٹ پناہ گزینوں کا کیمپ رہا، تاہم دوسری جانب جنگ سے بچن الاقوامی عدالت انصاف سے امکان ہے کہ کوئی بڑا حکم بھی جاری ہوسکتا ہے۔

پیرس: یورپی یونین نے اسرائیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا مطلب یہود دشمنی نہیں۔ یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کے سربراہ جوزف بوریل کا یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب دو روز قبل ہسپانیہ، آئرلینڈ اور ناروے نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ تینوں یورپی ممالک کے فیصلے پر فلسطینی اتھارٹی نے خیر مقدم کیا جب کہ اسرائیل اور امریکہ نے اسے مسترد کر دیا تھا۔ یورپی یونین کی خارجہ پالیسی کے انچارج جوزف بوریل نے جمعہ کو کہا کہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنا حماس کے لیے تحفہ نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنا حماس کے لیے تحفہ نہیں ہے بلکہ اس کے بالکل برعکس یہ امن کے لیے اہم پیش رفت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یورپی یونین پہلے ہی فلسطینی اتھارٹی کے ساتھ بات چیت، مالی امداد اور ملاقات کر چکی ہے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ جب بھی کوئی فلسطینی ریاست کی حمایت کا فیصلہ کرتا ہے تو اسرائیل کا ردعمل اس معاملے کو یہود دشمنی میں بدل دیتا ہے۔ یہ اعلان اس وقت سامنے آیا جب آئرلینڈ، ہسپانیہ اور ناروے نے بدھ کے روز یہ اعلان کیا تھا کہ کئی یورپی ممالک فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کی راہ پر گامزن ہیں اور یہ تین ملک 28 مئی تک 1967 کی سرحدوں کی بنیاد پر فلسطینی ریاست تسلیم کرنے گا۔ یہ اقدام تینوں ممالک کی جانب سے یورپی ممالک بشمول فرانس، پرتگال، سلوینیا اور سلوویکیا کو فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کے لیے حمایت کو متحرک کرنے پر چال کرنے کے بعد سامنے آیا ہے۔ اقوام متحدہ کے 193 رکن ممالک میں سے تقریباً 144 ممالک پہلے ہی فلسطین کی ریاست کو تسلیم کر چکے ہیں، جن میں جنوبی نصف کرہ کے بیشتر ممالک شامل ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ناروے، ہسپانیہ اور آئرلینڈ کی جانب سے اگلے ہفتے فلسطین کو باضابطہ طور پر ایک ریاست کے طور پر تسلیم کرنے کے اعلان کے بعد اسرائیل نے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے اس فیصلے کے پس منظر میں اپنے سفیر مشاورت کے لیے واپس بلا لیے تھے۔ اسرائیلی وزارت خارجہ کے سابق ڈائریکٹر جنرل ایلون لیل نے کہا کہ اس فیصلے سے اسرائیل کے اندر اسے عامہ پر اثر پڑسکتا ہے، کیونکہ بہت سے لوگ ان ممالک کو سفارتی رول ماڈل سمجھتے ہیں۔ اگر دوسرے ممالک فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو اس کا سب سے اہم اثر پڑے گا۔

ایرانی صدر ہیلی کاپٹر حادثہ: فوجی تحقیقات کی ابتدائی رپورٹ پیش

تہران: ایران میں صدر ابراہیم رئیسی کے ہیلی کاپٹر حادثے میں انتقال کرنے کے واقعے کی باضابطہ تحقیقات کی ابتدائی رپورٹ جمعرات کو رات گئے سامنے لائی گئی ہے۔ یہ باضابطہ تحقیقات ایرانی فوج کی طرف سے کی گئی ہیں۔ ابتدائی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ صدر کے ہیلی کاپٹر کے ایک پہاڑ میں کریش ہونے کے فوراً ہی آگ کی لپیٹ میں آگیا تھا۔ فوری طور پر اس حادثے کے حوالے سے کسی پر حملے کا الزام نہیں لگایا گیا ہے۔ تاہم ابھی ان فوجی تحقیقات کی مزید تفصیلات سامنے آنا باقی ہے۔ خیال رہے ہیلی کاپٹر کا حادثہ اتوار کے روز ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر پر صدر رئیسی کے علاوہ وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان سمیت ملک کے سات اعلیٰ حکام جاں بحق ہو گئے تھے۔ ابتدائی طور پر جنرل سٹاف کے بیان میں کہا گیا تھا کہ ہیلی کاپٹر کے کا مواصلاتی رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔ ابھی تک اس حادثے کی تحقیقات میں کوئی مشتبہ یا پراسرار چیز سامنے نہیں آئی ہے۔ جس سے اندازہ ہو کہ ہیلی کاپٹر کو کسی چیز سے نشانہ بنایا گیا ہے۔ البتہ یہ معلوم ہوا ہے اس ہیلی کاپٹر کا مواصلاتی رابطہ اپنے آگے اور پیچھے والے دونوں ہیلی کاپٹروں کے ساتھ حادثے سے قبل 90 سیکنڈ تک رابطہ برقرار تھا۔ اب تک کی سامنے آنے والی تحقیقات سے متعلق رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایسی کوئی چیز سامنے نہیں آئی ہے جس سے یہ اندازہ ہو کہ ہیلی کاپٹر کو کسی چیز سے نشانہ بنایا گیا ہے۔ ہیلی کاپٹر اتوار کی رات حادثے کا شکار بنا اور بعد ازاں اگلے روز پیر کی صبح تصدیق ہو گئی کی ہیلی کاپٹر حادثے سے دوچار ہوا ہے اور کسی کی زندگی کے بچنے کا امکان نہیں ہے۔

غزہ سے تین مغویوں کی لاشیں برآمد کرلی گئیں: اسرائیلی فوج

غزہ: اسرائیلی فوج نے جمعہ کو کہا کہ سات اکتوبر کو ہلاک شدہ مزید تین مغویوں کی لاشیں غزہ سے راتوں رات برآمد کر لی گئیں۔ فوج نے کہا کہ وہ حملے کے دن مبطفسیم چوراہے پر مارے گئے اور ان کی لاشیں غزہ لے جائی گئیں۔ یہ اعلان ایک ہفتے سے بھی کم وقت میں سامنے آیا ہے جب فوج نے کہا تھا کہ اسے سات اکتوبر کو ہلاک شدہ تین دیگر اسرائیلی یرغمالیوں کی لاشیں ملی تھیں۔ تقریباً 250 یرغمالیوں میں سے نصف کے قریب نومبر میں ایک ہفتے تک جاری رہنے والی جنگ بندی کے دوران رہا کر دیے گئے تھے۔ یہ زیادہ تر اسرائیل کے زیر حراست فلسطینی قیدیوں کے بدلے رہا کیے گئے۔ اسرائیل کہتا ہے کہ غزہ میں 100 کے قریب یرغمالی بدستور قید ہیں اور 30 کے قریب مغویوں کی لاشیں ہیں۔

جارجیا کے فارن ایجنٹ بل سے امریکہ ناراض کیوں ہے

سانفاؤ: (ایجنسی)۔ جارجیا کی پارلیمنٹ کی جانب سے ایک متنازعہ بل کی منظوری کے بعد امریکہ نے جنوبی قفقاز کے اس ملک پر "جمہوریت کو نقصان پہنچانے والے" افراد پر ویزا کی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ امریکہ نے کہا ہے کہ وہ جارجیا کی پارلیمنٹ کی جانب سے اس ماہ کے اوائل میں ایک متنازع "غیر ملکی ایجنٹ" بل کی منظوری کی وجہ سے جنوبی قفقاز کے اس ملک پر نئی ویزا پابندیاں عائد کر رہا ہے اور اس کے ساتھ اپنے تعلقات نیز باہمی تعاون کا "جامع جائزہ" بھی لے رہا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے جمعرات کے روز کہا کہ یہ پابندیاں ان افراد کو نشانہ بنائیں گی جو جارجیا میں جمہوریت کو نقصان پہنچانے کے ذمہ دار ہیں یا اس میں ملوث ہیں۔ یہ پابندیاں ان افراد کے اہل خانہ پر بھی عائد ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ واشنگٹن امریکہ اور جارجیا کے درمیان باہمی تعاون کے معاہدوں کا جامع جائزہ بھی شروع کر رہا ہے۔ ریاستہائے متحدہ کے بلنکن کا کہنا تھا "جیورجی بھی جارجیا میں اکتوبر 2024 کے مجوزہ انتخابات کے دوران اور اس کے بعد بھی جمہوری عمل یا جمہوری اداروں کو نقصان پہنچاتا ہے، وہ امریکی ویزوں کے لیے نااہل قرار دیا جاسکتا ہے۔" بلنکن نے اس بات پر بھی زور دیا کہ "جب ہم اپنے دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کا جائزہ لیں گے تو ہم فیصلہ کرتے وقت جارجیا کے اقدامات کو بھی مدنظر رکھیں گے۔" جارجیا کی پارلیمنٹ کی طرف سے منظور کردہ متنازعہ قانون کے تحت ایسی غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) اور میڈیا اداروں کو ××غیر ملکی طاقتوں کے مفادات کو فروغ دینے والے" اداروں کے طور پر رجسٹر کیا جائے گا، جو 20 فیصد سے زیادہ اپنی فنڈنگ بیرون ملک سے حاصل کرتے ہیں۔ بڑے پیمانے پر مظاہروں کے باوجود قانون سازوں نے گزشتہ ہفتے بل کو منظور کر لیا تھا۔ حکمران جارجین ڈریم پارٹی کا کہنا ہے کہ وہ این جی او زکی فنڈنگ میں شفافیت بڑھانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ لیکن ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ اپوزیشن گروپوں کو خاموش کرنے اور اس سابق سوویت جمہوریہ کو مغرب نواز روس سے دور کرکے روس کی طرف منتقل کرنے کی کوشش ہے۔ یہ قانون ابھی نافذ نہیں ہوا ہے کیونکہ جارجیا کے مغرب نواز صدر سلوم زوراپیشویلی نے اسے ویٹو کر دیا ہے۔ لیکن پارلیمنٹ کو ان کے ویٹو کو مسترد کرنے کا اختیار ہے۔ یورپی یونین نے بھی اس قانون پر کڑی تنقید کی ہے اور متنبہ کیا ہے کہ وہ اسے بلاک کا رکن بننے کی کوششوں میں پیچھے چھوڑ سکتا ہے۔

اسپین میں ریسٹورنٹ گرا: 4 افراد ہلاک 16 زخمی

اسناک ہوم: اسپین میں میلورکا جزیرے کے ساحل سمندر پر واقع ایک ریسٹورنٹ منہدم ہوگیا جس کے نتیجے میں 4 افراد ہلاک اور 16 زخمی ہوگئے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق ہسپانوی حکام نے ملک بھر میں 3 روزہ سوگ کا اعلان کیا ہے، حکام نے فوری طور پر اس حادثے کی وجہ کی نشاندہی نہیں کی تاہم ایک فائر اہلکار نے کہا کہ عمارت میں ضرورت سے زیادہ ہجوم کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا۔ دو منزلہ عمارت جھمرات کی سہ پہر وار الحکومت کے جنوب میں پالما ڈی پالما کے علاقے میں منہدم ہوئی۔ پولیس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ہلاک ہونے والوں میں 20 اور 30 سالہ 2 جرمن خواتین، ایک 44 سالہ سینیگالی مرد اور ہوٹل کی ملازمہ 23 سالہ ہسپانوی خاتون شامل ہے۔ پالما کے ڈپٹی میئر جاوی بونٹ نے کہا کہ دونوں جرمن چھٹی پر تھے جبکہ مقامی میڈیا کا کہنا ہے کہ سینیگالی شخص برسوں سے اس جزیرے پر مقیم تھا۔ ایمرجنسی سروسز کے ترجمان نے بتایا کہ اس حادثے میں 16 افراد زخمی بھی ہوئے ہیں، ایمرجنسی سروسز نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر بتایا کہ 7 افراد بہت شدید اور 9 افراد شدید زخمی ہیں، انہیں بقیہ روہم کے جزیرے کے دارالحکومت پالما ڈی میلورکا کے مختلف ہسپتالوں میں لے منتقل کر دیا گیا ہے۔ اے ایف پی کے ایک صحافی نے دیکھا کہ جائے وقوعہ پر غبار فائٹرز کو بڑی تعداد میں تعینات کیا گیا، ایمبولینسز نے متاثرین کو ہسپتال منتقل کیا جبکہ پولیس نے سڑک کو سیل کر دیا تاکہ امدادی ٹیموں کو کام کرنے دیا جاسکے۔

روس نے ماسکو کنسرٹ ہال حملے کی ذمہ داری داعش پر عائد کی

ماسکو: (ایجنسی)۔ روس نے گزشتہ روز ماسکو کے کنسرٹ ہال میں ہونے والے دھماکے کی ذمہ داری مبلی بار اسلامک اسٹیٹ گروپ (داعش) پر عائد کردی۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے (اے ایف پی) کے مطابق روس کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ماسکو کے کنسرٹ ہال حملے میں داعش کو ملوث قرار دیا گیا ہے، جو گزشتہ دو دہائیوں کے دوران ملک میں دہشت گردی کی بدترین کارروائی تھی۔ داعش متعدد مواقعہ پر 22 مارچ کے حملے کی ذمہ داری قبول کر چکی ہے جس میں 140 سے زائد افراد ہلاک ہوئے تھے تاہم ماسکو نے ہمیشہ مغرب اور یوکرین کو ان حملوں سے جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ روسی میڈیا کے مطابق روس کی خفیہ ایجنسی ایف ایس بی کے سربراہ الیگزینڈر بورٹنیکوف نے دعویٰ کیا کہ حملے کی تیاری اور مالی معاونت کرنے والے دہشت گرد انٹرنیٹ کے ذریعے افغانستان کے صوبے خراسان میں بیٹھے کارندوں سے رابطے میں تھے، داعش خراسان (آئی ایس کے پی)، پاکستان اور افغانستان میں سرگرم ہے۔ ایک سوال کے جواب میں الیگزینڈر بورٹنیکوف نے ماسکو حملے میں یوکرینی ذوالہ کو بھی ذمہ دار کیا، ان کا کہنا تھا کہ دہشتگردوں کو واضح ہدایات ملی تھیں کہ حملہ کر کے یوکرین کی سرحد کی جانب بڑھیں، جہاں دوسری جانب سے انہیں راستہ فراہم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حملے سے متعلق تفتیش جاری ہے لیکن یہ یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ یوکرین کی ملٹری انٹیلی جنس اس حملے میں براہ راست ملوث ہے، تاہم یوکرین نے متعدد بار اس حملے میں ملوث ہونے کی تردید کی ہے۔

خیبر پختونخوا میں تاریخ رقم، پہلی بار وفاق سے پہلے صوبائی بجٹ پیش

خیبر پختونخوا: (ایجنسی)۔ وزیر خزانہ خیبر پختونخوا آفتاب عالم بجٹ پیش کر رہے ہیں، اس موقع پر وزیر اعلیٰ کے پی ہاؤس کنڈ پور ایوان بھی میں موجود تھے۔ بجٹ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ 8 فروری کے انتخابات میں عوام نے پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کو واضح مینڈیٹ دیا۔ انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی حکومت نے خیبر پختونخوا میں بے مثال ترقیاتی کام کیے ہیں، ترقیاتی منصوبوں میں سے اہم صحت انصاف کارڈ کا اجرا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ عوام کو صحت کی یکساں سہولیات مفت فراہم کرنے کا وعدہ پورا کیا، پی ٹی آئی نے اسکولوں کا بجٹ اور جامعات کی تعداد میں اضافہ کیا۔ آفتاب عالم نے کہا کہ تعلیمی معیار کی بلندی کے لیے مختلف پروگرام متعارف کرائے، تعلیمی اصلاحات سے طلبہ کے لیے حصول تعلیم کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا ہوئے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ پی ٹی آئی کے منصوبوں نے معیشت کو ترقی کی راہ پر گامزن کر دیا، عوام کو سستی اور معیاری صحت کی سہولیات فراہم کرنا حکومت کا اولین فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے اقدامات سے غریب طبقہ زیادہ مستفید ہوا، ضم اضلاع کے اخراجات کے لیے اب تک صرف 123 ارب روپے ملے، ضم اضلاع کے لیے 147 ارب روپے کے خسارے کا سامنا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ این ایف سی ایوارڈ کے تحت ضم اضلاع کا سالانہ حصہ 262 ارب روپے بنتا ہے، صوبے کو پرسال واجب الادا رقم ایک ہزار ارب روپے کے مقابلے میں کم ملتی ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ خیبر پختونخوا حکومت کو 139 ارب روپے کے سالانہ خسارے کا سامنا ہے، ہوٹلوں پر ٹیکس کی شرح 6 فیصد کر دی گئی ہے۔ آفتاب عالم نے کہا کہ شادی ہالوں کے لیے فکسڈ سلیبز ٹیکس ریٹ متعارف کرانے کی تجویز ہے، پراپرٹی ٹیکس کی مد میں بڑا ریلیف دیا جا رہا ہے، ریسٹورنٹ اور فوڈ مینیجمنٹ سسٹم کا استعمال تمام ہوٹلوں پر لازم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کاروانوں پر پراپرٹی ٹیکس 5.2 روپے فی مربع فٹ ہے، کاروانوں پر پراپرٹی ٹیکس 10 ہزار 600 روپے فی کنال بنتا ہے۔

فیصلہ کرلیا پاکستان آنا ہے اور آکر کچھ کرنا ہے: سابق گورنر سندھ

اسلام آباد: سابق گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد خان نے کہا ہے کہ فیصلہ کرلیا پاکستان آنا ہے اور آکر کچھ کرنا ہے، کب آنا ہے اور کیسے آنا ہے پس ٹائمنگ دیکھنی ہے سینئر صحافیوں سے میڈیا ٹاک پر غیر قرآنی گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر عشرت العباد نے کہا کہ دوستوں سے، یا خاموش تماشائی بن جاؤں یا کچھ کروں، موجودہ حالات میں ملک کے لیے کچھ کرنا چاہتا ہوں، ملاقاتیں جاری ہیں اور بھنچوڑی سے بات چیت چل رہی ہے جبکہ شاہد خاقان عباسی اور مفتاح اسمٰعیل سے بات ہوئی ہے۔ ایک سوال پر ان کا کہنا تھا کہ جلاوطن نہیں ہوں اپنی مرضی سے ملک سے باہر ہوں، میرے دوبارہ سیاست میں واپس آنے سے دوستوں کو خوف ہے باہر خوری کی وجہ سے دوستوں کو پریجیکٹ خراب ہونے کا خدشہ تھا، ایم کیو ایم گروپوں کے ضم ہونے سے کئی لوگ خیر فعال ہوگئے، میں آتا تو دوست یہ نہیں کہا کیا سوچتے اس لیے نہیں آیا، وہ نہیں چاہ سکتے کہ میں ایم کیو ایم میں شامل ہوں۔ سابق گورنر سندھ نے کہا کہ ٹی ایس پی بنانے میں کوئی کردار نہیں، انتخابات مشورے نہیں دے سکتا، ایم کیو ایم میری منزل نہیں ہے، نہ اسٹیبلشمنٹ کی مجھے کوئی ضرورت جبکہ پیسہ کا مقصد سیاسی اسٹیمنا ہے، ترقیاتی کام ہم بیرونی سرمایہ کاری لانا ہے، انہوں نے کہا کہ 2016 میں آصف زرداری نے کہا ہمارا پلیٹ فارم صاحب حضرت کا پیشنٹ پارٹی میں آیا تو آپ کے کاروبار میں کاٹ کا سیاسی اسٹیمنا ختم ہوتے دور کر نے معافی دیکار ہتے تو وہ بھی مانگ لوں گا۔ ان کا کہنا تھا کہ پی ٹی آئی حکومت عدلیہ اور اسٹیبلشمنٹ کی اپنی اپنی پوزیشن ہے، دیکھنا ہے کہ کون اپنی پوزیشن میں تبدیلی لاتا ہے، اسٹیبلشمنٹ ملک کی اندرونی اور بیرونی سیکیورٹی کو دیکھتی ہے اور ملک کے لیے کہیں بھی ضرورت نظر آتی ہے تو اسٹیبلشمنٹ مداخلت کرتی ہے۔ ڈاکٹر عشرت العباد نے کہا کہ اسٹیبلشمنٹ پر یہ بات ہے یا صرف ریاست کا سوچتی ہے، میں نے اسٹیبلشمنٹ کے ساتھ کام کیا ہے، اسٹیبلشمنٹ کے لیے کام نہیں کیا۔

ایودھیا میں رام مندر بن چکا ہے، حکومت بنتے ہی متھرا کی باری: برجیش پاٹھک

دیوریا: دیوریا ضلع میں ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے بی جے پی امیدوار رویندر کشواہا کے حق میں جلسہ عام سے خطاب کیا۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ بی جے پی بھاری اکثریت سے انتخابات جیت رہی ہے۔ ایودھیا میں ایک عظیم الشان مندر بنایا گیا، اب حکومت بنتے ہی متھرا کی باری ہے۔ بھگوان کرشن متھرا میں بانسری بجاتے ہوئے انتظار کر رہے ہیں۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے جمعہ کو سیلم پور سینٹ پال پبلک اسکول کے احاطے میں بی جے پی امیدوار رویندر کشواہا کے حق میں جلسہ عام سے خطاب کیا۔ ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے عوام سے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ ڈھائی ماہ کی انتخابی مہم کے دوران آپ کو دوران مختلف مقامات پر جانے کا موقع مل رہا ہے۔ عوام سے بے پناہ محبت مل رہی ہے۔ ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے کہا کہ ایک طرف لڑائی رام مندر بنانے والے رام بھکتوں کے درمیان ہے اور دوسری طرف لڑائی کارسیوک پر گولی چلانے والے لوگوں کے درمیان ہے۔ آپ کو فیصلہ کرنا ہے کہ آپ کس کے ساتھ ہوں گے۔ سماج وادی پارٹی کی حکومت نے عقیدت مندوں پر گولیاں چلائیں جس کی وجہ سے ایودھیا شہر خون سے سرخ ہو گیا۔ ڈپٹی سی ایم کے نے بی جے پی امیدوار کی جیت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ بی جے پی ذات پات اور فرقہ سے بالاتر ہو کر کام کرتی ہے۔ ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے کہا کہ کھیڑ بتاری ہے کہ بی جے پی بھاری اکثریت سے انتخابات جیت رہی ہے۔ ایودھیا میں عظیم الشان مندر بنایا گیا، اب حکومت بنتے ہی متھرا کی باری ہے۔ بھگوان کرشن متھرا میں بانسری بجاتے ہوئے انتظار کر رہے ہیں۔

خوش نصیب ہیں وہ جنہیں حج کی سعادت ملی: مولانا محمد غفران ندوی

علی میاں میموریل حج ہاؤس لکھنؤ کی مسجد میں حج تربیتی پروگرام کا سلسلہ جاری

لکھنؤ 24 مئی (پریس ریلیز) شعبہ دعوت وارشاد ندوۃ العلماء لکھنؤ کی جانب سے مولانا علی میاں میموریل حج ہاؤس لکھنؤ کی مسجد میں حج تربیتی پروگرام سے مولانا سید محمد غفران ندوی اچاریہ شعبہ دعوت وارشاد ندوۃ العلماء نے کہا کہ حج زندگی میں ایک بار کرنا فرض ہے اسے خوب سیکھ کر فرائض ، واجبات اور سنتوں کے مطابق کریں تا کہ اللہ تعالیٰ حج مبرور و مقبول کے ساتھ اپنی رضاء والاح عطاء فرمائے ،آپ بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے آپ کو حج جیسی سعادت کیلئے منتخب کیا۔

دعائیہ ہال حج ہاؤس میں حجاج کرام کے آخری قافلے کو مفتی مولانا آفتاب عالم ندوی خیرآبادی نے سفر کے آداب ، مدینہ طیبہ ،مکہ مکرمہ کی اہمیت وفضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ،مدینہ میں کیسے رہیں ،مکہ میں کیسے رہیں ، اپنی قیمت کو آپ پہچانیں ،اللہ نے آپ کو اپنا مہمان بنایا ہے اب یہ عہد کریں کہ ہم مکہ ومدینہ سے جب گھر آئیں گے تو اپنے ساتھ قرآن وحدیث کی محبت اور قرآن وحدیث کے بحکموں کے مطابق چلنے کا فیصلہ کر کے آئیں گے،اور اسی فیصلہ پر تا حیات قائم رہیں گے ،بدعات رسومات کو چھوڑ کر سنت نبویؐ کے مطابق ہر کام کریں گے چاہے شادی کرنا ہو تجارت کرنا ہو گھر پر رہنا ہو سارے کے کام سب کے طریقے کے مطابق کریں گے بس یہی فیصلہ کر کے آتا ہے۔ عازمین حج کے آخری قافلے کو مولانا محمد غفران ندوی نے دعاء کرا کر مدینہ رخصت کیا۔ اس موقع پر مولانا جمال احمد ندوی، مولانا فرحان احمد، مولانا حافظ بلال ،حاجی آفاق احمد ،حا مشتاق احمد ،حاجی محمد شاہد،حافظ محمد الیاس ،حافظ محمد اسلم ،مولانا محمد اشہد ،حاجی افتخار احمد ،حاجی محمد ہارون ،محمد سلمان ،محمد حنیف ،حاجی محمد شمس خان ،محمد حمزہ خان ،محمد جعفری محمد زکریا محمد یحییٰ وغیرہ خاص طور سے موجود رہے۔

گانجہ کی غیر قانونی سمگلنگ کا ملزم گرفتار

اعظم گڈھ: مبارک پور انٹرسٹیٹ کے سامنے قبرستان کی حدود کے قریب ایس ایس سیتے کمار سنگھ سے ہمراہ کی طرف سے چیکنگ کے دوران ملزم نے اپنا نام شہزاد عرف بابو ولد منیر سا کنہ چکلا کاٹھی پولیس کو بتایا۔ اسٹیشن، مبارک پور ضلع، اعظم گڈھ، عمر 38 سال، 700 گاؤس گنجا کو 30.08 کیلو پولس تحویل میں۔ لے لیا گیا ہے، جس کے سلسلے میں ایف آئی آر نمبر 209 / 2024 دفعہ 8 NDPS ACT20 / درج کیا گیا ہے۔ جس کا تجزیہ قوام متحدہ کی کملا پرساد یادو ایڈیٹ کر رہے ہیں۔

سلطان پور کی مٹی میں ہے میرے والد کی خوشبو: ورون گاندھی

لکھنؤ 24 مئی (پی این ایس) پیلی بھیت سے ٹکٹ نہ ملنے کے بعد بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ ورون گاندھی جمعرات کو پیلی بار اپنی ماں کے لئے پرچار کرتے نظر آئے۔ انہوں نے سلطان پور میں تابڑ توڑ کئی جلسے کیے، جس میں وہ بار بار جذباتی ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ میں سلطان پور صرف اپنی والدہ کی انتخابی مہم چلانے آیا ہوں۔ یہاں کی مٹی سے باپ سنجے گاندھی کی خوشبو آتی ہے۔ اب والد و سلطان پور میں ہیں۔ ماں ہونے کے ناطے اب میری بھی مادر وطن ہے۔ اس دوران انہوں نے نہ تو بی جے پی کا نام لیا اور نہ ہی بی جے پی لیڈروں کا صبح جب وہ سلطان پور پہنچے تو ان کے حامیوں نے ان کا استقبال کیا۔ اس کے بعد انہوں نے سلطان پور قصبہ کی نشاندستی میں اپنا پہلا جلسہ کیا۔ یہاں سے وہ موتی گنج، مجھر ، برگدوا مدن پور دیوار، پھیر گولوا، مجھرکاوس، سنگھمر اچون پٹی، بیرہ معروف پور، سرایا بازار، خیرہ، کپا بھیلوا پہنچے۔ ورون گاندھی نے کہا کہ سلطان پور سے ان کے خاندانی تعلقات ہیں۔ وہ یہاں لیڈر کے طور پر نہیں بلکہ بیٹے کے طور پر آئے ہیں۔ ورون نے کہا کہ ابھی نہیں، جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں، یہ ہمارے کام کی جگہ ہے۔ یہ ہمارا خاندان ہے۔ ہمیں یہاں کی مٹی سے پیار ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس بار آپ لوگ سارے ریکارڈ توڑنے والے ہیں۔ میری کسی مخالف امیدوار سے کوئی دشمنی نہیں۔ اگر سلطان پور کے عوام کو کوئی بحران درپیش ہے تو وہ بہت وقت موجود رہیں گے۔ کچھ امیدواروں کو وزیر اور کچھ کو ایم پی کہا جاتا ہے۔ لیکن یہاں کے لوگ میری ماں کو ماتا جی کے نام سے پکارتے ہیں۔ میں اسی ماں کا سہارا لینے آیا ہوں۔ ماں نے بلا تفریق ماں کی طرح سب کی خدمت کی ہے۔ سلطان پور میرا خاندان ہے اور اگر خاندان ایک ہی ہے تو ہر لڑائی میں میرا ساتھ دیں۔

قیصر حسین زیدی کی مجلس سوئم آج

لکھنؤ۔ قیصر حسین زیدی مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے مجلس سیوم ہفتہ کو ہوگی۔ مولانا علی جعفر حسین آباد کے چھوٹے امام باڑہ میں ہفتہ کی رات 8 بجے خلوت کے کلام پاک سے شروع ہونے والی مجلس کی صدارت کریں گے۔ خواتین کی مجلس 8 بجے مرحوم کی رہائش گاہ گلی بازار حسین آباد میں ہوگی۔ مرحوم نہال حسن چوہدری کے ایصال ثواب کے لیے اتوار کو مجلس چہلم کا انعقاد کیا جائے گا۔ مرحوم کے بھائی چوہدری سرکار حسن نقی نے بتایا کہ بالائے سنج کے پرانے ٹاپ خانہ میں واقع امام بارگاہ سائیں جمعرہ میں اتوار کی صبح نو بجے تلاوت کے کلام پاک سے مجلس کا آغاز ہوگا۔ مولانا غلام سرور مجلس سے خطاب کریں گے۔ خواتین کی مجلس اسی امام بارگاہ میں صبح 9 بجے ہوگی۔

ایرا یونیورسٹی میں انٹرا ایکٹوڈسکشن کا انعقاد

لکھنؤ: ایرا یونیورسٹی لکھنؤ نے جمعہ، 24 مئی 2024 کو بین الاقوامی شہرت یافتہ مصنف اور محقق ڈاکٹر کوثم مہاجن ،صدر، کسٹمر ویلیو مینٹ اور ڈاکٹر ذاکر امرت داس، بانی، آئی نیوٹ آف کیریئر اسٹڈیز (ICS) کی جانب سے دیلیشن پر ایک کامیاب انٹرا ایکٹوڈسکشن کا انعقاد کیا گیا جس میں خاص طور پر شعبہ خوشی، ایرل ایجوکیشن کے شعبہ کے فیکلٹی ممبران اور ای آر اے کے مختلف شعبوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ میڈیکل کالج کا افتتاح اعزازی وائس چانسلر، ای آر اے یونیورسٹی، پروفیسر (ڈاکٹر) عباس علی مہدی نے گلدستے سے کیا۔ سیشن کا آغاز پی ایس نیس اور فرانسیسی کے شعبہ کے سربراہ پروفیسر بیتا گھوش کے خطبہ استقبالیہ سے ہوا، اس کے علاوہ ایرا یونیورسٹی کے اعزازی وائس چانسلر پروفیسر۔ (ڈاکٹر) عباس علی مہدی نے مہمانوں اور فیکلٹی ممبران سے خطاب کیا اور ایرا گروپ آف انسٹی ٹیوشنز کی بنیادی اقدار پر روشنی ڈالی جو کہ دل سے چلنے والی تنظیم کے طور پر کام کرتی ہے۔ سیشن کی اینکر محترمہ انگیلا گلھوٹرا نے چار چاند سنجھالنے سے پہلے ڈاکٹر مہاجن کی کامیابیوں کا جائزہ لیا، اپنے معلوماتی اور انٹرایکٹو لیکچر میں ڈاکٹر کوثم مہاجن نے اپنے اندر اور زندگی کے ہر شعبے میں قدر پیدا کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ ممتاز ماہر تعلیم ڈاکٹر امرت داس نے بھی اجتماع سے خطاب کیا اور فلاح و بہبودی کی اہمیت پر زور دیا جو کہ ایک جامع تصور ہے۔ ڈاکٹر غزالہ زیدی ،اسسٹنٹ رجسٹرار، ایرا یونیورسٹی نے بیان اپنے اور گرکا مشاہدہ کرتا کیسیس کو ایک خیال کے طور پر اجاگر کیا اور پروگرام کی کامیاب تکمیل پر متقریرین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

پنک رکشہ ڈرائیور آرتی کو ایوارڈ سے نوازا گیا

بہرائچ 24 مئی۔ گاندھی جینتی کے موقع پر، 02 اکتوبر 2023 کو، ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی نے خواتین کو بااختیار بنانے کے مقصد سے بینشل اربن لائیولی ہڈ مشن کے تحت ضلع کی پانچ خواتین کو گلابی رکشا فراہم کر کے انہیں خود انحصار بنانے کے لیے ایک اختراعی پہل کی تھی۔ انہیں بنکوں سے قرضہ حاصل کرنا۔ 5 طلاق یافتہ بے سہارا خواتین بدھ، سارہ، میگھا، شیو کماری اور آرتی، جنہیں شہری ترقی کے ادارے کے ذریعے چلائے جانے والے خود روزگار پروگرام (SEPI) کے تحت منتخب کیا گیا تھا، کو شہری سڑکوں پر گلابی آٹو کی رتھ بننے کا موقع ملا۔ گلابی رکشہ ڈرائیور آرتی، جو بہرائچ ضلع کے ریا باگ کی رہائشی ہے، کو 22 مئی 2024 کو لندن میں منعقدہ ایک بین الاقوامی پروگرام میں پرنس ٹرسٹ کی جانب سے برطانیہ میں تمغہ سے نوازا گیا۔ رائل ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ آغا خان فاؤنڈیشن سے وابستہ آرتی کو اتر پردیش حکومت کی پنک ای رکشا اسکیم کے تحت 02 اکتوبر 2024 کو ضلع انتظامیہ سے ایک ای۔رکشا ملا تھا۔ جہاں تک برطانیہ کا تعلق ہے۔ رائل ایوارڈ کے لیے دنیا بھر سے نامزدگیوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ ای رکشا ڈرائیور آرتی کو ال کلوٹی ویمن ایمپاورمنٹ ایوارڈ کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ آرتی کو پروگرام کے لیے لندن جانے کے لیے پرنسز ٹرسٹ اور آغا خان فاؤنڈیشن کے سی ای او نے تعاون کیا۔ تعلیمی سماجی اور پروگرام آفیسر سیما نکلا نے آرتی کے ساتھ اس پروگرام میں حصہ لیا۔ پروگرام کے بعد آرتی اور دیگر شرکاء کو دنیا کے مشہور گلیشیر پیلس میں لنچ چارلس سے ملاقات کا موقع بھی ملا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مونیکا رانی نے رکشا ڈرائیور آرتی کو برطانیہ بھیج دیا۔ انہوں نے رائل ایوارڈ ملنے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ ضلع کے لیے فخری بات ہے۔ ڈی ایم نے کہا کہ آرتی کو ہمارے سماج میں عزت ملنے سے بہرائچ کے خواتین مندضلع میں خواتین کو بااختیار بنایا جائے گا۔ ڈی ایم نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ ضلع کی خواتین آرتی سے ترغیب لیں گی اور خود انحصاری کا راستہ منتخب کر کے ایک نئی کہانی لکھنے کا عزم کریں گی۔

پمپ سیٹ چوری کرتے ہوئے تین چور کار اور موٹر سائیکل سمیت موقع پر گرفتار

اعظم گڈھ: آج صبح گاؤں پرویز آباد تھانہ نظام آباد میں شیور لیٹ اسپارک کار اور موٹر سائیکل میں آئے چار چوروں نے مدعی دھرمو ولد لالہ آنجہانی بلکیشن یادو اور اندر اسین ولد آنجہانی سرو جیت کے کھیت میں نصب پمپ سیٹ چوری کر کے اسے اندر رکھا۔ ان کی گاڑی، اس کے بعد مدعی دھرمو موقع پر اپنے کھیت میں آیا اور ہنگامہ آرائی کی، گاؤں کے دیگر لوگ بھی آ گئے اور موقع پر ہی 3 ملزمان و 02 پمپ سیٹ سمیت پکڑ لیا اور ایک فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ پوچھنے پر ملزمان نے بالترتیب اپنے نام بتائے: 1۔ راجو کمار ولد چندر وام کا گاؤں جمال پور تھانہ جہار پور، عمر 22 سال، 02۔ سہول کمار ولد نندلال کا گاؤں و ڈھا حصی پور شوام پور تھانہ جہار پور اور 03۔ نمن ولد سنیل کا گاؤں گھمن پور۔ تھانہ جہار پور ضلع اعظم گڈھ اور فرار ملزم کا نام چنن ولد اوے بھان کا گاؤں بہادی پور (رودرا مئو پور) تھانہ جہار پور ضلع اعظم گڈھ بتایا گیا ہے۔ گاؤں والے تینوں چوروں راجو، سہول، نمن اور چوری شدہ شیور لیٹ اسپارک کار UP65AN 0919 اور بغیر رجسٹریشن نمبر کے ہیرو اسپلنڈر موٹر سائیکل اور 01 انڈین اور 01 فیلٹ مارشل کمپنی کا چوری شدہ پمپ سیٹ تھانے لے آئے۔ مدعی کی درخواست اور بازیابی کی بنیاد پر، ایف آئی آر نمبر 240 / 24 دفعہ 411،379 آئی پی سی آج 24.05.2024 کو مقامی پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی۔

رکن پارلیمنٹ سنتوش گنگوار کی اہلیہ کا انتقال

بریلی، 24 مئی (یو این آئی) بریلی لوک سبھا سیٹ سے آٹھ بار بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن پارلیمنٹ رہنے والے سابق مرکزی وزیر سنتوش گنگوار کی اہلیہ سوبھا گیہ وتی گنگوار کا جمعہ کی صبح انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر تقریباً 72 سال تھی۔ ان کو آر پی نیوروبیک کی صدر سوبھا گیہ وتی گنگوار، جمعرات کی رات بیمار ہو گئی تھیں، جس کے بعد انہیں ایک نجی اسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ کم بلڈ پریشر اور ہلکے بخار کی شکایت ہے۔ رات 2 بجے کے بعد ڈاکٹروں نے اسے اسپتال میں مردہ قرار دے دیا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے محترمہ گنگوار کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ایکس پر پوسٹ میں کہا کہ بی جے پی پریوار کے سینئر رکن، سابق مرکزی وزیر، عزت مآب رکن پارلیمنٹ مسز سنتوش گنگوار جی کی اہلیہ کا انتقال بہت افسوسناک ہے۔ ان کو میرا حارتہ خراج عقیدت۔ میری تہ دردیاں سوگوار خاندان کے ساتھ ہیں۔ بھگوان رام سے دعا ہے کہ وہ آنجہانی محترمہ گنگوار کی روح کو اپنے قدموں میں پناہ دے اور سوگوار کنبہ کے افراد کو اس دکھ کو برداشت کرنے کی طاقت عطا کرے۔ بی جے پی کے سینئر لیڈر اور موجودہ رکن پارلیمنٹ کی اہلیہ کے انتقال کی اطلاع ملنے کے بعد بی جے پی لیڈروں، کارکنوں اور خیر خواہوں نے غم کا اظہار کیا ہے۔

مانیٹرنگ کمیٹی نے بوائز اور گرلز ہاسٹل کا معائنہ کیا

رائے بریلی، معزز ڈسٹرکٹ جج مسز ترون سکسینہ کی رہنمائی میں، عدالتی افسران کی ایک کمیٹی نے بوائز شیلٹر ہوم اور گرلز شیلٹر ہوم، چک دھور بارا، رائے بریلی کا معائنہ کیا۔ کمیٹی کی چیئر پرسن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج مینا پمر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج/سکریٹری ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، اوپم شور پر بھاش ترپاٹھی، ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ II نے گاندھی سیوا نیکیتن کے شیلٹر ہوم میں رہنے والے لڑکوں اور لڑکیوں سے بات چیت کی اور ان کی تعمیر نو دریافت کی۔ جانا شیلٹر ہوم میں رہنے والے لڑکوں اور لڑکیوں نے کمیٹی کو اپنے مسائل سے آگاہ کیا۔ وہاں مقیم لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیمی، ذہنی اور سماجی نشوونما کے لیے کمیٹی کی جانب سے فراہم کی جانے والی سہولیات کے حوالے سے معلومات لی۔ کمیٹی نے شیلٹر ہوم کی لڑکیوں اور لڑکوں کا باقاعدہ میڈیکل چیک اپ کرانے کی بھی ہدایات دیں۔ اس موقع پر مینیجر کو ہدایت کی گئی کہ وہ لڑکیوں کی کھمری کو دیکھتے ہوئے باقاعدہ کونسلنگ کریں۔

انڈسٹریل ایریا کے فیڈر سے کالونیوں کے ٹرانسفارمر الگ کئے جانے کا مطالبہ

دیوبند، 24 مئی (ایچ ایف خان) صنعتکاروں کی تنظیم آئی آئی اے کے ایک وفد نے بجلی محکمہ کے ایس ڈی او انیل دوریا سے ملاقات کر انڈسٹریل ایریا میں بغیر ٹریپنگ کے بجلی سپلائی کئے جانے کا مطالبہ کیا۔ تنظیم کے چیئرمین جیتیندر بیگچ نے بتایا کہ حکومت کی ہدایت پر انڈسٹریل ایریا میں بجلی سپلائی کے لئے الگ فیڈر بنایا گیا ہے لیکن بجلی محکمہ نے بھی کالونیوں اسی فیڈر سے بجلی سپلائی شروع کر دی ہے جس کے سبب فیڈر اوورلوڈ ہو کر ٹرپنگ کرنا شروع کر دیتا ہے۔

عدالت کے حکم پر بی ایچ یو کے وائس چانسلر سمیت چار کے خلاف مقدمہ درج

جھانسی، 24 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے جھانسی میں واقع بندیل کھنڈ یونیورسٹی (بی کے یو) کے گرلز ہاسٹل میں ایک طالبہ کو چھاڑی لگائے جانے کے معاملے میں طالبہ کو اکسانے کے الزام میں وائس چانسلر کمیش پانڈے سمیت چار افراد کیخلاف رپورٹ درج کی گئی ہے۔ عدالت کے حکم پر خودکشی کرنے کا مقدمہ درج کر لیا گیا۔ یہ مقدمہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے خلاف تھانہ نواب آباد نے درج کیا ہے۔ گزشتہ سال یونیورسٹی کے سمتا ہاسٹل میں چھاڑی لگا کر خودکشی کرنے والی بی ایک کی طالبہ شرشٹی رائے کے معاملے میں نواب آباد پولیس نے وائس چانسلر کمیش پانڈے، شعبہ کے سربراہ ڈاکٹر علی، سینئر وارڈن سمتا ہاسٹل ڈاکٹر شپرا کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ عدالت کے حکم پر انہیں خودکشی کے لیے اکسانے کے الزام میں سمتا ہاسٹل میٹرن سمن کے خلاف دفعہ 306 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کو دیے گئے شکایتی خط میں بتایا گیا ہے کہ شرشٹی رائے یونیورسٹی میں بی ٹیک کی طالبہ تھی اور وہ یونیورسٹی کیمپس میں واقع سمتا ہاسٹل کے ایک کمرے میں رہ رہی تھی۔ الزام ہے کہ طالبہ کو وارڈن اور میٹرن ہر روز کسی نہ کسی بہانے ہراساں کرتے تھے۔ اس بارے میں انہوں نے متعدد بار وائس چانسلر سے شکایت کی لیکن وائس چانسلر نے اخلاقی طور پر ان کا ساتھ نہیں دیا۔ شکایت میں الزام لگایا گیا ہے کہ جب 18 جنوری 2023 طالبہ سے فون پر بات کی تو وہ بہت نروس اور پریشان دکھائی دی۔ لواحقین کا الزام ہے کہ پولیس کو متعدد بار تحریری شکایتی خطوط دیے گئے لیکن کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ عدالت کے حکم پر نواب آباد پولیس نے یونیورسٹی کے وائس چانسلر سمیت چار افراد کے خلاف دفعہ 306 کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

11 ویں کلاس کی طالبہ کی پڑوسی نے کی عصمت دری

سنبھل :24 مئی (پی این ایس) ضلع کے خفاسا تھانہ علاقہ کے ایک گاؤں کے رہنے والے ایک شخص کی نابالغ بیٹی کے پڑوسی نے عصمت دری کی واردات کو انجام دیا۔ متاثرہ نے کارروائی کے لیے پولیس میں شکایت درج کرائی ہے۔ شکایت میں بتایا گیا ہے کہ اس کی 16 سالہ بیٹی 11 ویں جماعت کی طالبہ ہے۔ گھر کے سامنے رہنے والے ایک شادی شدہ شخص نے کئی ماہ قبل اس کی بیٹی کو زیادتی کا نشانہ بنایا تھا۔ اس نے دھمکی بھی دی کہ اگر کسی کو بتایا تو جان سے مار دے گا۔ اس کے بعد بھی وہ اسے بار بار ریپ اور بلیک میل کرتا رہا۔ اس دوران بچی حاملہ ہو گئی تب واقعہ سامنے آیا۔ اس کے بعد بیٹی نے سارا واقعہ سنایا۔ متاثرہ نے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ تھانہ انچارج گجیندر رنگھ نے بتایا کہ واقعہ کی اطلاع مل گئی ہے۔ دونوں طرف سے سمجھوتہ کی کوششیں جاری ہیں۔ شکایت موصول ہونے پر کارروائی کی جائے گی۔

شوہر نے اپنے دوست کے ساتھ مل کر بیوی کا کیا تھا قتل

بریلی: 24 مئی (پی این ایس) ناجائز تعلقات کے شبہ میں اس کے شوہر راج کمار نے اپنے دوست رام بہادر کے ساتھ مل کر بیملتا کا قتل کر دیا تھا۔ شاہی پولیس نے نوون کی تفتیش کے بعد یہ انکشاف کیا۔ ارجلما کو شبہ تھا کہ اس کی بیوی کے پیٹ میں پلنے والا بچہ کسی اور کا ہے، 14 مئی کی شام کو بیملتا کو اس وقت قتل کر دیا گیا جب وہ اپنے شوہر راج کمار کے ساتھ ایکو سے اپنے سسرال بکونیہ جا رہی تھی۔ رانجکمار نے الزام لگایا تھا کہ چھ بدمعاشوں نے بائک روک کر ڈکیتی اور قتل کی واردات کی۔ وہ اپنی جان بچانے کے لیے وہاں سے بھاگ نکلا تھا۔ پولیس کو راج کمار اور اس کے دوست رام بہادر پر پہلے دن سے ہی شک تھا۔ دونوں ملزمان ابتدائی طور پر پولیس کو بہکاتے رہے لیکن جب سختی ہوئی تو ٹوٹ گئے۔ نوون کی تفتیش کے بعد پولیس نے انکشاف کیا ہے کہ یہ رانجکمار ہی تھا جس نے ناجائز تعلقات کے شبہ میں اپنی بیوی کو گولی مار کر قتل کیا تھا۔ رام بہادر نے قتل کو ڈکیتی کا واقعہ بنانے میں مدد کی تھی۔ دونوں دفعی فرار ہونے کا منصوبہ بنا رہے تھے، جب دونوں کو آنند پور بازار کے قریب سے گرفتار کر لیا گیا۔ ان دونوں کی اطلاع پر پولیس نے راج کمار کے فارم کے قریب سے قتل میں استعمال کی گئی پستول، دو کھوکھے، بیملتا کے زیورات اور دو موبائل فون برآمد کیے ہیں۔ دونوں کو جیل بھیج دیا گیا ہے۔ راج کمار بیملتا پر شک کرتا تھا۔ اس نے بیملتا کو اپنے بہنوئی سے موبائل فون پر بات کرنے پر مارا پیٹا بھی تھا۔ اس نے اس کا موبائل فون توڑ دیا تھا اور بیملتا کا فون چھین کر خود استعمال کرتا تھا۔

اودھ نامہ

ہوا بہہ رہی ہے مگر کس طرف کو

ہندوستان میں عام انتخابات 2024 اپنے طے شدہ پروگرام کے تحت اپنے تکمیلی سفر کی طرف گامزن ہے۔ پانچ مرحلوں کے انتخابات ہو چکے ہیں اور آج 25 مئی کو انتخابات کے چھٹے مرحلہ کا آغاز ہوگا۔ ابھی تک پانچ مرحلوں کے انتخابات کے رجحان کے پیش نظر سب کے اپنے اپنے نظریے اور اپنے اپنے اندازے ہیں۔ لیکن ایسے بہت سے اشارے مل رہے ہیں کہ وزیر اعظم نریندر مودی جی کی نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے بنائی گئی شبیہ میں کچھ دراڑیں آ گئی ہیں۔ اور اس کا اثر کبھی کبھی شعوری یا لا شعوری طور پر سامنے آ جاتا ہے جیسا کہ اس وقت دیکھنے میں آیا جب وزیر اعظم نے اپنے ایک حالیہ انٹرویو میں انکشاف کیا کہ پرماتما نے مجھے بھیجا ہے۔ ان کے اس بیان کا مذاق بھی اڑایا جا رہا ہے اور لوگ اپنے اپنے علمی اور اخلاقی ظرف کے اعتبار سے بصرہ بھی کر رہے ہیں۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو اس میں کیا غلط ہے۔ دنیا میں کون سی ایسی چیز ہے جس کا اصل خالق پرماتما (اللہ) نہیں ہے۔ چاہے وہ جاندار چیزیں ہوں یا غیر جاندار چیزیں۔ اگر مودی جی نے ایسا کہا کہ انھیں پرماتما نے بھیجا تو اس میں اصولی اور منطقی طور پر کیا غلط ہے، لیکن چونکہ انکلاب کا موقع ہے اس لئے ہر ہر امیڈیری کی بات میں نکات نکالنا ضروری ہو جاتا ہے خواہ وہ بات واقعتاً کتنی ہی درست کیوں نہ ہو۔

ہاں یہ الگ بات ہے کہ اس مرتبہ زیادہ تر لوگوں اور تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ بی جے پی کو اس الیکشن میں شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ شکست کس پیمانے کی ہوگی اس کے بھی اعداد وشمار الگ الگ ہیں۔ اور پھر جس انداز اور پیمانے پر پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے، اس میں کوئی کیسے سوچ سکتا ہے۔ الیکشن کمیشن سمیت اعلیٰ عہدوں پر تین دہائیوں سے زائد کا تجربہ رکھنے والے سابق بیوروکریٹ ایم جی دیوا سہائم کو نہیں لگتا کہ مودی کی بی جے پی کسی بھی حالت میں 170 سے زیادہ سیٹیں حاصل کرنے والی ہے۔ الیکشن کمیشن کا حالیہ موقف دیکھنے کے بعد انہوں نے کمیشن کے غیر قانونی اور غیر آئینی طرز عمل کو روکنے کے لیے تحریک شروع کر دی ہے۔ دیوا سہائم نے الیکشن کمیشن کے ذلت آمیز اقدامات کے خلاف مقدمات درج کے ہیں اور ایک سو سے زیادہ سابق سینئر آئی اے ایس افسران اور جمہوریت کو تباہ کرنے اور آئین کو پسماندہ کرنے کے لیے کی جانے والی دھوکہ دہی کے خلاف لڑنے کے لیے متحد کیا ہے۔ انہیں یقین ہے کہ ملک کا موڈ مودی کے خلاف ہے (الیکشن کمیشن کے طرز عمل پر ہر شخص سوال اٹھا رہا ہے کہ وہ کھلے طور پر جانبداری سے کام لے رہا ہے۔ کیونکہ اس نے کھلے طور پر انتخابی ضابطہ اخلاق کی دھجیاں اڑانے والے بھاجپا لیڈروں کے کسی بھی بیان پر شکایت کے بعد بھی نحوس نہیں لیا۔ سب سے بڑی بات تو یہ کہ کھلے طور پر کہا جا رہا ہے کہ یہ الیکشن رام بھکتوں اور رام دربیوں کے بیچ ہو رہا ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ رام للہ کو پانچ سو برس تک تمبوں میں بٹھا کر رکھا گیا جب مودی جی آئے تو انھیں مندر میں پرتشٹھت کیا گیا۔ کیا یہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی کھلی توہین نہیں ہے۔ کی اسپریم کورٹ نے یہ نہیں مانا کہ بابری مسجد کسی بھی مندر کو توڑ کر نہیں بنائی گئی، اور کریا ینیے والا رام مندر سپریم کورٹ کی فیصلہ کے بعد نہیں بن رہا ہے۔ کیا یہ مندر کی تعمیر برسر اقتدار طبقہ کے کسی نظام کے تحت بن رہا ہے۔ سوال تو اور بھی بہت سے ہیں لیکن آمدم برسر مطلب۔

خود بی جے پی کیمپ سے کچھ خاص اشارے مل رہے ہیں۔ بی جے پی لیڈروں نے خاموش لہجے میں کہنا شروع کر دیا ہے کہ پی ایم اور پی ایم اور انھیں مٹی کا مادھو بنا دیا ہے۔ کئی دور رہ چکے لیڈروں کا خیال ہے کہ وزارتی اجلاس بہت مختصر ہوتے ہیں اور انہیں پارلیمنٹ یا میڈیا کے سامنے پڑھنے کے لیے ایک صفحہ دے دیا جاتا ہے۔ ان لیڈروں کا ماننا ہے کہ بی جے پی کو انتخابات میں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

اکھٹرت پول اور سروے صد فیصد نتائج کی پیشین گوئی نہیں کر سکتے کیونکہ یہ بہت کم تعداد پر منحصر ہوتے ہیں پھر سوال ہے کہ عوام کی نبض کو کیسے سمجھیں۔ تو اس کا جواب غیر روایتی طریقوں سے ملتا ہے جیسے عام لوگوں سے بات کرنا اور انتخابات کے مشاہدے سے تیار کردہ سیاسی وژن۔ عوامی جگہ پر عوامی گفتگو پر نظر رکھنے سے ہی کچھ اندازے اور اشارے ملتے ہیں۔ مقامی صحافیوں، نچلی سطح کے کارکنوں، آنگن واڑی ورکروں، تیسرے اور چوتھے درجے کے سرکاری اور نیم سرکاری ملازمین، فیکٹری ورکرز، غریب کسانوں، مسلح افواج کے اہلکاروں، پولس کانسٹیبل وغیرہ کے ساتھ بات چیت سے آپ کو بہتر اندازہ ہو جاتا ہے کہ زمین پر ماحول کیا ہے۔ چھوٹے بڑے سرکاری ملازمین کی بڑی تعداد ہے جو حکومت سے تنگ ہیں۔ ان کی 'اندرونی باتیں' شاذ و نادر ہی پرنٹ یا ٹیلی ویژن پر دکھائی دیتی ہیں۔ زیادہ تر صحافی ٹیکسی ڈرائیوروں، آٹو ڈرائیوروں اور گلی کوچوں میں پان بیچنے والوں کے الفاظ کو عام لوگوں کی آواز کے طور پر پیش کرتے ہیں لیکن عام لوگ صرف یہ ہی نہیں ہیں۔ یہ جاننے کے لیے کہ ہوا کس سمت جا رہی ہے۔ اس کے لیے کوئی ثابت شدہ سائنسی طریقہ نہیں ہے۔ یہ بات سامنے آنے والے مختلف واقعات سے معلوم ہوتی ہے: چھوٹے اور بڑے انتخابی جلسوں میں ہجوم سے لے کر، لوگ پنڈال تک کیسے پہنچے، کیا انہیں بس سے لایا گیا، کیا وہ خود آئے؟ انہوں نے مختلف مقررین کی گفتگو پر کیا ردعمل ظاہر کیا؟ کتنے درمیان میں رہ گئے واپسی کے دوران ان کے درمیان کیسی بحث ہوئی۔ انٹیلی جنس بیورو، میڈیا اور سیاسی جماعتیں ان بنیادوں پر عوام کے مزاج کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں۔

انتخابات کو متاثر کرنے میں پیسہ کتنا کردار ادا کرتا ہے؟ ٹائمز آف انڈیا میں شائع ہونے والے ایک حالیہ مضمون میں، سرمایہ کاری کے تجزیہ کار روچر شرما کہتے ہیں: "امیدوار ہر انتخابی حلقے میں 125 کروڑ روپے خرچ کر رہے ہیں جس کا مطلب ہے کہ مجموعی خرچ ایک ارب ڈالر سے زیادہ ہے۔" میں نے ووٹنگ سے تین قبل دونوں میں پانچ لوگوں کے کنبوں کو 25000 روپے دیئے جاتے دیکھے ہیں۔ میں نے کچی آبادیوں میں سینڈوچ کے ساتھ 2000 روپے کے نوٹ والے لفافے تقسیم ہوتے دیکھے ہیں۔ مڈل کلاس ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں نو اور دن بی آئی کے والی مڈل کلاس ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں امیدوار اور سیاسی جماعتیں آرڈیلیوایز کی رضامندی پر ملازمین کو ووٹنگ کرنے یا کیبل کنکشن فراہم کرنے پر لاکھوں خرچ کر رہی ہیں۔ وڈز کو رشوت دینے اور پیسے بانٹنے جیسی باتیں ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ 85-1984 سے پہلے کے انتخابات میں کارکن پارٹی کا وفادار یا کسی خاص امیدوار کا حامی تھا۔ وہ محلے کے سماجی کارکن یا نظریے سے اندر لیبر سطح پر شاذ و نادر ہی نظر آتی ہیں۔ 1971 کی نام نہاد اندرا لہر، 1977 کی جنتا۔ جے پی لہر، 1984 میں محترمہ گاندھی کے قتل کے بعد ہمدردی کی لہر اس کی مستثنیات تھیں۔

ہمیں یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ نام نہاد درست پیشین گوئیاں کبھی بڑی حد تک حاوی ہوتی ہیں۔ مقامی صحافیوں، نچلی سطح کے کارکنوں، آنگن واڑی ورکروں، تیسرے اور چوتھے درجے کے سرکاری اور نیم سرکاری ملازمین، فیکٹری ورکرز، غریب کسانوں، مسلح افواج کے اہلکاروں، پولس کانسٹیبل وغیرہ کے ساتھ بات چیت سے آپ کو بہتر اندازہ ہو جاتا ہے کہ زمین پر ماحول کیا ہے۔ چھوٹے بڑے سرکاری ملازمین کی بڑی تعداد ہے جو حکومت سے تنگ ہیں۔ ان کی 'اندرونی باتیں' شاذ و نادر ہی پرنٹ یا ٹیلی ویژن پر دکھائی دیتی ہیں۔ زیادہ تر صحافی ٹیکسی ڈرائیوروں، آٹو ڈرائیوروں اور گلی کوچوں میں پان بیچنے والوں کے الفاظ کو عام لوگوں کی آواز کے طور پر پیش کرتے ہیں لیکن عام لوگ صرف یہ ہی نہیں ہیں۔ یہ جاننے کے لیے کہ ہوا کس طرف چل رہی ہے۔ سیاسی طور پر حساس ہونا ضروری ہے۔ تب ہی ہم ایک سطح سے ہی جان سکتے ہیں کہ ہوا کس سمت جا رہی ہے۔

اس لئے نتائج کے بارے میں کوئی پیشن گوئی کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ خاص طور پر اسے ہی کمروں میں کمپیوٹرس کے سامنے بیٹھ کر کوئی نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ زمینی لیڈروں کے بیانات اور ان کے رجحانوں کی بنیاد پر نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے، ورنہ ایک طرف تو اربابِ اقتدار کہہ رہے ہیں کہ انتخابات کے بعد کانگریس اور سپا کا وجود ختم ہو جائے گا اور دوسرے لوگ کہہ رہے ہیں کہ انڈیا کی سنائی آ رہی ہے جبکہ زمینی طور پر دونوں دعوے غیر منطقی اور غیر حقیقی ہیں۔

مفاد کی سیاست

یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ مرکز میں موجودہ سیاسی مرکزیت ریاستی سطح پر تیار کردہ ہندستان کے موجودہ نظام کا جواب ہے۔ میں یہاں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ سیاسی مرکزیت کا عمل ایک سے زیادہ رہنماؤں یا پارٹیوں کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ ملک بھر میں موجود تنظیمی حقیقت کے بارے میں ہے۔

محمد علم اللہ، نئی دہلی

اروند سنگھ لولی، دہلی کانگریس کے صدر کے عہدے سے سبکدوش ہونے کے ایک ہفتہ سے بھی کم وقت کے اندر ہی 4 مئی 2024 کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں شامل ہو گئے۔ 2018 میں کانگریس میں دوبارہ شامل ہونے کے بعد بی جے پی میں یہ ان کی دوسری انٹنگ ہوگی۔ اس سے قبل 2019 کے بعد سے، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں کانگریس کے ممتاز رہنماؤں کی بھیڑ یا دھنسان کا مشاہدہ کیا گیا ہے، جو سیاسی وفاداریوں میں ایک قابل ذکر تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان میں کرناٹک کے سابق وزیر اعلیٰ جگدیش شیٹر، کانگریس کے رہنما اور سابق مرکزی وزیر اے انتونی کے بیٹے انل انتونی اور گجرات میں پاٹیدار برادری کے ایک سرکردہ رہنما ہارد پٹیل شامل ہیں۔ اس رجحان میں آر پی این سنگھ، سابق مرکزی وزیر سنیل جاکھڑ سابقہ پنجاب کانگریس کے سربراہ اور امریندر سنگھ، پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ جیسی شخصیات بھی شامل ہیں۔ ان میں قابل ذکر نجیتا اجیہ سنگھ دیو ہیں، جنھوں نے بی جے پی میں شامل ہونے کے لیے کانگریس کے ساتھ اپنی تقریباً دو دہائیوں کی رفاقت ختم کر دی، جس سے پارٹی میں عہدوں سے استعفوں کا سلسلہ وار ردعمل شروع ہوا۔ یہ آخر افات نہ صرف انفرادی تبدیلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں بلکہ ہندستان کے سیاسی منظر نامے میں وسیع تر سیاسی صف بندیوں کی بھی نشاندہی کرتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندستان میں نظریاتی سیاست کا فقدان ہے۔

پالا بدلنے کی یہ روایت ہندستان کی سیاسی ثقافت میں سرایت کر چکی ہیں اور اس عمل کو عام طور پر "آیا رام گیا رام" والی سیاست کہا جاتا ہے۔ یہ اصطلاح 1976 میں اس وقت رائج ہوئی جب گیا لال نے بار بار پارٹی چھوڑی اور یہاں سے وہاں اور وہاں سے یہاں آ جا جاتی کرتے رہے۔ پچھلے پانچ برسوں میں تقریباً 500 ایم ایل اے یا ایم پی (ہندستان کی 4664 قانون ساز شخصیتوں میں سے 9 فیصد) نے دوسری پارٹیوں میں شمولیت اختیار کی اور دوبارہ انتخاب لڑا۔ برازیل اور جنوبی افریقہ جیسے ترقی پذیر ممالک میں جمہوریتوں میں بھی اس طرح کے انحراف اور "پالا بدلنے" کی روایت عام ہے۔

میں ذاتی طور پر ایم ایل اے اور پارٹی کے ارکان کی اپنی پارٹی کے ساتھ وفاداری کو ہندستانی تناظر میں ایک کمزور جاندار نارشتہ سمجھتا ہوں۔ میرا ماننا ہے کہ پارٹی کے ساتھ کمزور جاندارانہ تعلقات سیاسی مرکزیت کو فطری بناتے ہیں اور ہندستانی سیاست میں عام ہو گئے ہیں۔ خاص طور پر سیاسی طاقت کی مرکزیت کے ذریعے پارٹی اور رائے دہندگان کے درمیان براہ راست سیاسی اتحاد پارٹی چھوڑنے کے منفی انتخابی نتائج کو کم کرتا ہے۔ درحقیقت یہ ملک کی علاقائی جماعتیں ہی تھیں جنھوں نے اس طرح کی انتہائی سیاسی مرکزیت میں سب سے پہلے حصہ لیا۔ اس لحاظ سے موجودہ صورتحال قومی سیاست کی "علاقائیت" کی عکاسی کرتی ہے، یعنی علاقائیت کے عناصر قومی سیاست میں داخل ہو رہے ہیں۔

1990 کی دہائی میں کانگریس پارٹی کے زوال کا آغاز ہوا، جو اب تک کا سب سے زیادہ غالب جماعتی نظام تھا، جس میں بہت سی علاقائی جماعتوں نے انتخابات جیتنے تھے۔ ایک سرسری جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ ریاستی سطح پر قانون سازوں کے لیے پارٹیوں (ای این پی) کی موثر تعداد ہر پارٹی کی جیتی ہوئی نشستوں کے طبقاتی تناسب کے مقابلے میں 1986 میں تقریباً چار سے بڑھ کر 1996 میں آٹھ سے زیادہ ہوگئی۔ چنانچہ دل (سیکلر)، جنتا دل (یونائیٹڈ)، انڈین نیشنل کانگریس، راشٹریہ جنتا دل اور ترنمول کانگریس سب سے زیادہ کامیاب نئی جماعتوں میں شامل ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ زیادہ تر نئی علاقائی پارٹیاں بنیادی طور پر "خاندانی کمپنیاں" رہی ہیں اور پارٹی کے بانی اور ان کے خاندان کے ارکان کے کنٹرول میں ہیں۔ ہم اس زوال پذیر عمل کی وضاحت کیسے کر سکتے ہیں جب کانگریس پارٹی کے کمزور ہونے کی حتمی وجوہ کی سیاست کی ترقی سے کی جانی چاہیے تھی؟

جب مکمنہ ایم ایل اے اپنی کمزور جاندارانہ وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہیں، تو کم براند اقدار والی نئی پارٹیوں کے پارٹی میں شامل ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے، خاص طور پر انفرادی امیدواروں سے۔ نتیجتاً نئی جماعتیں مستقل پارٹی ووٹ شیئر حاصل کرنے کے لیے انفرادی امیدواروں کی مقبولیت پر انحصار کرنے سے بچتی ہیں۔ ایسی صورت حال میں ایک نئی پارٹی کے لیے بہترین حکمت عملی یہ ہوتی ہے کہ "سیاسی اختیار" کو مرکوز دی جائے تاکہ دور اور سیاسی جماعت کے رہنما کے درمیان براہ راست رابطہ قائم ہو اور ہر ایک امیدوار کا پارٹی کی اپیل اور انتخابی نتائج پر کم سے کم اثر ہو۔ یہ کمزور پارٹی تنظیم کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ حکومت اور میڈیا کے وسائل کو متحرک کرنے کے کیا جاتا ہے تاکہ کسی سیاسی جماعت کے سربراہ کی تعریف کی جا سکے۔ اگرچہ ایسا کرنے کا رواج ریاستی سطح کے انتخابات میں پہلے سے موجود ہے، لیکن اب یہ حربہ بی جے پی اور مودی کی سطح پر قومی سطح پر بھی اپنایا جا رہا ہے۔ اس سیاحی چال کا بنیادی مطلب یہ ہے کہ کسی سیاسی جماعت کی مقبولیت کا انحصار پالیسی نتائج اور وعدوں کی تکمیل کے بجائے اس کے رہنما کی دیانت داری پر ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم جس سیاسی مرکزیت کا مشاہدہ کر رہے ہیں وہ اس ماڈل کے برعکس ہے جس میں شہری اپنے براہ راست نمائندوں کو معاشی کارکردگی کے معیار کے لیے جوابدہ ٹھہراتے ہیں۔ سیاسی طاقتوں کی مرکزیت کے عمل میں شہریوں کو براہ راست ٹارگٹڈ فلسفری سہولت فراہم کرنے میں تکنیکی خدمتیوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ خاص طور پر، نئے فلاحی ڈھانچے نے فلاحی اسکیموں کی فراہمی کو برانڈ کر کے زیادہ مقامی رہنماؤں کے بجائے پارٹی کے سیاسی سربراہ کے ارگرد سیاسی طاقت کو مرکزیت دینے کے عمل کو آسان بنا دیا ہے۔

ہندستانی تناظر میں یہ پالیسی اور تکنیکی تبدیلی دو بڑی وجوہات کی بنا پر ممکن ہوئی ہے۔ پہلی بڑی وجہ ہندستان کا یونیورسل آئیڈنٹیفکیشن پروگرام (آدھار) اور ہندستان کی بڑی آبادی کو رسمی بینکاری نظام کے ساتھ ضم کرنے کے لیے "جن دھن یوجنا" بینک کھاتوں کی توسیع ہے۔ "جن دھن یوجنا" کے تحت بینک کھاتوں کی اس توسیع کی وجہ سے حکومت بہت موثر طریقے سے کئی سرکاری اسکیموں کی فائدہ مند رقم براہ راست بینک کھاتوں میں منتقل کرنا شروع کر سکتی ہے۔ اس کی وجہ سے حکومت مقامی مڈل مین اور دیگر مقامی سیاستدانوں کو نظر انداز کر سکتی ہے اور انھیں معاشی فوائد فراہم کرنے کے کریڈٹ سے محروم کر سکتی ہے۔ جسے اروند سبرامنیم نے "ضروری مجی سامان اور خدمات کی عوامی فراہمی" کا کچھ قرار دیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مختلف قسم کی جدید طرز براہ انٹنگ کے ذریعے پارٹی سربراہ نے احتیاط سے تیار کردہ اشتہارات، میڈیا مینجمنٹ اور پارٹی تنظیم پر اپنا کنٹرول مضبوط کر کے فلاحی اسکیموں کا کریڈٹ لینے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ مرکزیت کا یہ عمل مقامی سیاسی طاقتوں کی متحرک نظام کے متوازی چلتا ہے جو شہریوں کی جانب سے حکومت کے ساتھ مذاکرات کرتے ہیں۔ اس واضح تضاد کو تنظیمی شکل دینے کے لیے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ہندستان کو وسیع پیمانے پر "کمزور اداریہ جاتی نظام" کے طور پر دیکھا جاتا ہے جس میں رائے دہندگان اور پارٹی کے درمیان تعلق ایک مضبوط نظام پر نہیں بلکہ معاشی فراہمی پر مبنی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہندستانی سیاست میں نظریے کی کوئی واضح جہت نہیں ہے۔ یہ ثقافتی اختلاف پارٹی کے مقابلے اور امیدواروں کے انتخاب میں واحد مضبوط نہیں ہوسکتا ہے۔ اس کے باوجود ہندستان میں بجٹ مختص کرنے اور فلاحی فنڈز مختص کرنے کا فیصلہ پارٹی اور سکومتی قیادت کرتی ہے۔ ان تکنیکی اختراعات نے الاٹمنٹ کے فیصلوں اور کریڈٹ لینے کے درمیان تعلق پیدا کیا ہے، اور سیاسی طاقت کی زیادہ مرکزیت کا باعث بنا ہے۔

مزید برآں، پارٹی ٹکٹوں کی تقسیم اب بھی پارٹی قیادت کی طرف سے انتہائی مرکزیت رکھتی ہے (کسی بھی جدید پارٹی کے پاس پرائمری انتخابات نہیں ہیں) اور اس طرح امیدواروں کی دوبارہ نامزدگی پارٹی قیادت کے وسیع مقاصد پر منحصر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مقامی کارکردگی کے باوجود "بین الجماعتی جمہوریت کے فقدان" والی مرکزی جماعتیں عام طور پر مقامی اقتدار کے بگڑتے ہوئے عمل کو روکنے کے لیے ایک سے زیادہ بار دوبارہ نامزد کرنے کا امکان نہیں رکھتی ہیں۔

درحقیقت ہندستان کے 2014 کے عام انتخابات میں، جس میں مودی اقتدار میں آئے تھے، پارلیمنٹ کے موجودہ ارکان کے پاس دوبارہ نامزدگی کا امکان صرف 53 فیصد ہے۔ یہاں تک کہ اگر انہیں دوبارہ نامزد بھی کیا جاتا ہے تو موجودہ امیدوار کے منتخب ہونے کے امکانات صرف 50 فیصد ہیں اور مجموعی طور پر 27 فیصد کی شرح اقتدار ہے اور یہ نمونہ ریاستی سطح پر بھی برقرار ہے۔ ہندستان کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش میں 1977 کے بعد سے کم از کم 60 فیصد ایم ایل اے ہیں اور حالیہ ریاستی سطح کے انتخابات میں پہلی بار ایم ایل اے بننے والے ایم ایل اے کا تناسب 78 فیصد ہے۔ یہ عمل اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ مقامی رہنما مرکزی قیادت کے سیاسی اقتدار سے مستقل وابستہ رہیں گے۔

ان تمام حقائق کے باوجود اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بی جے پی کی پارٹی تنظیم اور نریندر مودی کی ہندو قوم پرستی نے ہندستان میں سیاسی مرکزیت کے عمل میں زیادہ کردار ادا کیا ہے۔ تاہم، یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ مرکز میں موجودہ سیاسی مرکزیت ریاستی سطح پر تیار کردہ ہندستان کے موجودہ نظام کا جواب ہے۔ میں یہاں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ سیاسی مرکزیت کا عمل ایک سے زیادہ رہنماؤں یا پارٹیوں کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ ملک بھر میں موجود تنظیمی حقیقت کے بارے میں ہے۔ ☆☆☆

Mobile:- +91-9911701772
alamislahi@gmail.com

سب کو پتہ ہے، بدل گیا ہوا کا رخ، مگر

کمار کیتکر

کیا آپ سوچ بھی سکتے ہیں کہ مودی۔ شاہ کی بی جے پی کو اس الیکشن میں ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑے گا؟ جس انداز اور پیمانے پر پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے، اس میں کوئی کیسے سوچ سکتا ہے؟ صورتحال یہ ہے کہ ان کے ناقدین کی شکوک وشبہات رکھنے والے لوگوں کو بھی یقین نہیں آتا کہ یہ لوگ اقتدار میں نہیں آنے والے، تاہم، ایسے بہت سے اشارے مل رہے ہیں کہ مودی کی احتیاط سے بنائی گئی شبیہ میں دراڑیں آ گئی ہیں۔ ایسا ہی ایک اشارہ اس وقت دیکھنے میں آیا جب انہوں نے اپنے ایک حالیہ انٹرویو میں کہا کہ پرماتما نے مجھے بھیجا ہے!! لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر مودی اور ان کی پرچیڈ ان انتخابات میں مینڈیٹ کو لٹنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو بھی مودی کے وقار کو دھکا ضرور لگے گا۔ الیکشن کمیشن سمیت اعلیٰ عہدوں پر تین دہائیوں سے زائد کا تجربہ رکھنے والے سابق بیوروکریٹ ایم جی دیوا سہائم کو نہیں لگتا کہ مودی کی بی جے پی کسی بھی حالت میں 170 سے زیادہ سیٹیں حاصل کرنے والی ہے۔ الیکشن کمیشن کا حالیہ موقف دیکھنے کے بعد انہوں نے کمیشن کے غیر قانونی اور غیر آئینی طرز عمل کو روکنے کے لیے تحریک شروع کر دی ہے۔ دیوا سہائم نے الیکشن کمیشن کے ذلت آمیز اقدامات کے خلاف مقدمات درج کے ہیں اور ایک سو سے زیادہ سابق سینئر آئی اے ایس افسران کو جمہوریت کو تباہ کرنے اور آئین کو پسماندہ کرنے کے لیے کی جانے والی دھوکہ دہی کے خلاف لڑنے کے لیے متحد کیا ہے۔ انہیں یقین ہے کہ ملک کا موڈ مودی کے خلاف ہے (الیکشن کمیشن کے طرز عمل پر ہر شخص سوال اٹھا رہا ہے کہ وہ کھلے طور پر جانبداری سے کام لے رہا ہے۔ کیونکہ اس نے کھلے طور پر انتخابی ضابطہ اخلاق کی دھجیاں اڑانے والے بھاجپا لیڈروں کے کسی بھی بیان پر شکایت کے بعد بھی نحوس نہیں لیا۔ سب سے بڑی بات تو یہ کہ کھلے طور پر کہا جا رہا ہے کہ یہ الیکشن رام بھکتوں اور رام دربیوں کے بیچ ہو رہا ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ رام للہ کو پانچ سو برس تک تمبوں میں بٹھا کر رکھا گیا جب مودی جی آئے تو انھیں مندر میں پرتشٹھت کیا گیا۔ کیا یہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی کھلی توہین نہیں ہے۔ کی اسپریم کورٹ نے یہ نہیں مانا کہ بابری مسجد کسی بھی مندر کو توڑ کر نہیں بنائی گئی، اور کریا ینیے والا رام مندر سپریم کورٹ کی فیصلہ کے بعد نہیں بن رہا ہے۔ کیا یہ مندر کی تعمیر برسر اقتدار طبقہ کے کسی نظام کے تحت بن رہا ہے۔ سوال تو اور بھی بہت سے ہیں لیکن آمدم برسر مطلب۔

خود بی جے پی کیمپ سے کچھ خاص اشارے مل رہے ہیں۔ بی جے پی لیڈروں نے خاموش لہجے میں کہنا شروع کر دیا ہے کہ پی ایم اور پی ایم اور انھیں مٹی کا مادھو بنا دیا ہے۔ کئی دور رہ چکے لیڈروں کا خیال ہے کہ وزارتی اجلاس بہت مختصر ہوتے ہیں اور انہیں پارلیمنٹ یا میڈیا کے سامنے پڑھنے کے لیے ایک صفحہ دے دیا جاتا ہے۔ ان لیڈروں کا ماننا ہے کہ بی جے پی کو انتخابات میں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

اکھٹرت پول اور سروے صد فیصد نتائج کی پیشین گوئی نہیں کر سکتے کیونکہ یہ بہت کم تعداد پر منحصر ہوتے ہیں پھر سوال ہے کہ عوام کی نبض کو کیسے سمجھیں۔ تو اس کا جواب غیر روایتی طریقوں سے ملتا ہے جیسے عام لوگوں سے بات کرنا اور انتخابات کے مشاہدے سے تیار کردہ سیاسی وژن۔ عوامی جگہ پر عوامی گفتگو پر نظر رکھنے سے ہی کچھ اندازے اور اشارے ملتے ہیں۔ مقامی صحافیوں، نچلی سطح کے کارکنوں، آنگن واڑی ورکروں، تیسرے اور چوتھے درجے کے سرکاری اور نیم سرکاری ملازمین، فیکٹری ورکرز، غریب کسانوں، مسلح افواج کے اہلکاروں، پولس کانسٹیبل وغیرہ کے ساتھ بات چیت سے آپ کو بہتر اندازہ ہو جاتا ہے کہ زمین پر ماحول کیا ہے۔ چھوٹے بڑے سرکاری ملازمین کی بڑی تعداد ہے جو حکومت سے تنگ ہیں۔ ان کی 'اندرونی باتیں' شاذ و نادر ہی پرنٹ یا ٹیلی ویژن پر دکھائی دیتی ہیں۔ زیادہ تر صحافی ٹیکسی ڈرائیوروں، آٹو ڈرائیوروں اور گلی کوچوں میں پان بیچنے والوں کے الفاظ کو عام لوگوں کی آواز کے طور پر پیش کرتے ہیں لیکن عام لوگ صرف یہ ہی نہیں ہیں۔ یہ جاننے کے لیے کہ ہوا کس طرف چل رہی ہے۔ سیاسی طور پر حساس ہونا ضروری ہے۔ تب ہی ہم ایک سطح سے ہی جان سکتے ہیں کہ ہوا کس سمت جا رہی ہے۔

اس لئے نتائج کے بارے میں کوئی پیشن گوئی کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ خاص طور پر اسے ہی کمروں میں کمپیوٹرس کے سامنے بیٹھ کر کوئی نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ زمینی لیڈروں کے بیانات اور ان کے رجحانوں کی بنیاد پر نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے، ورنہ ایک طرف تو اربابِ اقتدار کہہ رہے ہیں کہ انتخابات کے بعد کانگریس اور سپا کا وجود ختم ہو جائے گا اور دوسرے لوگ کہہ رہے ہیں کہ انڈیا کی سنائی آ رہی ہے جبکہ زمینی طور پر دونوں دعوے غیر منطقی اور غیر حقیقی ہیں۔

الیکشن کمیشن: دیر آید درست آید!

الیکشن کمیشن صرف ہدایات دینے تک نہ بیٹھے، جو دو مرحلے بچے ہیں ان پر سخت نظر رکھے، اور جو بھی مذہبی اور فرقہ وارانہ تقریر کرے اس کے خلاف قدم اٹھائے

شکیل رشید

الیکشن کمیشن آف انڈیا نے بی جے پی اور کانگریس کو سخت ہدایات جاری کر کے ہندوستان کے سماجی اور ثقافتی تانے بانے کی حفاظت کو انتخابات سے زیادہ اہم قرار دیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے جو دس نکاتی ہدایات دی ہیں ان میں دونوں ہی سیاسی پارٹیوں کو صد کے اندر نے اور مذہبی وفرقہ وارانہ تقریروں سے بچنے کے لیے کہا ہے۔ الیکشن کمیشن کو یہ کام بہت پہلے کر لینا چاہیے تھا، اسی وقت جب وزیر اعظم نریندر مودی کے نہ باز نوازہ میں انتہائی فرقہ وارانہ تقریر کی تھی۔ اب تو الیکشن کے پانچ مرحلے گزر چکے ہیں، اب صرف دو مرحلے ہی باقی ہیں۔ کس قدر گزرتے ہوئے پانچ مرحلوں میں بی جے پی کے لیڈروں اور امیدواروں بالخصوص وزیر اعظم مودی نے مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلائی ہے! کس قدر زہر اگلا ہے! انہیں گھس بیٹھیے کہا، انہیں زیادہ بچے پیدا کرنے والے کہا، الزام لگایا کہ انہیں بلنوں اور پھچروں کا ریزرویشن دے دیا جائے گا، اور ہندوؤں کے مال اور جائیداد کا نصف چھین کر ان میں بانٹ دیا جائے گا۔ کیا پی ایم مودی کا یہ زہریلا بیانیہ مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے کا سبب نہیں بنا ہوگا! یقیناً اس سے نفرت پھیلی ہوگی اور اکثر لوگ مسلمانوں کو غاصب سمجھ بیٹھے ہوں گے۔ اتنا ہی نہیں تھا، کانگریس لیڈروں پر کس قدر اتھقانہ لیکن ووٹ بٹورنے والے الزامات لگائے گئے! یہ رام مندر ڈھا کر مسجد بنا دیں گے، یہ دوسروں کا ریزرویشن چوری کر کے مسلمانوں کو دے دیں گے، یہ کانگریس ہے جس نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کو 2011 میں اقلیتی کردار دے کر بلنوں، پھچروں ذاتوں اور قبائلیوں سے وہاں داخلے کا حق چھینا ہے! جس کانگریس نے ایودھیا میں شیلا نیاس کرایا، بابری مسجد کے بند دروازے پوجا کے لیے کھلوائے! یہ وہ کانگریس واقعی مندر ڈھا کر بابری مسجد بنوا سکتی ہے، اور وہ بھی جب جب مندر سپریم کورٹ کی اجازت سے بنایا گیا ہے؟ یقیناً نہیں۔ اور نہ

جہان معنی

”نقشِ تحریر“ گلبرگہ کا دستاویز

تبصرہ نگار: رتنا تبسم

واجد اختر صدیقی کا تعلق پھولوں کے شہر گلبرگہ سے ہے۔ قدرت نے جہاں اس سرزمین کو پھولوں کی نکہت سے معطر کیا ، وہیں اس سرزمین پر شعرا، ادبا، مفکر، صوفی سنتوں نے جنم لے کر اپنے اپنے فن سے اس سرزمین کو چار چاند لگایا۔ واجد اختر صدیقی نے ادب کی دنیا میں

قدم رکھا تو شاعری کے علاوہ نثر سے ایوان اردو ادب کو سیراب کرتے رہے لیکن بہت جلدان کے مزاج میں تبدیلی آئی اور تبصرہ، تجزیہ، تحقیق کی طرف توجہ کی اور آہستہ آہستہ ادبی حلقوں میں بطور نقاد کے طور پر اپنی منفرد پہچان بنائی۔

زیر نظر کتاب ”نقش تحریر“ آپ کے متنوع مضامین کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں گلبرگہ کے معروف قلم کاروں پر تحریریں شامل ہیں۔ واجد اختر صدیقی نے گلبرگہ کے ان تمام قلم کاروں کے فن کے اسالیب کا تجزیہ نہایت خوبصورت انداز میں پیش کیا۔ انھوں نے اپنی کتاب کو آٹھ خوبصورت ابواب میں تقسیم کیا ہے، جس سے ان کی نفیس طبیعت کا بھی پتا چلتا ہے۔ ”نقش تحریر“ 312 صفحات پر محیط ہے۔ اس کی قیمت 400 روپے ہے۔ یہ کتاب ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی سے چھپ کر منظر عام پر آئی ہے۔ اس کتاب کا انتساب استاد مرحوم ڈاکٹر وحید انجم کے نام کرکے انھوں نے حق شاگردی ادا کیا ہے، جس سے ان کی عقیدت و محبت کا پتا بھی چلتا ہے۔ اس تصنیف کے علاوہ واجد اختر صدیقی کی تین اور کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

”نقش تحریر“ کا آغاز واجد اختر صدیقی نے اپنے خوبصورت شعر سے کیا ہے:

طاق نسیاں میں رکھ دی کتاب وفا
دیکھتا کون ہے کھولتا کون ہے

اس کے بعد پروفیسر مجید بیدار، ڈاکٹر شیخ ایوب، عزیز بلگامی، اور ڈاکٹر غضنفر اقبال نے آپ کی شخصیت اور ادبی خدمات پر گراں قدر خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ”مجھے کچھ کہنا ہے“ کرتحت انھوں نے حالی کے شعر سے ابتداء کی ہے۔ ”مجھے کچھ کہنا ہے“ میں واجد اختر صدیقی رقم طراز ہیں:

”علاقہ گلبرگہ کے فن کاروں پر میں نے زیادہ لکھا ہے چوں کہ سرزمین گلبرگہ شعر و ادب کے لحاظ سے درخشندہ روایات اور تابناک ماضی کی امین ہے۔“

”نقش تحریر“ کے پہلے باب کا آغاز ”باب سخن“ سے ہوتا ہے۔ اس باب میں مصنف نے پروفیسر حمید سہروردی کی ”دشش جہت آگ“ کے حوالے سے ان کی نظموں کے اہلی ترین ، انتہائی اقدار کے ترجمان جذبات کو روحانیت اور فلسفیانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ تو وہیں خمار قریشی کے احوال پر روشنی ڈالتے ہوئے رقم طراز ہیں:

”خمار قریشی نے روایت کے کندھے پر بیٹھ کر جدیدیت کو دیکھا ہے اور زمانے کے بدلتے ہوئے رجحانات کے ساتھ خمار قریشی نے اپنے کلام کو ہم آہنگی عطا کی ہے۔“

ایک گوشہ اپنا کیا شاعر میں واجد اختر نے تنہا تمنا پوری کی شاعری کا اشاطبہ رنگ منفرد انداز میں پیش کیا ہے۔

باب ”زمان“ میں گلبرگہ کی ادبی نثر کا تاریخی تذکرہ کیا ہے۔

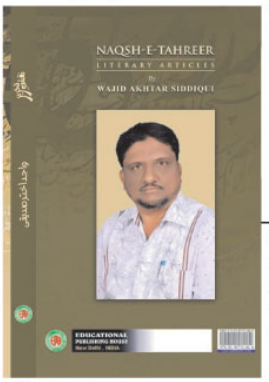

اس کے علاوہ ”باب سخن“ میں دیگر قلم کاروں پر مضامین شامل ہیں۔ دیگر ابواب میں قلم کاروں کے فن پر باریکی سے روشنی ڈالی ہے۔ واجد اختر کی خوبی یہ ہے کہ وہ کسی بھی قلم کار کی تخلیقی کاٹ کو گہرائی سے مطالعہ کرتے ہیں اور اس کے بعد اظہار کرتے ہیں۔ ”باب گمان“ میں افسانہ ”زن گزیدہ“ کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں؛

”شاہد فریدی کا فن بیانیہ کا منظر ہے اور بیانیہ کے بغیر کہانی بھی نہیں سکتی۔ شاہد فریدی کہانی کہنے کے فن سے خوب واقف ہیں۔ ان کے یہاں روایت کی پاسداری ملتی ہے۔ ان کے افسانوں میں بسا اوقات یکسانیت کا گمان غالب ہوتا ہے۔ یہ تجربات کی کمی کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے یا پھر انھوں نے اپنے تجربات و مشاہدات کو دہرانے کی کوشش کی ہے۔“

حسن محمود کے افسانے ”آئینہ“ کا تجزیہ وہ یوں کرتے ہیں؛

افسانہ ”آئینہ“ اس قول پر صادق آتا ہے کہ نتو اس کا آغاز واضح ہے اور نہ انجام لیکن قاری کی ذہنی وساطت بھی کم نہیں ہوتی ”کہ وہ افسانے کی افہام تفہیم میں اپنا خون جگر صرف کر کے گہرائی تک پہنچتا ہے۔“

”نقش تحریر“ کے ذریعہ واجد اختر صدیقی نے گلبرگہ کے قلم کاروں کو روبہ رو کرانے کا نیا راستہ اپنایا ہے۔ انھوں نے گلبرگہ کے ان تمام قلم کاروں کے فن پر اس طرح مضامین قلم بند کیے ہیں کہ شروع سے آخر تک دلچسپی قائم رہتی ہے۔ یہ واجد صاحب کے اسلوب، شاعرانہ انداز و بیان کا سحر ہے کہ قاری گھور ہوتا چلا جاتا ہے۔ واجد اختر صدیقی نے جس عرق ریزی سے یہ کتاب تصنیف کی ہے۔ اردو تحقیق میں ایک اضافہ تصور کیا جائے گا۔ اس کے لیے انھیں تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتی ہوں۔

”متن کے آس پاس“ پر چند باتیں

طیب فرقانی

سلمان عبدالصمد کی کتاب متن کے آس پاس سترہ مضامین و مقالات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو پڑھتے ہوئے لفظ مشتمل سے ہمارا ذہن مشمولات اور مشمولات سے مشتملات کی طرف جاتا ہے۔ سلمان نے مشمولات کے لیے مشتملات کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جیسے ہی ہم کتاب پڑھنا شروع کرتے ہیں اس لفظ سے ہمارا سامنا ہوتا ہے۔ اور ہمیں کچھ نئے پن کا احساس ہوتا ہے۔ نیا پن یہ ہے کہ سلمان زبان کے روایتی استعمال سے شعوری انحراف کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ کچھ نیا اور نے ڈھنگ سے کہنا چاہتے ہیں۔ اس کی جھلک ہمیں کتاب کے اخیر اخیر تک دکھائی دیتی ہے۔ اور صرف زبان نہیں وہ موضوعات بھی ایسے چنتے ہیں اور ان موضوعات پر ایسے قلم اٹھاتے ہیں، یا کہیں کہ قلم چلاتے ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اکیسویں صدی کی اردو کی پچھلی نسل میں کسی بڑے ناقد کی آمد کی دھمک ہے۔

جاننا چاہیے کہ سلمان عبدالصمد کا ناول ”نقطوں کا لہو“ ساہتیہ اکادمی یوا پوراسکار یافتہ ہے۔ وہ افسانے بھی لکھتے ہیں، جن میں سے ایک دو میں نے پڑھے ہیں۔ وہاں بھی زبان و بیان میں نیا پن دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ یہ زبان تخلیقی اور تعمیری ہے۔ تعمیری اس معنی میں کہ ان کی تنقید لکیر کی نہیں ہے کہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنانے کے چکر میں ایسا طوفانی رویہ اپنایا جائے کہ جب طوفان تھم جائے تو تنقید نگار صرف ایک خاص گروہ کا سرغنہ یا نمایندہ بن کر رہ جائے۔ مثال کے طور پر رضوان نے شمس الرحمن فاروقی کی مایۂ ناز کتاب ”شعر شور انگیز“ پر سوالات قائم کیے ہیں یہ سوالات اہم ہیں، لیکن اپنے قلم کے وقار کو اس طرح قائم رکھا کہ نہ احساس کمتری کا شکار ہوئے اور نہ ہی عزت کے دروازے پر سر رکھا۔

اس کتاب میں شامل ابتدائی تین مقالات (خسرو کا ہندوی کلام اور اشکالات، ولی دکنی کی لسانی عظمت اور شعر شور انگیز پر سوالات) ایک طرح سے فاروقی صاحب کی نقد پر نقد ہے۔ پہلے مضمون میں فاروقی صاحب کے اس خیال پر تنقید ہے کہ خسرو اپنے ہندوی کلام کو چنداں اہمیت نہیں دیتے تھے، دوسرا مضمون فاروقی صاحب کے اس خیال پر نقد ہے کہ ولی دکنی اور سعد اللہ گلشن کے ملاقات کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ جب کہ تیسرا مضمون غالب اور میر کے تعلق سے فاروقی صاحب کے متاقفات پر نقد کرتا ہے۔ اب مقالے سے یہ اقتباس دیکھیں جس سے اندازہ ہوگا کہ فاروقی صاحب سے سوالات کرتے وقت ان اعترافات کا کیا مقصد ہے؟

”شمس الرحمن فاروقی تقریباً گذشتہ چار دہائیوں سے اردو تنقید میں حوالہ بنتے رہے، اور امید کی جاسکتی ہے کہ برسوں حوالہ بنتے بھی رہیں گے۔ یہ کہنا شاید مبالغہ نہ ہو کہ اتنے طویل عرصے تک اردو میں کسی ایک ناقد کی علمی بالادستی قائم نہیں رہی۔ شاعری کے حوالے سے ”عہد میر و عہد غالب“ کی اصطلاح تو استعمال کی جاتی ہے تاہم اردو تنقید میں (حالی و شبلی کے بعد) شاید فاروقی ہی ہیں کہ ان کے عہد کو ”عہد فاروقی“ کا نام دیا جاسکتا ہے۔ فاروقی کی تنقید کو ان کے حافظے، وسعت مطالعہ، گہری علمیت، زبانوں کے علوم اور تجزیاتی ہنر مندی نے انظر ادرجہ عطا کر دیا ہے۔“

ان اعتراف کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ سلمان متن کے آس پاس ہی رہنا چاہتے ہیں اور ضروری سمجھتے ہیں کہ ناقد کے لیے متن ہی وہ کھونٹا ہے جس میں بندھ کر اور جس کے ارد گرد گھوم کر مالش کے لیے تیل نکالا جانا چاہیے نہ کہ نالش و نالہ پرنالہ بہانا چاہیے۔

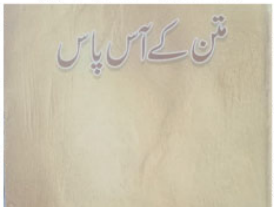

پھر یہ بھی جاننا چاہیے کہ یہ تینوں مقالے اور بعد والا مقالہ (اقبال کا تصور فرد اور سماج) شعر اور شاعری سے متعلق ہے۔ اور چوتھا مقالہ اس تصور پر قائم ہے کہ اقبال تصور فرد کے ساتھ فرد میں سماجی سروکار کے بھی حامی ہیں اور وہ معاشرے کے اقدار و معیارات کے لیے فرد کے ارتقائی قدر کو لازم سمجھتے ہیں۔

یہ مقالے شعری حسن و قبح اور ان کے معیار و مقدار سے زیادہ ان نظریات، تصورات اور مفروضات سے بحث کرتے ہیں جو ان سے متعلق و منسلک ہیں۔ اس لیے کسی شاعر کے اصل شعری متن کے تجزیے، فرق و امتیاز کا وہ عمل جس سے سلمان کی شعری تنقید کا پہلو خوب کھل کر ہمارے سامنے آجائے ابھی باقی ہے۔

فکشن تنقید میں ”مہاجس النساء کی نئی قرأت“ ان کا ایسا مقالہ ہے جس میں وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ناول نگاری کے اعتبار سے حالی کو وہ مقام نہیں ملا جو ملنا چاہیے تھا، انھیں اس کتاب کے تعلق سے زاہد امیثلو و مصلح کہہ کر ان کی ناول نگاری کے اعتراف سے دامن بچایا گیا، حالاں کہ جاس النساء ناول ہی ہے اور ڈپٹی نذیر احمد کے ابتدائی دو ناولوں سے بہتر ناول ہے لیکن حالی کی ناول نگاری سے آگے بڑھ کر وہ

ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفا نقوی

جدید ترین غزل کا خورشید خاور: ڈاکٹر خاور خاں سرحدی

علی گڑھ میں مقیم ڈاکٹر خاور خاں سرحدی اردو شاعری کے حوالے سے قطعی محتاج تعارف نہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ وہ متواتر اردو ادب کے موقر و معتبر رسائل کے توسل سے اپنی شاعری کی دھوم مچا رہے تھے۔ ان کی شاعری کا خاصہ یہ ہے کہ وہ گزرے زمانے کی طرف نگاہ نہیں کرتے اور نہ ہی اپنے حال کو گردانتے ہیں ان کی فکر مستقبل کا سفر کرتی ہے اور وہ اردو شاعری کو مستقبل میں جس نوعیت کا دیکھتے ہیں اس طرح کی شاعری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کی شاعری کی انفرادیت یہ ہے کہ ان کی شاعری میں بظاہر فہم و ادراک کی وادی میں گردش نہ کرنے والی علامتیں اور استعارے ملتے ہیں۔ وہ ایسی تشبیہات کا بھی استعمال کرتے ہیں جن سے بظاہر لگتا ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں کوئی ربط نہیں اور ان کے اشعار کے مصرعوں میں قدم قدم پر بصیرت انگیز بھی صاف ظاہر ہوتا ہے۔ ان کی شاعری بیشتر مقامات پر پیچیدگی کیفیت کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس سبب سے ان کے ناقدین نے مختلف انداز میں ان کی شاعری پر اظہار خیال بھی کیا ہے۔ ممکن ہے کسی کو کدورت کا شائبہ خاطر خواہ لگتے ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر خاور خاں سرحدی کا یہی فن ہے کہ ان کے مصرعے ہر کسی کو آسانی سے محظوظ نہیں کر سکتے جب تک ان کی گہرائی یا گیرائی کو سمجھنے کی سعی نہ کی جائے اب یہ الگ بات کہ کچھ باتیں بر بطنِ شاعر محفوظ رہ جائیں لیکن نقد و نظر کے پیمانے اپنی اپنی فکر رسا کے مطابق انھیں پرکھنے کی کوشش ضرور کرتے ہیں۔

ان کی شاعری کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ وہ عام تشبیہات سے گریز کرتے ہیں اور دور کی کوڑی لاتے ہیں۔ مثلاً ان کا ایک شعر ہے:

کوئل کو کے ڈالی ڈالی
مفلس کے گھر بجلی آئی

اس شعر میں بظاہر کوئل کے ڈالی ڈالی کوکنے اور مفلس کے گھر بجلی آنے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے؟ یا کیا ربط ہو سکتا ہے؟ یہ تو شاعری بہتر جانے لیکن اتنا ضرور ہے کہ ان کی شاعری میں نئی فضا نئی آواز نئے مزاج نئے رنگ اور نئے ڈھنگ کا مکمل احساس ہوتا ہے۔ اسی نوعیت کا ایک اور شعر دیکھیں:

کھیتوں میں اب دھان اگنے
اور کلکتہ جا چاپان
سے اس کی کیا مناسبت ہے یہ بات ذہن پر بے انتہا زور دینے کے بعد بھی شاید سمجھ میں آسکے لیکن اس انداز کی شاعری بھی ایک خاص قسم کی لذت سے ہمکنار ہوتی ہے اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے؟۔

اس سلسلے سے ان کا ایک شعر اور یاد آرہا ہے۔ وہ بھی دیکھتے چلیں:

غور سے دیکھو اس لڑکی کو
کاٹ رہا ہے مالی والی

شعر میں کیا کہا گیا ہے اس بات کو سمجھنے کے لیے شاید ذہنی کثرت کی ضرورت ہے غور و فکر کرنے کے بعد ہی شاید اس شعر کا مفہوم عیاں ہو سکے لیکن اتنا تو یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر خاور خاں کو سمجھنا آسان نہیں یہ ان کا کمال فن نہیں تو اور کیا ہے کہ وہ آسان الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں اور بات اس انداز سے کہتے ہیں کہ لگتا ہے کہ شعر کی تہہ میں اترنا ناممکن ہے۔ گویا کہ ان کی شاعری میں ایک طرح کا بعد المشرقین کا رفرما ہے لیکن یہ بھی لائق تحسین ہے کیوں کہ اپنے لئے آسان راستے تو سبھی چنتے ہیں اور آسانی سے مشہور ہونے کے لئے اپنے دور کی یکساں ادبی خصوصیات اور اسالیب کا انتخاب کرتے ہیں لیکن موصوف اس راہ کے مسافر میں ہی نہیں۔ یہ پر پیچ انداز جو اپنی مخصوص جاذبیت و جالبیت بھی رکھتا ہے ان کی شاعری کی رگوں میں لہو بن کے دوڑتا ہوا نظر آتا ہے جس کے بغیر ان کی شاعری ایک لمحہ بھی سانس نہیں لے سکتی۔ لیکن کہیں کہیں یہ بھی احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنی روش سے مصلحتاً گریز کرنا چاہتے ہیں۔ ایک صاف ستھرا شعر ملاحظہ کریں:

جگنوؤں نے شراب پی لی ہے
اب سہ سورج کو گالیاں دیں گے

ہماری شاعری میں بیشتر علامتیں اپنے وجود کا احساس کرانی رہتی ہیں جن میں جگنو، شراب اور سورج عام فہم ہیں۔ ڈاکٹر خاور خاں کے مزاج نے ان سے بھی استفادہ کیا ہے اور شعر میں ظاہر ہے کہ ”جگنو“ کم ظرف افراد کی ”شراب“ عارضی نشۂ اقتدار کی اور ”سورج“ صاحب صلاحیت افراد کی علامت ہے۔ ہم اپنے معاشرے میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ بہت سے نااہل افراد جب کسی منصب تک پہنچتے ہیں تو اپنی حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں اپنے ماضی کو بھلا دیتے ہیں اور اپنے سے بڑے یا معتبر حضرات سے آنکھیں ملانے لگتے ہیں اور ان کی توہین کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اس معاشرے میں ہونے والے ہر واقعے کا اثر حساس شاعر کے ذہن پر ضرور پڑتا ہے اور وہ اپنے انداز میں اس کرب کو ضرور بیان کرتا ہے جو وہ محسوس کرتا ہے۔ موصوف اس سلسلے میں مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ان کے یہاں محض الفاظ کا بے سود استعمال نہیں بلکہ وہ بامعنی علامتوں کے برتنے کا ہنر بھی جانتے ہیں۔

انھوں نے اپنی شاعری میں بہت سی علامتیں پیش کی ہیں جو ان کی ہی اختراع معلوم ہوتی ہیں اور جیسا کہ میں نے عرض کیا وہ ایک مخصوص اسلوب کے مالک ہیں چنانچہ ان کی علامتیں بھی اس کے اختصاص کا لوہا مانتی ہیں۔ ان کی ایک پسندیدہ علامت ”مچھلی“ بھی ہے جس کو انھوں نے اپنے مجموعۂ کلام ”خیال رکھنا“ اور ”برف کی لہنگی“ میں جگہ جگہ پیش کیا ہے۔ شعر ملاحظہ کریں:

عقیدت ہے مری لاکھوں دلوں میں
ترپ کر رہنی ہیں مچھلیاں سب

عقیدت کا چھلیوں سے کیا لینا دینا لیکن شعر کی گہرائی میں اتریں تو عقیدت ان کی توصیف سخن کا استعارہ معلوم ہوتی ہے شاید انھوں نے یہاں خود ستائی و تعلّی سے کام لیا ہے اور دھڑکتے ہوئے دلوں کو تڑپتی ہوئی مچھلیوں سے تشبیہ دی ہے۔ یہ شعر بھی بلاشبہ ان کے مزاج کا آئینہ ہے اور وہ یہاں بھی اپنی روش پر قائم نظر آتے ہیں۔ ان کا ایک شعر اور پیش کرتا چلوں جس میں وہ اپنی تعریف اس طرح کرتے ہیں:

ہمارا تذکرہ ہے مخللوں میں
پرندے گھونسلوں میں آگئے ہیں

یہاں بھی ایک تشبیہ کا احساس ہوتا ہے موصوف نے مخللوں میں اپنے اذکار کو پرندوں سے اور مخللوں کو گھونسلے سے مثال دی ہے گویا کہ جس طرح درخت سے پرندے سفر کرتے ہیں اور لوٹ کر شام کو اسی درخت پر قیام کرتے ہیں جہاں ان کا اصل مقام ہوتا ہے۔ اسی طرح انھیں لگتا ہے کہ ان کے ذکر سے محفلیں خالی ہوگئی تھیں لیکن اب دوبارہ ان کا ذکر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ انھیں اکرام و عزت سے نوازا جا رہا ہے۔

”مچھلی“ کی طرح ”خرگوش“ بھی ان کے یہاں بطور علامت نظر آتا ہے۔ شعر ہے:

پلکوں پہ نرم نرم سے خرگوش ہیں کئی
آغوش میں حباب ابھی کچھ نہ پوچھیے

ان کی شاعری میں مختلف تجربات کی تصاویر نظر آتی ہیں کہیں وہ ان تجربات کو اپنے مخصوص انداز میں پیش کرتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے شعر کا مفہوم انھیں کے دماغ میں جاگزیں ہے لیکن کہیں کہیں وہ اپنے قارئین کے لئے بادلِ ناخواستہ آسانیاں بھی پیدا کر دیتے ہیں۔ شعر ہے:

کوئی اپنا پرایا ہو گیا ہے
مرا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے

دیکھا جائے تو موصوف نے چند الفاظ میں یعنی صرف دو مصرعوں میں عصر حاضر کی تلخ حقیقت کو انتہائی خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ آج کے معاشرے میں اپنے حقیقی رشتے دار یہاں رنگ کہ اپنا خون بھی وفادار نظر نہیں آتا تو پھر کیوں ایک حقیقی انسان کو اس کا احساس نہ ہو۔ ایک سچا اور اچھا قلم اس پر آواز کا پرچم بغاوت کیوں نہ بلند کرے؟۔

وہ نئے سماج کی نئی زندگی کی اذیتوں سے خوب واقف ہیں کیوں کہ وہ ایک حساس طبیعت سے متصف ہیں اس لئے ان کی حساسیت انھیں خاموش ہی نہیں رہنے دیتی۔ کہتے ہیں:

صبح نو کی قبر میں شب کی ضرورت دفن ہے
کر رہے ہیں زندگی کا بادشاہت کو سلام

اصل مفہوم تو اس شعر کا شاعر ہی سمجھ سکتا ہے لیکن ادیب فکر کو جب مفہوم شعر کے میدان میں دوڑاتے ہیں تو ایک سراب مسلسل کے درمیان خال خال یہ حقیقت نظر آتی ہے کہ انسان اپنی ضرورتوں کا گلا گھونٹ کر نئے زمانے کے نئے طور طریقوں کو محرومی کے احساس کے ساتھ سلام کر رہا ہے۔ اسی بات کو ایک شعر میں اس طرح کہتے ہیں:

دولت کی سوغات نہیں تو
سچ کہہ کر بھی جھوٹے ہو تم

یہاں اس شعر پر اس لئے بھی بے ساختہ داد دی جائے گی کہ بغیر کسی لاگ لپٹ کے یا ادھر ادھر کی بات کہے بغیر موصوف نے نہایت سادگی کے پیرہن میں شعر کہا ہے اور اپنے سماج کی ایک کڑوی حقیقت کی طرف قارئین کی طبیعت مبذول کرائی ہے۔

ان کی شاعری سے بہت سی مثال ایسی مل جائیں گی جن میں زمانے کی شکست و ریخت کے ساتھ حقیقتی کی آہٹ بھی سنائی دیتی ہے۔ لیکن ان کی شاعری میں حوصلہ اور ولولہ ہمیشہ باقی رہا۔ وہ زمانے کی پروا کئے بغیر اپنی بات کہتے ہیں اب یہ الگ بات کہ وہ بات کسی کی نگاہ میں کیا اہمیت رکھتی ہے یہ وہ جانے ڈاکٹر خاور خاں سرحدی اس کی فکر نہیں کرتے۔ ہر چند کہ ان کی تشبیہات عجیب و غریب اور انفرادیت کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہیں لیکن اتنی بات تو طے ہے کہ وہ کوئی معمولی شاعر نہیں۔ تشبیہات سے ملوان کے چند اشعار اور ملاحظہ کریں:

پلکوں پہ چمکتے ہوئے اشکوں کے یہ موتی
پتھریلی زمینوں سے خزانے نکل آئے
آنسو کی اذاں پلکوں کی محراب میں رکھ دے
اک تاج محل کوئی مرے خواب میں رکھ دے
فن کے قدموں میں اپنا ہنر رکھ دیا
اس کے لب پر تبسم نے سر رکھ دیا
پڑھ لکھ کے آنسوؤں کو اب ڈگری مل گئی ہے
آرام کر رہے ہیں پلکوں پہ تھکن والے

ان کی شاعری میں نئی نئی علامتیں خاصی تعداد میں موجود ہیں جس سے ان کی طبیعت کی روانی کا بخوبی پتہ لگتا ہے۔ مختصر کہا جائے تو ان کی شاعری نے محسوسات کا پر اثر مظاہرہ ہے۔ وہ فرسودہ روایات کے پیروکار نہیں بلکہ اپنے لئے خود نئی راہ بنا کر چلتے ہیں۔ ان کے ایک شعر پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں:

کرتی ہے ناز مجھ پہ یہ اکیسویں صدی
مجھ سے نئی غزل کا ستارہ بلند ہے

علی گڑھ یوپی 9219782014

غزلیں

شوکت محمود شوکت

چار سو چرچے تہِ افلاک تھے
عاشقی میں اس قدر بے باک تھے
دشمنوں کی دشمنی بھی خوب تھی
یار بھی اپنے بہت چالاک تھے
زندگی کے پیچ و خم کچھ بھی نہ تھے
سب تمہاری زلف کے پیچاک تھے
سارے عالم کی نظر غم ناک تھی
عشق کے قصے بہت غم ناک تھے
آرزوئے حور تھی ، سب کو یہاں
ایک ہم تھے، جو اسیر خاک تھے
ہم نہ تھے تو کون تھے جو دشت میں
صورتِ مجنوں گریباں چاک تھے
ان کے ہاتھوں کے لکھے شوکت ، خطوط
کل جو دیکھے ، کرم کی خوراک تھے

✿✿✿✿

خان اصغر

کھوکھلے ذہن بہت جلد بکھر جاتے ہیں
کوئی پتہ جو کھڑک جائے تو ڈر جاتے ہیں
اپنی پہچان بنانے کی للک میں اکثر
کٹ کے تلوار پہ چلتے ہوئے مرجاتے ہیں
قریہ و شہر میں ہر سمت فقط جور و ستم
ہم جہاں جاتے ہیں بادیدۂ تر جاتے ہیں
شور اتنا کہ سماعت کا کلیجہ دہلے
اس جہت میں نہیں جانا ہے مگر جاتے ہیں
آرزو لطفِ سیاحت کی غضب ہوتی ہے
لے کے سودائے زرِ گرد سفر جاتے ہیں
کونسی سمت تعفن ہے کہاں جانا ہے
رکھ کے اس بات کو ہم مدِ نظر جاتے ہیں
کتنی پرخار رہِ حق ہے پتہ ہے اصغر
ہم اسی راہ پہ بے خوف و خطر جاتے ہیں

'کیا پی ایم مودی کبھی کسانوں سے معافی مانگیں گے'

بی جے پی کی پروپیگنڈہ مشین احتجاج کرنے والے کسانوں کو 'نکسلی'، 'خالصتانی' اور 'غدار' کہتی رہی: جے رام رمیش

چنڈی گڑھ، 24 مئی (یو این آئی) کانگریس کے جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا کے رکن جے رام رمیش نے جمعہ کو وزیر اعظم نریندر مودی سے جاننا چاہا کہ کیا وہ بھی کسانوں سے معافی مانگیں گے؟ انہوں نے چنڈی گڑھ پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ کسان مخالف بی جے پی جب کووڈ 19 وبا کے درمیان تین کالے زرعی قوانین لائی تو پنجاب اور ہریانہ سمیت ملک کے کسانوں کے پاس احتجاج کے سوا کوئی چارہ نہیں بچا تھا۔ انہوں نے سخت سردی، وبائی امراض اور دہلی پولیس کے تشدد کے درمیان مہینوں تک احتجاج کیا، تاکہ ان کی آواز "مغرور" وزیر اعظم تک پہنچ جائے۔ اس دوران بی جے پی کی پروپیگنڈہ مشین احتجاج کرنے والے کسانوں کو "نکسلی"، "خالصتانی" اور "غدار" کہتی رہی۔

جن کسانوں نے قوم کی غذائی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہمیشہ سخت محنت کی ہے، جنہوں نے اپنے بچوں کو ملک کی سرحدوں پر بھیجا، کیا وزیر اعظم کبھی ان کسانوں سے معافی مانگیں گے کہ انہیں بدنام کیا گیا اور ملک سے ان کی وفاداری پر سوال اٹھایا گیا، مسٹر رمیش نے زور دے کر کہا کہ لوک سبھا انتخابات کے لیے ووٹنگ کے پہلے دو مرحلوں سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ بی جے پی جنوب میں صاف ہے اور شمال میں ہاف۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پانچ انصاف اور 25 ضمانتوں کے ساتھ الیکشن لڑ رہی ہے اور کسانوں کے لیے کم از کم امدادی قیمت کی گارنٹی کا قانون اور قرض کی معافی اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ حکومت نے کسانوں کے 72,000 کروڑ روپے کے قرضے معاف کیے تھے، لیکن مودی حکومت نے گزشتہ 10 سالوں میں ایک روپیہ بھی معاف نہیں کیا جبکہ اپنے سرمایہ دار دوستوں کے 16 لاکھ کروڑ روپے کے قرضے معاف کر دیے۔ انہوں نے کہا کہ کم از کم اجرت 400 روپے یومیہ ہوگی اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ایک لاکھ روپے کی اپرنٹس شپ دی جائے گی۔

کیا خود ساختہ خدائی صفات کے حامل پی ایم مودی کو انتخاب لڑنے یا ووٹ دینے کا حق ہے؟ کانگریس لیڈر ششی تھرور کا سوال

نئی دہلی (ایجنسی) کانگریس کے سینئر لیڈر ششی تھرور نے وزیر اعظم نریندر مودی کو نشانہ بناتے ہوئے الیکشن کمیشن سے ان کے الیکشن لڑنے اور ان کے ووٹ دینے کے حق پر سوال کیا ہے۔ انہوں نے پی ایم مودی کے بائیولوجیکل والے بیان پر کہا کہ کیا کوئی مافوق الفطرت/ خدائی صفات کی حامل ہستی ہندوستان میں شہریت کی اہل ہو سکتی ہے اور اگر نہیں تو کیا اسے ووٹ دینے یا الیکشن لڑنے کا حق ہے؟ ایک نیوز چینل کو دیا گیا حال ہی میں ایک انٹرویو میں پی ایم مودی نے کہا تھا ان کی پیدائش بائیولوجیکل طور پر نہیں ہوئی بلکہ انہیں بھگوان نے ایک مشن کو پورا کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ کانگریس لیڈر ششی تھرور نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ الیکشن کمیشن کو انتخابات میں حصہ لینے والے خود ساختہ خدائی صفات کے حامل اس ہستی کے دعووں پر غور کرنا چاہئے۔ انہوں نے ایک انٹرویو کے دوران کہا تھا کہ وہ بائیولوجیکل طور پر پیدا نہیں ہوئے ہیں بلکہ انہیں خدا نے ایک مشن کی تکمیل کے لیے بھیجا ہے۔

پاکستان مقبوضہ کشمیر ہمارا ہے اور ہم اسے لے کر رہیں گے، یہ ہمارا عزم ہے

جھارکھنڈ میں بدعنوانی پر کانگریس اور جے ایم ایم کے درمیان مقابلہ: امت شاہ

آرا، 24 مئی (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعہ کو ایک بار پھر دہرایا کہ ہم پاکستان کے ایٹمی بم سے ڈرنے والے نہیں ہیں، پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) ہمارا ہے اور ہم اسے لے کر رہیں گے، یہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کا عزم ہے۔ مسٹر شاہ نے آج یہاں ویر کنور سنگھ اسٹیڈیم میں بی جے پی امیدوار اور مرکزی وزیر آرکے سنگھ کے حق میں انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا، "یہ کانگریس اور لالو جی کا گھمنڈ یا تحاکمبر ہے کہ پی او کے کی بات مت کرو، پاکستان کے پاس ایٹم بم ہے۔ میں لالو یادو اینڈ کمپنی کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم تو بلی ہے جی پی والے نہیں ہیں، پاکستان کے ایٹم بم سے نہیں ڈرتے۔ پی او کے ہمارا ہے، رہے گا اور ہم اس کو لے کر رہیں گے۔ یہ بی جے پی کا عزم ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ گھمنڈیا اتحاد والے لوگ پسماندہ طبقے کے ریزرویشن پر ڈاکہ ڈالنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کے لیے ریزرویشن لانا چاہتے ہیں۔ کل کولکاتہ ہائی کورٹ نے ان کے ریزرویشن پر روک لگائی۔ انہوں نے زور دے کر کہا، جب تک ہم ہیں ریزرویشن ختم نہیں ہونے دیں گے۔ آپ این ڈی اے کو 400 پار کرا دیں، ہم مسلم ریزرویشن ختم کر کے پسماندہ طبقات کو دینے کا کام کریں گے۔" مسٹر شاہ نے کہا کہ گھمنڈیا اتحاد کے لوگوں نے 1 لاکھ کروڑ روپے کی بدعنوانی کی لیکن مسٹر نریندر مودی نے 23 سال تک وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ رہتے ہوئے چارا گھوٹالے کا نوٹس نہیں لیا۔

وزیر داخلہ امت شاہ نے آج جھارکھنڈ حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ بدعنوانی پر ریاست میں کانگریس اور جھارکھنڈ مکتی مورچہ (جے ایم ایم) کے درمیان مقابلہ ہے۔ لوک سبھا انتخابات کے آخری مرحلے کے تحت کم جون کو ہونے والی ووٹنگ کے سلسلے میں دمکا لوک سبھا کے تحت جامتارا اسمبلی حلقہ کے جھیلیا فٹ بال گراؤنڈ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر شاہ نے کہا کہ اندر ہی حکومت نے جھارکھنڈ کو لوٹ جھارکھنڈ، بہار اور بنگلہ دیش اور روہنگیا دراندازوں کی پناہ گاہ بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کے کن اسمبلی کے گھر سے 300 کروڑ روپے اور وزیر کے گھر سے 35 کروڑ روپے برآمد ہوئے ہیں۔ جھارکھنڈ میں بدعنوانی کو لے کر کانگریس اور جھارکھنڈ مکتی مورچہ کے درمیان مقابلہ ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ بی جے پی کی تمام فلاحی مدد اسکیمیں صرف جھارکھنڈ سے شروع کی گئی ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے جھارکھنڈ بنانے کا کام کیا۔ انہوں نے کہا، میں آئیے ہی درگا سورین کو انصاف دلانے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے اقتدار میں آنے کے بعد بیٹا سورین کے ساتھ انصاف اور احترام ہوگا۔

کنہیا کمار کے ساتھ راہل گاندھی نے کیا دہلی میٹرو کا سفر

کہا- 'عوام کی راحت کے لیے ایسی سہولت بنانے پر فخر ہے'

نئی دہلی (ایجنسی) دہلی کی سات لوک سبھا سیٹوں پر انتخابی مہم جمعرات (23 مئی) کو ختم ہونے کے بعد کانگریس کے لیڈر اور رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے پارٹی امیدوار کنہیا کمار کے ساتھ دہلی میٹرو میں سفر کر کے سب کو حیران کر دیا۔ انہوں نے میٹرو میں سفر کے دوران مسافروں سے خوب بات چیت کی۔ انہوں نے مسافروں سے ان کے مسائل پوچھے۔ اس دوران راہل گاندھی کافی خوش نظر آئے۔ اس کے علاوہ راہل گاندھی کومیٹرو میں کنہیا کمار کے ساتھ کھل کر بات کرتے بھی دیکھا گیا۔ انہوں نے مسافروں کے ساتھ اپنی گفتگو اور دہلی میٹرو کے سفر کے حوالے سے ایکس/ وٹس اَپ گروپ پر ایک پوسٹ شیئر کی ہے۔ اپنی پوسٹ میں انہوں نے لکھا ہے کہ" دہلی میٹرو، یک وقت دہلی کے لوگوں کی ضرورت تھی، پھر بنی عادت اور اب محبت۔ سبھی کے ساتھ آج میں چھوٹے سفر میں بہت مزہ آیا۔ عوام کی راحت کے لیے ایسی سہولت بنانے کا فخر ہے۔ کانگریس ان کی حفاظت کے لیے ہمہ وقت تیار ہے اور نئی سہولیات بنانے کے لیے پابند عہد۔" اس کے علاوہ راہل گاندھی نے ایکس پر اپنے کاؤنٹ پر بھی اس سفر کی کچھ فوٹو شیئر کی ہیں۔ ان فوٹوز کے ساتھ انہوں نے لکھا ہے کہ میٹرو مزہ، دہلی کے دل والوں کے ساتھ۔ ساتھی مسافروں سے حال کر ان کا حال۔ چال پوچھا۔ مجھے خوشی ہوتی ہے یہ دیکھ کر کہ دہلی میں میٹرو بنانے کی ہماری پہلی عوامی آمدورفت کے لیے اتنی سہولت کی حال ثابت ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ دہلی کی سات لوک سبھا سیٹوں کے لیے انتخابی مہم جمعرات کو ختم ہو گئی۔ دہلی کے دو ڈپوٹیشن نئی دہلی (ایجنسی) سپریم کورٹ نے آسام کے فارنر ٹریبونل نے ایک حکم کو تبدیل کرتے ہوئے ایک بڑا فیصلہ دیا ہے۔ اس فیصلے کے تحت کورٹ نے اس خاتون کی ملک بدری پر روک لگا دی ہے جسے آسام کی فارنر ٹریبونل کی جانب سے غیر ملکی قرار دیا گیا تھا۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس جے بی پاردی والا اور جسٹس منوج مشرا کی بنچ نے مرکزی اور آسام حکومتوں، الیکشن کمیشن آف انڈیا اور نیشنل رجسٹر آف سٹیزن کے آسام کو آرڈینٹیر سے تین ماہ کے اندر جواب طلب کیا ہے۔ کورٹ نے 17 مئی کو حکم دیا تھا کہ جب تک جواب نہیں آجاتا اس وقت تک گوہاٹی ہائی کورٹ کے 11 جنوری 2024 کے فیصلے اور حکم کی بنیاد پر درخواست گزار کے خلاف کوئی سخت قدم نہیں اٹھایا جائے۔ راج پٹیشن برادری سے تعلق رکھنے والی درخواست گزار مایا برمن نے گوہاٹی ہائی کورٹ کے 11 جنوری کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے 2019 میں فارنر ٹریبونل کے اس حکم کو برقرار رکھا تھا جس میں ٹریبونل نے اسے اپنے والدین کے پرانے ووٹر کارڈ سمیت مطلوبہ دستاویزات پیش کرنے میں ناکام رہنے کے بعد غیر ملکی قرار دیا تھا۔ اپیل میں کہا گیا تھا کہ خاتون کے لیے دستاویزات حاصل کرنا عملی طور پر ناممکن تھا کیونکہ وہ اپنی شادی کے بعد آسام شفٹ ہو گئی تھی جب کہ وہ بنیادی طور پر مغربی بنگال کے کوچ بہار کی رہنے والی تھی۔ عرضداشت میں کہا گیا تھا کہ سفر کے دوران ان دستاویزات کی حفاظت کرنا ممکن نہیں تھا کیونکہ اس کے والدین پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ اس کے بعد یہ دلیل دی گئی کہ اس کے والدین کے ساتھ اس کے تعلقات قائم کرنے والی دیگر دستاویزات سیلاب میں تباہ ہو گئے۔ متاثرہ کا کہنا ہے کہ اس نے ہندوستانی رہائش اور شہریت کے ثبوت کے طور پر اسکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ جمع کرایا تھا جسے ہائی کورٹ نے اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ ہیڈ ماسٹر سے جرح نہیں کی گئی۔

ملک بدری سے متعلق فارنرز ٹریبونل اور گوہاٹی ہائی کورٹ کے فیصلے پر سپریم کورٹ نے لگائی روک

ہر سیاسی پارٹی بی جے پی کی طرح ڈکٹیٹر نہیں: اے اے پی

چنڈی گڑھ، 24 مئی (یو این آئی) عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کی پنجاب یونٹ نے جمعہ کو وزیر اعظم نریندر مودی کے مسٹر جگموتن مان کو کاغذی وزیر اعلیٰ کہنے کے بیان پر جوابی حملہ کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر مودی کو اپنی پارٹی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر نظر ڈالنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہر سیاسی پارٹی بی جے پی کی طرح ڈکٹیٹر نہیں ہے۔ اے اے پی کے ترجمان نیل گرگ نے اپنے بیان میں کہا کہ کاغذی وزیر اعلیٰ کی تقریر کر کے بی جے پی کا انداز ہے۔ مدھیہ پردیش میں، انہوں نے شیوراج سنگھ چوہان کے ساتھ وزیر اعلیٰ کے چہرے کے طور پر الیکشن لڑا اور بعد میں وہاں موہن یادو کو وزیر اعلیٰ بنا دیا۔

کیدارناتھ میں ہیلی کاپٹر کی ایمرجنسی لینڈنگ، بال بال بچے یاتری

رودر پریاگ: کیدارناتھ دھام میں پائلٹ کی غلطی سے بڑا حادثہ ٹل گیا۔ کیدارناتھ دھام کے لیے اڑنے والے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ نے جمعہ کی صبح 5:07 پر ہنگامی لینڈنگ کی۔ ہیلی کاپٹر میں فنی خرابی پیدا ہونے پر پائلٹ نے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے بحفاظت لینڈنگ کی۔ جس کی وجہ سے 16 افراد کی جانیں بچ گئیں۔ ہیلی کاپٹر نے سری سے کیدارناتھ دھام کے لیے اڑان بھری تھی۔ رودر پریاگ کے ضلع ڈیزاسٹر مینجمنٹ آفیسر این ایس راجوار نے کہا، "ہیلی کاپٹر سری سے کیدارناتھ کی طرف جا رہا تھا۔ کیدارناتھ ہیلی پیڈ سے 100 میٹر پہلے تکنیکی خرابی کی وجہ سے ہیلی کاپٹر کو ہنگامی لینڈنگ کرنا پڑی۔" ہیلی کاپٹر میں پائلٹ سمیت 6 مسافر سوار تھے۔ ہیلی کاپٹر سری ہیلی پیڈ سے سری کیدارناتھ دھام کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک کرسل ایویی ایشن کے ہیلی کاپٹر میں کوئی تکنیکی خرابی پیدا ہوگئی۔ پائلٹ گلیشیئر کے مطابق تمام مسافر محفوظ ہیں۔ اگر ہنگامی لینڈنگ نہ کی جاتی تو بڑا حادثہ ہو سکتا تھا۔

امید ہے کہ لوگ مجھے مایوس نہیں کریں گے، محبوبہ مفتی

سری نگر، 24 مئی (یو این آئی) پی ڈی پی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے انت ناگ راجوری لوک سبھا سیٹ کے لیے پولنگ سے قبل ووٹروں کے نام اپنی اپیل میں امید ظاہر کی ہے کہ وہ انہیں مایوس نہیں کریں گے۔ پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی نے ایکس پر لکھا: 'میں انت ناگ راجوری پارلیمانی نشست کے رائے دہندگان سے درخواست کرتی ہوں کہ ہفتے کے روز وہ پولنگ (اسٹیشنوں پر جا کر اپنے ووٹ کا استعمال کریں۔" انہوں نے لوگوں سے سوچ سمجھ کر اپنے ووٹ کا استعمال کرنے کی تلقین کی ہے۔

اگنی ویر اسکیم میں پھنسے مودی الیکشن کمیشن کی مدد لے رہے ہیں: کانگریس

نئی دہلی، 24 مئی (یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی جب اپنی غلط پالیسیوں میں پھنستے ہیں، تو وہ اس سے نکلنے کے لیے سہارے کی تلاش کرتے ہیں اور اس بار وہ اگنی ویر یوجنا میں پھنس گئے ہیں، اس لیے اس سے نکلنے کے لیے وہ الیکشن کمیشن کی مدد لے رہے ہیں۔ کانگریس کے سابق فوجی شعبے کے سربراہ کرنل رومت چودھری نے جمعہ کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اگنی ویر اسکیم غلط ہے اور یہ فوج میں اتیازی سلوک کا باعث بن رہی ہے۔ یہ اسکیم ملک، فوج اور نوجوانوں کے لیے غلط ہے۔ اس لیے کانگریس کی حکومت بنے پر اسے منسوخ کر دیا جائے گا لیکن مسٹر مودی اس اسکیم کی وجہ سے پھنس گئے ہیں اور اب وہ الیکشن کمیشن کا سہارا لے رہے ہیں۔ کرنل چودھری نے کہا "الیکشن کمیشن نے کانگریس صدر کو ایک خط لکھا ہے کہ پارٹی کے اسٹار کمپینر ز انتخابی مہم کے دوران دفاعی افواج کے آپریشنل معاملات کے بارے میں بات نہ کریں۔ مسٹر مودی جب بھی پھنس جاتے ہیں، وہ کسی نہ کسی مدد کی تلاش میں رہتے ہیں۔ پہلے وہ دفاعی افواج کے پیچھے چھپتے تھے اور اب الیکشن کمیشن کی مدد لے رہے ہیں۔ ملک کی فوج کو مضبوط قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہماری افواج قابل ہیں، بہترین کام کر رہی ہیں اور ملک کی حفاظت کر رہی ہیں۔ لیکن مودی حکومت نے اگنی ویر اسکیم لا کر فوج کو کمزور کیا ہے۔ ہم اگنی ویر اسکیم کو چیلنج کر رہے ہیں، جو ملک، فوج اور نوجیوں کے مفاد میں نہیں ہے۔ سابق آرمی چیف نے اپنی کتاب میں اگنیویر اسکیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس اگنی ویر اسکیم کے اعلان سے تینوں افواج کو تحیر ان کر دیا تھا۔ کرنل چودھری نے کہا "ہمارے ملک کی افواج نے بہت سی لڑائیاں لڑی ہیں۔ ماضی میں فوجیوں کو بھی جدید بنایا گیا، جہاز بھی خریدے گئے، دفاعی شعبے میں بہت کام ہوا اور فوجیوں میں باقاعدہ سپاہی تھے۔ اگر آج مودی حکومت پیسہ بچانے کے لیے اگنی ویر اسکیم لے کر آئی۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا حکومت کے پاس فوج کے لیے پیسہ نہیں ہے۔ اگنی ویر اسکیم ہماری فوجیوں پر مسلط کر دی گئی ہے اور اب فوجی یونٹوں میں مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ پھر آپ سروے کا کام کر سکتے ہیں جبکہ یہ کام پہلے ہو جانا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا ہم ملک کے نوجوانوں کو امید دلانا چاہتے ہیں کہ اگر ہماری حکومت بنتی ہے تو اگنی ویر اسکیم کو منسوخ کر دیا جائے گا اور جوانی میں بریں۔

کیڈٹس کو تینوں فوجوں کے درمیان اتحاد کا احساس بڑھانا چاہیے: جنرل پانڈے

نئی دہلی، 24 مئی (یو این آئی) آرمی چیف جنرل منوج پانڈے نے بیئنیل ڈیفنس اکیڈمی (این ڈی اے) میں تربیت کیڈٹس سے تینوں فوجی خدمات کے درمیان اتحاد، انضمام اور ہم آہنگی کے جذبے کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ جنرل پانڈے نے جمعہ کو اکیڈمی کے کھڑک واسلہ اپنے کے کھیتر پال پریڈ گراؤنڈ میں 146 ویں کورس کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کا جائزہ لیا۔ پریڈ میں کل 1265 کیڈٹس نے حصہ لیا جن میں سے 337 کیڈٹس اس کورس کے تھے۔ ان کیڈٹس میں آرمی کے 199، نیوی کے 38 اور فضائیہ کے 100 کیڈٹس شامل ہیں جن میں بھوٹان، تاجکستان، افغانستان، سری لنکا، میانمار اور مالدیپ سمیت دوست ممالک کے 19 کیڈٹس شامل ہیں۔ 24 خواتین کیڈٹس کے دستے نے جو اس وقت اپنے تیسرے اور چوتھے تربیتی سیشن میں ہیں نے بھی پریڈ میں حصہ لیا۔ فوجی قیادت کے کھوار کے طور پر جانا جاتا ہے، این ڈی اے ملک کا سب سے بڑا مشترکہ خدمات کا تربیتی ادارہ ہے۔ اکیڈمی میں 146 واں کورس جون 2021 میں ہوا اور کیڈٹس نے تین سال کی سخت فوجی تربیت کی تکمیل کے بعد ایک شاندار تقریب میں گریجویشن کیا۔ کیڈٹس اب اپنے متعلقہ پری کمیشن ٹریننگ کے لیے آگے بڑھیں گے۔ بٹالین کیڈٹ کمیشن (بی سی سی) شوبھت گپتا نے میرٹ کے مجموعی ترتیب میں پہلے نمبر پر رہ کر صدر کا گولڈ میڈل جیتا، اکیڈمی کیڈٹ ایڈجوٹنٹ (اے سی اے) ناتک ترون نے میرٹ کے مجموعی ترتیب میں دوسرے نمبر پر رہ کر صدر کا چاندی کا تمغہ جیتا اور بی سی ایل جیرا نے جیتا۔ میرٹ کے مجموعی ترتیب میں تیسری پوزیشن حاصل کرکے صدر کا کانسے کا تمغہ حاصل کیا۔ گولف اسکواڈرن اور ہیلیکاپٹر اسکواڈرن ہونے پر پیشیں آف اسٹاف بینر حاصل کیا جو پریڈ کے دوران پیش کیا گیا۔ پریڈ کے ریویونگ آفیسر جنرل پانڈے نے پاسنگ آؤٹ کورس کے کیڈٹس، میڈل جیتنے والوں اور گولف اسکواڈرن کو ان کی محنت اور بہترین کارکردگی کے لیے مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے اپنے بچوں کو مسلح افواج میں بھیجنے پر قابل فخر والدین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اس بات کے لیے کیڈٹس کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ افواج میں آگے بڑھتے ہوئے اتحاد کے جذبے کو اپنا لیں۔ انہوں نے فوجی امور میں ٹیکنالوجی پر مبنی انقلاب پر بھی زور دیا۔ پاسنگ آؤٹ پریڈ کے بعد پنٹیل ڈیفنس اکیڈمی کی ہاف ٹائم ریمبرنس میں منعقدہ تقریب میں آرمی چیف نے ان بہادروں کو خراج تحسین پیش کیا جن کے نام مقدس احاطے پر کندہ ہیں۔ پچھونڑی زین ڈی اے کے 10 ویں اور 17 ویں کورس کے کیڈٹس نے بنوائی جمعی اور تب سے یہ بہادری، ہمت اور بے لوث خدمات کی علامت بن گئی ہے۔

مہاراشٹر: تھانے کی کیمیکل فیکٹری میں دھماکہ، مہلوکین کی تعداد 11 ہوگئی

تھانے (مہاراشٹر) ممبئی کے تھانے کے ڈومبیولی میں واقع امبوڈن کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ فیکٹری میں آگ لگنے سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 11 ہوگئی ہے۔ جلبے سے مزید 3 لاشیں نکال لی گئی ہیں۔ حکام نے جمعہ کو یہ اطلاع دی۔ جمعرات کو پیش آنے والے اس واقعے کے بعد ڈومبیولی اور آس پاس کے تقریباً 4 کلومیٹر کے علاقے میں سڑکوں، دکانوں اور مکانات پر جلبے ہوئے کیمیکل کی تیز بو اور دھوئیں کی ایک تہہ دکھائی دے رہی تھی۔ زیادہ تر لوگوں نے بدبو سے بچنے کے لیے ماسک کا سہارا لیا۔ این ڈی آر ایف، ایس ڈی آر ایف اور فائر بریگیڈ نے ریسکیو آپریشن کے ایک حصے کے طور پر جلبے سے مزید 3 لاشیں نکالیں۔ اس واقعہ میں 64 افراد زخمی ہوئے ہیں، جو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ رپورٹ کے مطابق، جمعرات کی رات آگ پر قابو پا لیا گیا تھا، تاہم جلبے تھے بڑی تعداد میں لوگوں کے دبے ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے جمعرات کی شام دیر تک وقوعہ کا دورہ کیا اور کہا کہ حکومت مستقبل میں ایسے واقعات سے بچنے کے لیے خطرناک فیکٹریوں کو دوسرے مقامات پر منتقل کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔

ہاتھوں سے محروم غوث شیخ نے پیروں سے لکھا بورڈ امتحان، 12 ویں سائنس میں حاصل کئے 78 فیصد نمبر

غوث شیخ کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے ملک کی خدمت کرنے کا خواب دیکھا ہے اور اس خواب کی تعبیر حاصل کرنے کے لیے میں آئی اے ایس افسر بننا چاہتا ہوں

لاتور (ایجنسی) کہا جاتا ہے کہ حوصلہ سخت چٹانوں کو بھی پانی کر دیتا ہے۔ عزم اور حوصلے کی بلندی کا ایسا ہی ایک مظاہرہ مہاراشٹر کے لاتور میں نظر آیا ہے جہاں دونوں ہاتھوں سے محروم غوث شیخ نامی ایک طالب علم نے اپنے پیروں سے بورڈ کا امتحان لکھ کر سائنس اسٹریم میں 78 فیصد نمبر حاصل کیا ہے۔ غوث شیخ نے مارچ میں منعقد ہونے والے ہائر سیکنڈری سرٹیفکیٹ کے امتحان کے دوران بیچ لکھنے والے کی مدد لینے سے انکار کر دیا اور اپنے پیروں کی انگلیوں سے امتحان کے پرچے لکھا۔ غوث کے اس حوصلے اور جذبے کی خبر جیسے ہی ملی ریاستی سطح پر سے وہ اسے سلام کے بجائے نہیں رہ پا رہا ہے۔ لاتور ضلع سے تعلق رکھنے والے ہاتھوں سے معذور طالب علم غوث شیخ نے کبھی ہمت نہ ہارنے کی کہاوت سچ کر دکھایا۔ بغیر ہاتھوں کے پیدا ہونے والے غوث شیخ نے مہاراشٹر بورڈ کے 12 ویں امتحان کے پرچے اپنے پیروں کی انگلیوں سے لکھے اور 12 ویں سائنس اسٹریم کا امتحان 78 فیصد نمبروں سے پاس کیا۔ ہونہار غوث شیخ نے جسمانی معذوری کو شکست دے کر ایک مثال قائم کی ہے۔ امتحان کے نتائج کا اعلان اس ہفتے کے شروع میں ہوا ہے۔

مہاراشٹر کے لاتور ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پلے بڑھے 17 سالہ غوث شیخ نے اپنی اسکولی تعلیم وسنت گگرنا نڈہ کے ریونکا دیوی ہائر سیکنڈری آشرم اسکول سے مکمل کی۔ اسی اسکول میں اس کے والد چپراسی کے طور پر کام کرتے ہیں۔ غوث کے والد امجد شیخ نے اپنے بیٹے کی کامیابی پر خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کو بتایا کہ غوث نے چار سال کی عمر میں نمبر اور حروف لکھنا شروع کر دیا تھا۔ اس کے پرائمری اساتذہ نے اسے انگلیوں سے لکھنے کی مشق کروائی۔ انگلیوں سے لکھنے کے عمل کے دوران غوث نے کلاس کے دیگر طلبا کی طرح امتحان میں شرکت کی جس میں اس نے 12 ویں سائنس اسٹریم میں 78 فیصد نمبر حاصل کیے ہیں۔ ہاتھوں سے محروم، پیروں سے لکھنے والا غوث اپنے حوصلے و عزم کی بنیاد پر مزید آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ غوث کی معذوری پر اس کے جذبے اور حوصلے حاوی ہیں، جس سے ایسا لگتا ہے کہ وہ بہت جلد اپنے خواب کی تعبیر حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ غوث شیخ کا خواب یو پی ایس سی سول سروسز کا امتحان پاس کر کے آئی اے ایس بننا چاہتا ہے۔ پی ٹی آئی سے بات کرتے ہوئے غوث نے کہا کہ بچپن سے ہی میں نے اپنے ملک کی خدمت کرنے کا خواب دیکھا ہے اور اس خواب کی تعبیر حاصل کرنے کے لیے میں آئی اے ایس افسر بننا چاہتا ہوں۔ واضح رہے کہ مہاراشٹر بورڈ نے 21 مئی کو 12 ویں بورڈ کے امتحان کے نتائج کا اعلان کیا تھا۔ اس سال کل 725,077 طلباء میں سے 709,314 طلباء 12 ویں سائنس اسٹریم میں پاس ہوئے جن کی مجموعی کامیابی کا تناسب 97.82 فیصد رہا۔ سائنس اسٹریم میں لڑکوں کا پاس فیصد 97.43 فیصد اور لڑکیوں کا پاس فیصد 98.27 رہا۔

سید ابراہیم رئیسی کی شہادت پر کشن ریڈی کی اظہار تعزیت

حیدرآباد۔ بھارتیہ جنتا پارٹی بی جے پی تلنگانہ ریاستی صدر و مرکزی وزیر برائے سیاحت، ثقافت جی کشن ریڈی کی ہدایت پر نمائندگی کرتے ہوئے اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر آیت اللہ سید ابراہیم رئیسی اور ہیلی کاپٹر میں شہید ہونے والے دیگر ساتھیوں کی شہادت پر قونصل جنرل ایران میم حیدرآباد آقا مہدی شارنی، سید فراست علی باقری سابق ریاستی ترجمان تلنگانہ، سراج الضیاء، سابق نائب چیئرمین حج کمیٹی آف انڈیا اور سخاوت علی خان نے تفصیلات جنرل آف اسلامی جمہوریہ ایران کے دفتر، نجارہ ہلز حیدرآباد میں ملاقات کرتے ہوئے تعزیت و تسلیت پیش کی۔

وائس چانسلر نعیمہ خاتون نے "فوڈ انڈسٹری میں مائکروبیل بایوٹیکنالوجی" کتاب کا اجراء کیا

ای میگزین حرف 2024 کا اجرا

علی گڑھ، 24 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے اپنے دفتر میں منعقدہ ایک مختصر تقریب میں ''سر اور گردن کے کینسر کے مریضوں کی مصنوعی بحالی'' اور ''فوڈ انڈسٹری میں مائکروبیل بایوٹیکنالوجی'' کے عنوان سے دو کتابوں کا اجرا کیا۔ ڈاکٹر زیڈ اے ڈینٹل کالج کے شعبہ پراستھوڈانٹکس کے ڈاکٹر پیچ پرکاش کھراڈے نے ''پراستھیٹک بحالی'' موضوع پر کتاب کی تدوین کی ہے۔ امریکہ کے اشاعتی ادارے انٹرویئرز کے ذریعہ شائع یہ جامع گائیڈ، سر اور گردن کے کینسر کے مریضوں کے لیے بحالی کے عمل کے بارے میں گہرائی سے معلومات فراہم کرتی ہے، جس میں تقریباً 850 طبی تصاویر اور شکلیں شامل ہیں۔ یہ کتاب ایک مشترکہ کوشش ہے، جس میں یونیورسٹی آف ٹولیڈو (USA)، اوکایاما یونیورسٹی (جاپان) اور یونیورسٹی آف میری لینڈ (USA) کے ماہرین تعلیم کی شراکت ہے۔ ڈاکٹر کھراڈے، جن کے پاس مصنوعی بازو آباد کاری کا 15 سال کا تجربہ ہے، نے ان باوقار اداروں سے ملنے والے تعاون پر اظہار تشکر کیا۔ اس موقع پر ڈینٹل کالج اور پلاسٹک سرجری کے شعبہ کے چیئرز مین اور کتاب کے شریک مصنف ڈاکٹر فہد خرم بھی موجود تھے۔ ایک اور تقریب میں وائس چانسلر پروفیسر فرخانہ خاتون نے "کتاب "مائکروبیل بایوٹیکنالوجی ان فوڈ انڈسٹری" کا اجراء کیا جس کی مشترکہ تصنیف شعبہ پولٹ ہارویسٹ انجینئرنگ، اے ایم یو کے ڈاکٹر فیضان احمد اور پروفیسر صدف زیدی کی طرف سے ہیوسٹن، ٹیکساس میں ایڈوانسڈ میٹیریلز اینڈ ایپلیکیشن سروسز آر گنائزیشن کی ڈاکٹر زہرہ ایچ محمد اور فوڈ ٹائیکرو بائیولوجی اینڈ بائیوٹیکنالوجی لیبارٹری، ناراتھ کیرولینا اے اینڈ ٹی اسٹیٹ یونیورسٹی، یو ایس اے کی پروفیسر پروفیسر سلام اسے ابراہیم کے ساتھ مل کر تحریر کی۔ یہ کتاب کھانے کی صنعت میں مائکروبیل بائیوٹیکنالوجی کے کردار پر ایک جدید نقطہ نظر فراہم کرتی ہے۔ اس کتاب میں مائکروبیل بائیو فرمنٹیشن سے وابستہ مائکروبیل انزائمز فوڈ انڈسٹری میں مائکروبیل مسائل کو کم کرنے میں بائیوٹیکنالوجی کا کردار، اور کھانے کی خرابی کو کنٹرول کرنے کے لیے جرثومے سے پاک رابطہ سطحوں کا استعمال جیسے اہم موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر فیضان احمد نے خوراک کے شعبے کے محققین، طلباء اور صنعت کے پیشہ ور افراد کے لیے کتاب کی عملی مطابقت پر زور دیا اور بتایا کہ یہ کتاب 19 ابواب پر مشتمل ہے جسے دنیا بھر کے نامور ماہرین نے تحریر کیا ہے۔ فیکلٹی آف ایگریکلچرل سائنسز کے ڈین پروفیسر اکرم اے خان، ڈاکٹر زیڈ آر اے آزاد، چیئرمین، پوسٹ ہارویسٹ انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی اور مشہور سے سینئر ترین ریسرچ اسکالر جناب پیر محمد جنید نے ریلیز کی تقریب میں شرکت کی۔

ڈاکٹر سید محمد رضوی ہلوری ایک اچھے شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین انسان بھی تھے: ڈاکٹر اصغر اعجاز قائمی

معروف تقدیسی شاعر ڈاکٹر سید محمد رضوی کے سانحۂ ارتحال پر ادبی تنظیم 'مجمع شعرائے علی گڑھ' کی جانب سے علی گڑھ میں تعزیتی نشست کا انعقاد

علی گڑھ معروف تقدیسی شاعر ڈاکٹر سید محمد رضوی عرم ہلوری کے سانحۂ ارتحال پر ہلال ہاؤس سول لائن علی گڑھ میں ادبی تنظیم 'مجمع شعرائے علی گڑھ' کی جانب سے ایک تعزیتی نشست کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس کی صدارت ڈاکٹر مولانا اصغر اعجاز قائمی جالیدوی ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ دینیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے کی۔ پروگرام میں علی گڑھ کے شعراء اور علماء نے مرحوم سید محمد رضوی عرم ہلوری کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ان کی تقدیسی شاعری اور ان کی شخصیت پر گفتگو کی۔ ساتھ ہی ان کے فرزند ارجمند سید علی محمد رضوی اور سید وصی محمد رضوی سے اظہار تعزیت بھی کیا۔ پروگرام کے کنوینر بلال آفاقی نے کہا کہ ڈاکٹر سید محمد رضوی ہلوری ایک خوش مزاج اور مخلص شخصیت تھے انھوں نے اپنی زندگی ذکر اہل بیت کے لئے وقف کی ہوئی تھی ان کا میدان یوں تو حساب تھا لیکن مذہبی شاعری سے انھیں نہایت شغف تھا۔ من ان کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ انھیں جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ ڈاکٹر مولانا اصغر اعجاز قائمی جالیدوی نے کہا کہ سید محمد رضوی عرم ہلوری ایک اچھے شاعر اہل بیت تھے۔ وہ ایک اچھے شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین انسان بھی تھے۔ انھوں نے عمر بھر ذکر اہل بیت کیا ان کے انتقال نہ صرف علی گڑھ والوں کے لئے بلکہ اہل علم والوں کے لئے غم کا باعث ہے بلکہ اردو ادب کا بھی نقصان ہے۔ مولانا شباب حیدر نے کہا کہ مرحوم کی زندگی اسلامی شریعت کی پابند رہی وہ ایک سچے عاشق رسول اور سچے آل رسول تھے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے پس ماندگان کو صبر عطا کرے۔ ڈاکٹر مہدی جعفری نے کہا کہ عرم ہلوری کے یہاں سادگی و انکساری پائی جاتی تھی۔ وہ جس سے بھی ملتے خندہ پیشانی کے ساتھ ملتے تھے۔ وہ ایک اچھے نوحہ خواں ہونے کے ساتھ ساتھ منقبت کے بہترین شاعر بھی تھے۔ اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ انھیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ڈاکٹر وفا نقوی نے کہا کہ سید محمد رضوی یعنی عرم ہلوری کی شخصیت میں جہاں اہلبیتی عرم کی خوشبو تھی وہیں علی گڑھ کی تہذیب بھی ان کی شخصیت کا حصہ تھی۔ وہ حساب کے ایک اچھے ماہر استاذ تھے اس سلسلے سے ان کی کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں جو مختلف یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل ہیں۔ ساتھ ہی وہ ایک اچھے شاعر تھے ان کے گھر میں شاعرانہ ماحول تھا ان کے بڑے بھائی رزم ہلوری بھی ممتاز شاعر تھے۔ مرحوم نے ان کی کتابوں کو مرتب کر کے اردو کے قدر دان کو تحفۃً پیش کیا خوش کی حاصل میں اپنا تصنیف کردہ کلام پیش کر کے داد و تحسین حاصل کرتے تھے۔ اللہ ان کو جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

جمہوریت کے تہوار پر ملک کے مفاد میں ووٹ کریں: تشار کانت

ملک کی ترقی کے لیے ووٹ بہت ضروری ہے: علی ظفر

گھوسی۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ، مسلم راشٹریہ منچ کے رہنما گرو یوا ڈاکٹر اندریش کمار جی کی ہدایت کے تحت، پورے ہندوستان میں ہزاروں نوجوان کارکنان اور مسلم راشٹریہ منچ کے حامی، بھارت کی ہمہ جہت ترقی کے ساتھ ساتھ دوستانہ بھائی چارہ کو برقرار رکھتے ہوئے ہماری ثقافت محفوظ رہے، قوم کی ترقی کا سفر مسلسل جاری رہے۔ اسی سلسلے میں آج ضلع مئو کی گھوسی لوک سبھا میں مسلم اکثریتی علاقے کو پہنچ میں گورکش پرانت کے شریک کنوینر ڈاکٹر علی ظفر نے کی رہائش گاہ پر منعقدہ پروگرام میں شیعہ مذہبی گروہ جامع مسجد کے امام مولانا حسن رضا قمی نے خطاب کیا۔ مولانا اسد رضا زیشی اور مولانا نفیس الحسن قمی صاحب اور مسلم کمیونٹی کے بہت سے دانشوروں سے آئندہ ووٹنگ کے قومی تہوار کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔ تشار کانت ہندوستانی اور خصوصی مقرر آلوک ڈکشٹ اس میں مرکزی مقرر کے طور پر موجود ہیں۔ ڈاکٹر علی ظفر نے آپریشن کی ذمہ داری شروع کی۔ تشار کانت جی نے اپیلیکشنگو میں کہا کہ یکم جون کو 100 فیصد ووٹنگ کی ذمہ داری ہونی چاہئے۔ ووٹ دینے وقت قومی مفاد پر توجہ دیں، تب ہی ہم اچھی حکومت منتخب کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر علی ظفر نے اپنے بیان میں کہا کہ ہمارا اولین فرض قوم اور معاشرے کی فلاح ہونا چاہیے۔ آلوک جی نے 100 فیصد ووٹنگ کے لیے حوصلہ افزائی کی۔

ہاسٹل خالی کرانے کے فیصلے سے پریشان طالبات کا احتجاج

گورکھپور، رنوشا اسٹوڈنٹ آرگنائزیشن نے مہاراجی کشمی بائی مین گیٹ سے گورکھپور یونیورسٹی کے مین گیٹ تک جمعرات کو جلوس نکال کر گورکھپور یونیورسٹی میں ہاسٹل خالی کرانے اور ری الاٹمنٹ کے فیصلے کے خلاف یونیورسٹی انتظامیہ کو میمورنڈم سونپ فوری طور سے اس فیصلے پر روک لگانے، طلبہ کے سامان کے تحفظ کا ذمہ لینے اور چھٹیوں کے بعد واپس آنے پر دوبارہ جگہ دینے کا تحریری وعدہ کرنے کی مانگ اٹھائی۔ رنوشا اسٹوڈنٹ آرگنائزیشن اور جلوس کی رہنمائی کر رہی انجلی نے کہا کہ گورکھپور یونیورسٹی انتظامیہ کا انتہائی غیر ذمہ دارانہ اور آمرانہ رویہ سامنے آیا ہے، ابھی چار پانچ دن پہلے گورکھپور یونیورسٹی میں گرلز ہاسٹل کی تمام طالبات کو ہاسٹل خالی کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ ہاسٹل کی مرمت کے لیے تمام طالبات اپنے گھر چلی جائیں، ان کا سامان اور دوبارہ سے قوانین کے مطابق سی جی پی اے اور ری لوکیشن طالبات کے رویے کی بنیاد پر کیا جائے گا، یہاں تک کہ نئے آرڈر کے مطابق لڑکیوں کے ڈریس کوڈ کا فیصلہ یونیورسٹی انتظامیہ کرے گی کہ وہ کیا پہنیں گورکھپور یونیورسٹی کے بوائز ہاسٹل میں بھی یہی حکم جاری کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ہاسٹل نومبر میں الاٹ کیا گیا تھا اور خالی کرنے کا حکم مئی میں تھما دیا گیا جب کہ ہاسٹل کی فیس پورے سال کی لی جاتی ہے، ملک کی بہت سی یونیورسٹیوں میں ہاسٹز کو مرمت کے لیے خالی نہیں کیا جاتا، بلکہ منصوبہ بندی کے ساتھ مرمت کی جاتی ہے جس میں ہاسٹز کی مرمت بھی ہو جاتی ہے اور طلبہ کو کسی پریشانی کا سامنا بھی نہیں کرنا پڑتا گورکھپور یونیورسٹی کے ذمہ داران کو بھی طلبہ کی سہولت کا خیال رکھنا چاہیے۔ نئی تعلیمی پالیسی کے تحت تمام یونیورسٹیوں اور ان کے ہاسٹز کی فیسیں بڑھا کر غریب اور محنت کش لوگوں کے بیٹوں اور بیٹیوں کے لیے یونیورسٹی کے دروازے بند کیے جا رہے ہیں۔ جب ہم اس آمرانہ فیصلے کے خلاف دوبارہ VC سے ملنے گئے تو DSW اور VC کی طرف سے کوئی تشفی بخش جواب نہیں دیا گیا بلکہ انہوں نے دھمکی دی کہ سامان باہر پھینک دیا جائے گا اور سب کو نئے قوانین پر عمل کرنا ہوگا، آج بالآخر ہم سڑکوں پر نکل آئے اور اپنے مطالبات کے حوالے سے میمورنڈم پیش کیا۔

ایرانی صدر ابراہیم رئیسی کی یاد میں مجلس اور کینڈل مارچ کا اہتمام

میرٹھ :24 مئی (پی این ایس) میرٹھ میں زیدی گنج سوسائٹی میں واقع امام بارگاہ پنچ تنی میں نماز عشاء کے بعد مجلس عزاداری کا اہتمام کیا گیا جس میں ایران کے صدر مرحوم ابراہیم رئیسی اور ان کے ساتھ تمام ساتھیوں کی شہادت پر خراج عقیدت تحسین پیش کی۔ ساتھ ہی ملک ایران اور عالم انسانیت کے لیے ان کی خدمات پر روشنی ڈالی گئی۔ اس موقع پر مولانا محمد راشد علی زیدی نے کہا کہ ایرانی صدر کا دنیا سے جانا پورے عالم اسلام کے لیے ایک بہت بڑا خلا ہے۔ اس کو کبھی پر نہیں کیا جا سکتا۔ ابراہیم رئیسی نے جس طرح سے اسرائیل افواج کے ذریعہ فلسطینی مسلمانوں پر بربریت کے خلاف آواز بلند کی وہ قابل تعریف ہے۔ انہوں نے فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر ممالک میں لوگوں کی بھر پور مدد کی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے وقت میں ان کا جانا مسلمانوں کے لیے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ وہ صرف مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ اپنے مذہب اسلام کے بھی سچے سپاہی تھے۔ ایسے میں ہم ان کی شہادت پر ان کو تعزیت پیش کر رہے ہیں، ان کی خدمات کو یاد کرتے ہوئے امام بارگاہ پہنچے تھی سے کربلا تک ایک کینڈل مارچ نکالا گیا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ابراہیم رئیسی ہر مذہب کے ماننے والے ہندو مسلم سکھ عیسائی ان سے محبت کرتے تھے اور ہمارے ملک نے جس طرح سے ایران کے غم میں شرکت کی وہ اس کی دلیل ہے۔

جامعۃ الہامیہ مدرسۃ البنات شکشا سمیتی دیوبند کی جانب سے مفت آئی کیمپ کا انعقاد

دیوبند، 24 مئی (ایچ ایف ایف) جامعۃ الہامیہ مدرسۃ البنات شکشا سمیتی دیوبند کی جانب سے ایک مفت آئی کیمپ کا انعقاد شہر کے محلہ پٹھانپورہ میں واقع تعلیم نسواں کی معروف درسگاہ جامعۃ الہامیہ للبنات میں کیا گیا جس میں ڈاکٹروں کی ٹیم نے 40 طالبات اور ادارہ کے جملہ اسٹاف کی آنکھوں کی جانچ کر انہیں مفت ادویات اور ضروری مشورے دیے، مفت آئی میڈیکل کیمپ کا افتتاح ادارہ کی ناظمہ محترمہ خورشیدہ خاتون نے فیتہ کاٹ کر کیا۔ اس موقع پر معلم روی فاطمہ نے منعقدہ کیمپ کے مقاصد بتاتے ہوئے کہا کہ آنکھ اور بینائی خدا کا عطیہ اور دین ہے اس کی حفاظت اور دیکھ بھال ضروری ہے، انہوں نے کہا کہ انسانیت کی خدمت کر کے ہی ہم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خدمت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے، ایسے کیمپ غریبوں کے لئے نہایت فائدہ مند ہوتے ہیں۔ آئی اسپیشلسٹ خاتون ڈاکٹر کاشفہ خان نجیم بیگ اور ان کی ٹیم نے قریب 50 خواتین و طالبات کی آنکھوں کا معائنہ کیا اور انہیں مفت ادویات فراہم کرتے ہوئے ضروری مشورے دیے اور آنکھوں کی حفاظت کے طریقے بتائے۔ اس دوران صفوانہ نذیب، نازہ، شفاء، خوشنماں، مہک، وشی بیگ اور فرح سمیت ادارہ کا جملہ اسٹاف موجود تھا۔

قرض سے تنگ نوجوان نے موت کو گلا لیا گلے

علی گڑھ: 24 مئی (پی این ایس) علی گڑھ کے ڈوڈو پور علاقہ میں ایک 35 سالہ قرض میں ڈوبے نوجوان نے خودکشی کر لی۔ یہ واقعہ سول لائنز تھانے میں پریمیڈیکل روڈ پر واقع فلیٹ میں پیش آیا۔ نوجوان نے دو شادیاں کی تھیں۔ نوجوان کی ہلاکت کے بعد پولیس نے دوسری بیوی کو تھانے بلا لیا۔ آپ کو بتا دیں کہ سول لائن تھانے کو جمعرات کو اطلاع ملی تھی کہ ڈوڈو پور کے رہنے والے محسن کو مردہ حالت میں سے ایں میڈیکل کالج لایا گیا ہے۔ متوفی محسن کی دوسری اہلیہ ساکنا نے بتایا کہ اس کے شوہر نے بھاری قرض کی وجہ سے خودکشی کی ہے۔

بیوی کی بے وفائی سے دلبرداشتہ نوجوان نے کی خودکشی

بریلی: 24 مئی (پی این ایس) بہاری تھانہ علاقہ کے ایک نوجوان نے بیوی کی بے وفائی سے تنگ آ کر خودکشی کر لی۔ گاؤں بوڈا کے رہائشی منٹو سنگھ ولد گھنشیام کی شادی آٹھ سال قبل تھانہ شاہی کے گاؤں بکائیہ چپیت پور کی راج کماری سے ہوئی تھی۔ منٹو سنگھ کا دھائی سال کا بیٹا اور چھ سال کی بیٹی ہے۔ منٹو کو شک تھا کہ اس کی بیوی کسی بے وفا ہو رہی ہے۔ اس بات پر جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔ نوجوان نے جمعرات کی شام 6 بجے خودکشی کر لی۔ آر پی ایف اور مقامی پولیس تھانے نے موقع پر پہنچ کر جانچ کی۔

آئی اے ایس افسر کو رکشے میں دیکھ کر لوگ حیران

میرٹھ :24 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے میرٹھ ضلع میں جمعہ کو ایک آئی اے ایس افسر کا الگ انداز دیکھنے کو ملا۔ رکشے میں سوار ہو کر جب انہوں نے لوگوں کے مسائل معلوم کئے تو سب حیران رہ گئے۔ دراصل، آئی اے ایس سیلوا کماری ہے اس سے پہلے بھی یہ سوشل میڈیا پر سرخیاں بٹور چکی ہیں۔ جب وہ مظفر نگر میں ڈی ایم تھیں تو انہوں نے بیل گاڑی چلا کر لوگوں کو حیران کر دیا تھا۔ اس وقت بیل گاڑی چلاتے ہوئے ان کی تصویر وائرل ہوئی تھی۔ کمشنر آئی اے ایس سیلوا کماری ہے جمعہ کو رکشہ پر سوار ہو کر شہر کی تنگ گلیوں کا جائزہ لیا۔ اس دوران انہوں نے عوام کے مسائل کو بہت قریب سے دیکھا۔ کمشنر سیلوا کماری ہے نے رکشہ میں بیٹھ کر تنگ گلیوں کا بھی جائزہ لیا اور افسران کو عوام کے مسائل جاننے کا پیغام دیا۔ ان کے شوہر بھی یوپی کیڈر میں آئی اے ایس افسر ہیں۔ آئی اے ایس سیلوا کماری ہے اصل میں چینئی کی ہیں۔

خصوصی لیکچر سیریز کا انعقاد

علی گڑھ 24 مئی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ سنسکرت کی جانب سے خصوصی لیکچر سیریز کے تحت ہندوستان کی عظیم ادبی روایات اور اس کے علمی نظام پر روشنی ڈالنے کے لیے دو لیکچرز کا انعقاد کیا گیا جس کی بنیاد قدیم ہندوستان میں موجود علم کے بے نظیر نظام پر مبنی ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شعبہ سنسکرت کے پروفیسر ہے پرکاش نارائن نے بھارت کے عظیم شاعر کالیداس کے ناٹک 'وکرم اُرواشی' پر لیکچر دیا اور 36 قسم کی شاعرانہ خصوصیات اور زبان و قواعد کے تصور میں ان کے کردار پر تبادلہ خیال کیا۔ لیکچر میں، کرناٹک اپنی یونیورسٹی، ہریانہ کے سنسکرت پالی اور پراکرت کے شعبہ کے سابق سربراہ اور کرناٹک کے ایڈن پروفیسر راجیشور پرساد نے قدیم ہندوستانی علمی نظام اور پرمپرا کی۔ انہوں نے کہا کہ وضاحت کے غیر روایتی علم کو کن سے بھی یہ علمی ہے جو روحانیت کے ساتھ مل کر پوری نسل انسانی کی ہمہ گیر ترقی کی راہ ہموار کرتا ہے۔

موجودہ دور میں پیچیدہ مسئلہ کا حل کتابچے کی شکل میں مسائل شرعیہ اکیڈمی بہت جلد پیش کرے گی: قاضی شہر عبدالقدوس ہادی

کانپور۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور دستور زندگی ہے۔ اسلام نے ہمیں زندگی سے تمام شعبوں کے بارے میں رہنمائی فرمائی ہے، عبادات ہو یا معاملات، تجارت ہو یا سیاست، عدالت ہو یا قیادت، اسلام نے ان تمام امور کے بارے میں مکمل تعلیمات فراہم کی ہیں۔ اسلام کی یہی عالمگیریت اور وسیع تعلیمات ہیں کہ جن کے سبب اسلام دنیا میں اس تیزی سے پھیلا ہے کہ دنیا کا دوسرا کوئی بھی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات نہ صرف آخرت میں چین و سکون کی راہیں کھولتی ہیں بلکہ دنیاوی زندگی میں اطمینان و سکون بھی پیدا کرتی ہیں۔ موجودہ حالات میں معاشرے میں اقتصادی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے نئے افق پیدا کئے ہیں۔ بلا شبہ اس ماحول میں معاشی اور اقتصادی امور میں نئے مسائل کھڑے ہو گئے ہیں جو لوگ اسلام پر چلنا چاہتے ہیں اور شریعت کو اپنی معاشرت تجارت اور زندگی کے دوسرے میدانوں میں معیار ہدایت قرار دے کر زندگی گزارنا چاہتے ہیں ان کے ذہن میں ایسے سیکڑوں سوالات پیدا ہو رہے ہیں جن کے بارے میں وہ علماء و مفتیان کرام کی طرف رجوع کرتے ہیں اور رہنمائی کے طالب ہوتے ہیں۔ انہیں پیچیدہ مسائل کے حل اور مزید کچھ الرحمٰن عمل تیار کرنے کیلئے جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلعی بازار کانپور میں کانپور و صوبہ اتر پردیش کے مختلف اضلاع سے آئے معتبر علماء اور مفتیان کرام کی ایک مخصوص نشست زیر سرپرستی قاضی شہر الحاج حافظ قاری عبدالقدوس ہادی کانپور گزار جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء اتر پردیش و مہتمم جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلعی بازار کانپور وزیر وقاری الحاج مفتی عبدالستار قاسمی مفتی مدرسہ افضل العلوم جامع مسجد آگرہ منعقد ہوئی۔ واضح رہے کہ انہیں جدید و پیچیدہ مسائل کے حل کیلئے علماء و مفتیان کرام کے اتفاق سے تین ماہ قبل ایک اکیڈمی کی تشکیل عمل میں آئی تھی۔ جس کا نام "مسائل شرعیہ اکیڈمی" طے کیا گیا تھا۔ اسی اکیڈمی کی جانب سے گزشتہ 7/3/2024 کو ایک مراسلہ کے ذریعے ان اگنیس سے مندرجہ ذیل مسئلہ کی تحقیق و حل کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ ہمارے زمانے میں شہر و قصبات کی آبادی دور تک پھیل چکی ہے جس کی بنا پر نماز میں اتمام و قصر کا مسئلہ عمل کے لحاظ سے مشکل ہو گیا ہے۔ ایک شہری انتہائی حد سے دوسرے شہر کی ابتدائی حد تک سفر کرتے ہیں تو سفر کی مسافت نہیں ہوتی ہے لیکن سفر شروع کرنے کے محلہ اور جگہ سے اس مقام تک جہاں جانا ہوتا ہے اس کو دیکھنے میں تو مسافت سفر اس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دو شہر جن کے درمیان کچھ عرصہ قبل تک مسافرت سفر تھی اور نمازوں میں قصر کیا جاتا تھا مگر اب شہری آبادی بڑھ جانے کے سبب شہر کی انتہائی حد کے اعتبار سے مسافت سفر باقی نہیں رہی ہے لہٰذا اب چند امور انتہائی تحقیق طلب ہیں۔ (۱) مسافت سفر کا اعتبار شہری کی انتہائی حد سے ہوگا یا محلہ اور جگہ سے جہاں سے سفر شروع کیا جائے۔ (۲) دوسرے شہر کے جس محلہ اور جگہ تک سفر کا ارادہ ہے سفر کی مسافت وہاں تک شہر ہوگی یا اس جگہ تک جہاں سے شہر کی آبادی شروع ہوتی ہے۔ (۳) وہ دو شہر جن کے درمیان پہلے کبھی مسافت تھی اور نماز میں قصر ہوتا تھا اب آبادی پھیل جانے کی بنیاد پر مسافت باقی نہیں رہی ہے تو کیا قصر کا حکم باقی رہے گا یا نہیں؟ شہر و قصبہ اضلاع سے آئے ہوئے معتبر مفتیان کرام نے اپنے اپنے مقالے اور اپنی تحقیقات پیش کیں۔ جس کو سبھی اراکین نے غور سے سنا اور سمجھا آخیر میں صدر مجلس مفتی عبدالستار قاسمی نے مسافت سفر پیچیدہ مسئلے کے حل کیلئے یہ طے کیا کہ ایک پانچ رکنی مفتیان کرام کی کمیٹی کتب فقہائی کی روشنی میں ایک ایسا استنتاج تیار کرے جس میں اب تک کے مفتیان کرام نے سفر سے متعلق جو تحریر کیا ہے وہ سب جمع کر دیا جائے اور اس کی روشنی میں بڑے دارالافتا اور بڑی فقہی اکیڈمیوں سے جواب طلب کیا جائے۔

انجمن سادات امروہہ ویلفیئر سوسائٹی علی گڑھ کی میٹنگ

امروہہ: انجمن سادات امروہہ ویلفیئر سوسائٹی علی گڑھ کی ایک اہم میٹنگ انجمن کے صدر جناب حیدر رضا نقوی جشن کے گھر پر منعقد ہوئی تحسین اتفاق رائے سے یہ فیصلہ لیا گیا کہ انجمن کا رجسٹریشن کرایا جائے گا ڈراپ آوٹ بچوں کا کسی سرکار سے منظور شدہ اسکول میں داخلہ کرایا جائے گا جس کا خرچ انجمن برداشت کرے گی انجمن کے تمام لوگوں نے محترمہ ندا نقوی صاحبہ کی کاوشوں کو فی سرایا جو انھوں نے اپنی مستقل مصروفیات کے باوجود ضرورت مند بچوں کو فری تعلیم دینے میں کیں جس سے نادار طلباء میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک نیا جوش آیا۔ ایران کے صدر اور امام علی رضا علیہ السلام کے روضہ کے خادم ایت اللہ ابراہیم رئیسی اور دیگر شہداء کی دردناک شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور دعا ✻ مغفرت کے ساتھ فاتحہ خوانی کی گئی۔ اس موقع پر خصوصی طور پر جناب علی عباس نقوی صاحب جناب تقی امام نقوی صاحب جناب مسعود نقوی صاحب جناب کاظم نقوی صاحب جناب نادر عباس نقوی اور انجمن کے صدر جناب حیدر رضا جشن صاحب موجود رہے۔

آئین کے خلاف مسلمانوں کیلئے ریزرویشن انڈیا اتحاد کی فطرت

کانگریس نے اقتدار کے لیے پہلے ملک کو تقسیم کیا اور پھر ملک کے سماجی تانے بانے کو نقصان پہنچایا: سی ایم یوگی

مہاراج گنج، 24 مئی۔ وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعہ کو کہا کہ ریزرویشن پر ہنگامہ کرنے والی اپوزیشن جماعتوں کے اتحاد نے سب سے زیادہ آئین کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے اور اس سے ملک کو نقصان پہنچایا ہے۔ مسٹر یوگی نے یہاں ایک انتخابی ریلی میں کہا کہ کانگریس نے اقتدار کے لیے پہلے ملک کو تقسیم کیا اور پھر ملک کے سماجی تانے بانے کو نقصان پہنچایا۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم آئین میں تبدیلی کر کے اوبی سی ریزرویشن کو ختم کر مسلمانوں کو دیں گے۔ یہ ملک کے خلاف گہری سازش کر رہے ہیں جسے ہم تسلیم نہیں کریں گے۔ اس کے تحت مغربی بنگال میں کانگریس کی اتحادی ترنمول کانگریس پارٹی نے تمام اوبی سی ریزرویشن مسلمانوں کو دے دیا تھا۔ اس پر کلکتہ ہائی کورٹ نے اسے غیر آئینی قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ ملک میں مسلمانوں کو ریزرویشن کا حق نہیں ہے۔ بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر نے کہی کہا تھا کہ آئین کے تحت منڈل کمیشن کے تحت صرف درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور اوبی سی ذاتوں کو ریزرویشن حاصل کرنے کا حق ہے۔ یہ ریزرویشن مذہبی بنیادوں پر نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا تھا کہ مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن ملک کی تقسیم کی بنیاد رکھنے کے مترادف ہے۔ ہندوستان 1947 میں تقسیم ہوا، اب ہم دوسری تقسیم نہیں ہونے دیں گے۔ فریدآباد اسمبلی میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے مرکزی وزیر اور لوک سبھا امیدوار رینکج چودھری کے حق میں ووٹ دینے کی اپیل کی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ آج رام للا ایودھیا میں اپنے دیوی مندر میں بیٹھے ہیں۔ ڈبل انجن والی حکومت کی وجہ سے یہ ممکن ہوا ہے۔ یہ آپ کے ووٹ کی طاقت ہے ہوا ہے۔ ایسے میں آپ کو اپنے ووٹ کی طاقت سے ہندوراشٹر کو مضبوط کرنا ہوگا۔ جب کہ ایس پی اور کانگریس کی حکومتوں میں سارا بھیم نگر، بنارس کی باہنڈی کے لیے دیا جاتا تھا۔ اس دوران گاؤں کے غریبوں کی زمین پر چار لوگ ٹوبیاں پہن کر پہنچتے تھے اور زبردستی باہنڈی بنا کر تقریر کر کے باہنڈی لے جاتے تھے۔ جبکہ آج یہ پیسہ ہندوستان کے ورثے اور ہندوستان کے مندروں کو بچانے میں خرچ ہوتا ہے۔ اس موقع پر یوپی کے ضلع صدر سنیج پانڈے، ایم ایل اے گیا نندن سنگھ، جمنا لال کنوجیا، پریم ساگر پٹیل، رشی نرائن، سابق ایم ایل اے بھرت بہادر سنگھ، نشاد پارٹی کے ضلع صدر رام ناتھ نشاد، ارون شکلا وغیرہ موجود تھے۔

اتر پردیش میں جن دو مرحلوں میں انتخابات ہونے ہیں، پچھلے مرحلے میں یوپی کی 14 سیٹوں پر ووٹنگ ہوئی ہے، جس میں 11 سیٹیں پوروانچل کی ہیں۔ یوپی کی 13 سیٹوں پر الیکشن ہیں اور یہ تمام سیٹیں پوروانچل میں آتی ہیں۔ 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں پوروانچل کی 26 سیٹوں میں سے بی جے پی کو 21، مہاگٹھ بندھن کی 1 سیٹ ملی تھیں جب کہ بہوجن سماج وادی پارٹی کو 4 سیٹیں ملی تھیں جو پوروانچل میں اپنا کھاتہ بھی نہیں کھول سکی تھی۔ اس لیے اب بی جے پی کا مقصد مسلم ریزرویشن کی جنگ میں دوڑوں کو تھد کرنا ہے، اب یوپی کی باقی سیٹوں پر ہندو اتحاد کا دا کھیلا جا رہا ہے۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اتر پردیش میں 24 سے زیادہ مسلم ذاتوں کو اوبی سی کوٹہ میں ریزرویشن ملتا ہے۔ ذرائع کے مطابق سماج وادی پارٹی کی حکومت میں اس کے لیے قواعد بنائے گئے تھے۔ اب یوگی حکومت اس بات کی جانچ کرے گی کہ ریزرویشن دینے کی کیا بنیاد ہے، ریزرویشن کی تفصیلات کو دیکھنے کے لیے افسران کو ہدایات دی گئی ہیں۔ ریزرویشن کا فائدہ حاصل کرنے والوں کے بارے میں بھی معلومات اکٹھی کی جائیں، جس کے بعد ہی ایم یوگی کے سامنے رپورٹ پیش کی جائے گی۔ فی الحال، بی جے پی پچھلے 7 سالوں سے اتر پردیش کی حکومت کر رہی ہے۔ مسلم ریزرویشن پر سیاست آسمان کو چھونے لگی تو اب یوگی حکومت نے بھی پرانی فائلیں کھولنا شروع کر دی ہیں، لیکن اس فیصلے پر سماج وادی پارٹی اور کانگریس بی جے پی پر ہندو مسلم سیاست کرنے کا الزام لگا رہی ہیں۔

لوک سبھا انتخابات کا چھٹا مرحلہ

ریاست میں 14 سیٹوں پر ووٹنگ آج

لکھنؤ: 24 مئی (پی این ایس) لوک سبھا انتخابات 2024 کے چھٹے مرحلے میں ووٹنگ کے لیے پولنگ پارٹیوں کی روانگی شروع ہو گئی ہے۔ اس مرحلے میں ریاست کی 14 لوک سبھا سیٹوں پر ووٹنگ جمعہ کو شروع ہو گئی ہے جہاں سے کرناٹک لوک سبھا سیٹ سے متعلق تین اسمبلی حلقوں میں 25 مئی کو ووٹنگ ہو سکے۔ صدر، تلسی پور اور کینٹونمنٹ اسمبلی حلقوں میں 25 مئی کو 1260 بوتھس پر ووٹنگ ہوگی۔ تمام پولنگ پارٹیوں کو انتخابی سامان جیسے بیگ، ای وی ایم اور وی وی پی اے ٹی فراہم کرنے کے لیے اسپورٹس اسٹیڈیم میں تیسوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ بڑا پریڈ میں بی پی ایس سے لیس 780 چھوٹی اور بڑی گاڑیوں کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ انتخابات میں 5040 ہلکا تعینات کیے گئے ہیں اور ضمنی انتخابات میں 626 ہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ پولنگ پارٹیوں کی روانگی شروع ہو گئی۔ ڈی ایم کرمیرج شرما اور ایس پی گنشیام چودریا نے دورہ کر ہلکا اور جائزہ لیا ہے۔ جن سیٹوں پر الیکشن ہوگا ان میں سلطان پور، پرتاپ گڑھ، پھول پور، الہ آباد، امیٹھی، کیرانہ، شراوستی، ڈومریا گنج، بستی، سنت کبیر نگر، لال گنج، اعظم گڑھ، جونپور، مچھلی شہر اور بھدوہی شامل ہیں۔

سمیت ووٹنگ کا سامان فراہم کرنے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ پولنگ پارٹیوں کو لے جانے کے لیے وکاس بھون اور اے آر ٹی او آفس کے پیچھے خالی گراؤنڈ سے 238 بسوں کا انتظام کیا گیا ہے۔ انتخابات کے لیے کل 3376 ہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ پولنگ پارٹیوں کی روانگی شروع ہو گئی۔ ڈی ایم کرمیرج شرما اور ایس پی گنشیام چودریا نے دورہ کر ہلکا اور جائزہ لیا۔ جن سیٹوں پر الیکشن ہوگا ان میں سلطان پور، پرتاپ گڑھ، پھول پور، الہ آباد، امیٹھی، کیرانہ، شراوستی، ڈومریا گنج، بستی، سنت کبیر نگر، لال گنج، اعظم گڑھ، جونپور، مچھلی شہر اور بھدوہی شامل ہیں۔

ایودھیا: ناگالینڈ کے گورنر نے کیا رام مندر کا درشن

لکھنؤ: 24 مئی (پی این ایس) ناگالینڈ کے گورنر میلا کیشن جمعہ کو ایودھیا پہنچے۔ انہیں سرکٹ ہاؤس میں گارڈ آف آنر دیا گیا۔ اس نے رام للا کے دربار میں حاضری دی۔ درشن اور پوجا کر کے وہ خوش نظر آ رہا تھے۔ رام مندر ٹرسٹ کی طرف سے گورنر کو ہار پہنا دی گئی۔ گورنر نے کہا کہ وہ کئی سال پہلے ایودھیا آئے تھے، لیکن تب مندر نہیں بنایا گیا تھا۔ میں بھگوان رام للا کے عظیم الشان مندر میں بیٹھنے کے جمعہ پہلی بار ایودھیا آیا ہوں۔ جب کلیان سنگھ وزیر اعلیٰ تھے۔ مجھے ایودھیا جانے کا موقع ملا۔ پہلے کی ایودھیا اور موجودہ ایودھیا میں بڑا فرق نظر آتا ہے۔

نیپال کی سرحد پر 424 سیکورٹی کمیٹیاں الرٹ

بستی 24 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے بستی علاقے میں لوک سبھا انتخابات کے پیش نظر 424 سیکورٹی کمیٹیاں سدھارتھ نگر ضلع میں آپریشن کوچ کے تحت نیپال کی سرحد کی نگرانی کر رہی ہیں۔ انتخابات کو پرامن طریقے سے کرانے کے لیے بندہ۔ نیپال سرحد کو سیل کر دیا گیا ہے۔ اسپکٹر جنرل آف پولیس (آئی جی) رام کرشن بھاردواج نے جمعہ کو کہا کہ لوک سبھا انتخابات کو پرامن طریقے سے کرانے کے لیے لوک سبھا حلقوں بستی، ڈومریا گنج اور سدھارتھ نگر میں تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ بندہ۔ نیپال سرحد پر سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن کوچ کے تحت سدھارتھ نگر میں نیپال کی سرحد کے 10 کلومیٹر کے اندر آنے والے 424 گاؤں میں ویج سیکورٹی کمیٹی بھی نگرانی کر رہی ہے۔ ان کمیٹیوں میں 4173 ارکان شامل ہیں۔ سرحدی بوتھوں پر سیکورٹی کے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔ پولنگ کی تاریخ پر پولنگ اسٹیشنوں کے اردگرد 200 میٹر کے علاقے میں کسی بھی انتخابی تشہیر کی اجازت نہیں ہوگی۔ کمیشن کے مقرر کردہ مشاہدین اور مجاز الیکشن، پولیس افسران کے علاوہ کسی بھی شخص کو پولنگ اسٹیشن کے 100 میٹر کے دائرے میں موبائل فون، وائرلیس سیٹ وغیرہ لے جانے یا استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ انتخابات میں مصروف تمام افسران اور سکیورٹی اہلکاروں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ پولنگ اسٹیشن کے 100 میٹر کے اندر کسی بھی ڈیوائس کے ذریعے انسانی آواز بلند کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کسی بھی پولنگ اسٹیشن کے 100 میٹر کے اندر یا اختیار کیسوں کی اہلکاروں کے علاوہ کوئی بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ کوئی بھی شخص موبائل فون، کسی بھی قسم کی ریکارڈنگ ڈیوائس ہتھیار وغیرہ کے ساتھ بوتھ میں داخل نہیں ہو سکیگا۔

سڑک حادثہ میں میاں بیوی زخمی: ضلع اسپتال ریفر

دیوبند، ہنٹیٹ ہائیوے 59 پر واقع ساکھن نہر کے نزدیک کار کی زد میں آ کر گاؤں طیب پور بڑا کے رہنے والے بائک سوار میاں بیوی شدید زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو علاج کے لئے دیوبند کے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں پر ڈاکٹروں نے ابتدائی طبی امداد کے بعد دونوں کو ہائر سینٹر ریفر کر دیا۔ اطلاع کے مطابق گاؤں طیب پور بڑا کا رہنے والا 45 سالہ جیک سنگھ اپنی 42 سالہ اہلیہ کے ساتھ بذریعہ بائک اپنے گھر واپس لوٹ رہا تھا، جیسے ہی وہ اسٹیٹ ہائیوے 59 پر واقع ساکھن نہر کے نزدیک پہنچا تو سامنے سے آ رہی تیز رفتار کار نے ان کو اپنی زد میں لے لیا۔ راہگیروں کی اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے زخمیوں کو علاج کے لئے سی ایچ سی دیوبند میں داخل کرایا۔

اکھلیش یادو کی ریلی میں لے جانے کا کیا وعدہ، پہنچا دیا امت شاہ کی ریلی میں، ایس پی سربراہ نے شیئر کیا ویڈیو

لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے بھارتیہ جنتا پارٹی پر جھوٹ بول کر ریلی میں لوگوں کو جمع کرنے کا الزام لگایا ہے۔ ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ بی جے پی والے جھوٹ بول کر اور ایس پی کی ریلی میں لے جانے کا بہانہ کر کے لوگوں کو اپنی ریلیوں میں لے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کا صاف مطلب ہے کہ بی جے پی اپنے الیکشن ہارنے والی ہے۔ ایس پی صدر اکھلیش یادو کے ذریعہ شیئر کردہ ویڈیو میں ایک شخص سر پر سرخ پگڑی باندھے نظر آ رہا ہے، جس میں ایس پی کا انتخابی نشان سائیکل بھی نظر آ رہا ہے۔ کوئی اس سے پوچھتا ہے کہ اسے اکھلیش کی ریلی میں لے جانے کا حکم ملا ہے یا نہیں، پر وہ شخص کہتا ہے کہ گروپ کے لیڈر نے کہا تھا کہ اکھلیش کی ریلی میں چلنا ہے، لیکن ابھی معلوم ہوا ہے کہ یہ امت شاہ کی ریلی میں جا رہے ہیں۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ کیا اسے بتایا نہیں گیا تھا؟ اس پر وہ شخص کہتا ہے کہ انہوں نے بتایا تھا کہ اکھلیش یادو کی ریلی میں جانا ہے اس لیے ہم سب تیار ہو کر نکلے ہیں، وہیں ہم نہیں جانتے کوئی بھی نہ جاتا۔ اس ویڈیو کو شیئر کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے بی جے پی پر لوگوں سے جھوٹ بولنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ بی جے پی والے ہر کولو سبھا انتخابات کے چھٹے مرحلے کے لیے پولنگ 14 سیٹوں پر ہفتہ 25 مئی کو ووٹ ڈالے جائیں گے اور ساتویں مرحلے میں 13 سیٹوں پر یکم جون کو ووٹ ڈالے جائیں گے۔ اس کے بعد 4 جون کو دونوں کی گنتی ہوگی۔ ایسے میں سب کی نظریں 4 جون پر لگی ہوئی ہیں اور لوگ بے صبری سے نتائج کا انتظار کر رہے ہیں۔

بی جے پی کی مہم چلانے پر مسلم خواتین کے ساتھ مار پیٹ

جان سے مارنے کی دھمکیوں کا انکشاف

پریاگ راج: 24 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے پریاگ راج میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی انتخابی مہم کے دوران مسلم خواتین کے ساتھ بدسلوکی، مار پیٹ اور دھمکیوں کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہ خواتین لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کے حق میں وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے نام پر مہم چلا رہی تھیں۔ جس کے بعد انہیں جان سے مارنے کی دھمکیاں دی گئیں۔ یہ معاملہ پریاگ راج کے کریلی علاقے کا ہے، یہاں مسلم کمیونٹی کی درجنوں برقعہ پہنے خواتین گزشتہ کئی دنوں سے بی جے پی سے وابستہ ہیں۔ یہ لوگ الہ آباد ویسٹ سے بی جے پی کے امیدوار رنجیت چوپالی کے لیے مسلسل مہم چلا رہی ہیں، جس کے بعد انہیں بی جے پی کے لیے مہم چلانے پر سنگین نتائج کی دھمکی دی گئی ہے۔

الزام ہے کہ پڑوس میں رہنے والے کچھ لوگ یہاں رہنے والی شاخان نامی خاتون کے گھر میں زبردستی گھس گئے۔ ملزم نے شاخان اور اس کی بیٹی کے ساتھ بدتمیزی کی اور دھمکی دی کہ اگر وہ بی جے پی کے لیے مہم چلائیں گے تو انہیں جان سے ماردیں گے۔ مسلم خواتین نے اس معاملے کی پولیس سے شکایت کی ہے، پریاگ راج پولس اس معاملے کی جانچ کر رہی ہے۔ مسلم کمیونٹی کی ان خواتین نے بی جے پی کارکنوں نے حال ہی میں اپنے ہاتھوں پر مہندی لگائی تھی اور اس بار مہندی کے ذریعے انہوں نے 'چار سو پار' کے نعرے کا پرچار کیا تھا۔ جس کی وجہ سے آس پاس رہنے والے لوگ ناراض بتائے جاتے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد بی جے پی کی مسلم خاتون کارکن شاخان نے دھمکی دینے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ پریاگ راج پولیس نے اس معاملے میں شکایت درج کر لی ہے۔ ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں مزید قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔

مدرسہ بورڈ کے نتائج کا اعلان نہ ہونے سے کشمکش کا شکار ہیں طلبا

کیسے یونیورسٹیوں میں ملے گا داخلہ، ریاست کے تقریباً ایک لاکھ 18 ہزار طلبا و طالبات اپنے مستقبل کو لے کر فکر مند

لکھنؤ: 24 مئی (پی این ایس) اتر پردیش مدرسہ تعلیمی بورڈ لکھنؤ نے فروری ماہ 2024 میں امتحان منعقد کرائے تھے لیکن ابھی تک نتائج نہ دانے سے طلبہ و طالبات اساتذہ میں شدید مایوسی دیکھی جا رہی ہے۔ طلبا کا کہنا ہے کہ سبھی بورڈوں کے رزلٹ کا اعلان کر دیا گیا ہے لیکن مدرسہ بورڈ کے نتائج کا اعلان نہیں کیا جا رہا ہے ایسے میں طلباء کی پریشانیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یونیورسٹیوں میں داخلے کی تاریخ نکل جائے گی تو سال خراب ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں عربی فارسی مدارس ایسوسی ایشن کے صدر اقبال حسین عرف پھول میاں کا کہنا ہے کہ بورڈ نے امتحان سب سے پہلے کرائے مگر جب رزلٹ تو کے اعلان کرنے کی بات آئی تو سب سے پیچھے ہوتے ہوئے لیٹ ہی لیٹ ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے طلبا کا مستقبل تاریک نظر آ رہا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ رزلٹ لیٹ ہو جانے سے ریاست کے تقریباً ایک لاکھ 18 ہزار طلبا و طالبات اپنے مستقبل کو لے کر شدید کشمکش کے شکار ہیں اور جو بچے یونیورسٹیز میں داخلہ لینا چاہ رہے تھے لیکن وہ داخلہ نہیں لے پا رہے ہیں اور شکار ہیں اور تھکے ہوئے محسوس کر رہے ہیں کہ آخر وہ اب جائیں تو کہاں جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس میں مدرسہ تعلیمی بورڈ کی بڑی لاپرواہی ہے اور اس لاپرواہی کا خمیازہ مدرسہ کے طلبہ کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک لاکھ 18 ہزار طلبہ و طالبات کے مستقبل کو خراب کرنے کا ذمہ داری کون لے گا؟ یہ یوپی حکومت نے لگی یا مدرسہ بورڈ نے لگا؟۔ وہیں اتر پردیش مدرسہ تعلیمی بورڈ کے رجسٹرار پریم کانت نے بتایا کہ فینگ کا کام جاری ہے اور اسے دیکھ کہ 30 مئی تک نتائج کا اعلان کر دیں گے مدرسہ تعلیمی بورڈ میں امتحان دینے کے لیے ایک لاکھ 42 ہزار طلبہ و طالبات نے درخواست دی تھی جس میں ایک لاکھ 18 ہزار نے شرکت کی تھی۔

یونیورسٹیز میں داخلے کی تاریخ بھی ختم ہو رہی ہے۔

اقبال حسین نے کہا کہ ایک طرف حکومت جہاں دعویٰ کرتی ہے کہ مدارس کے طلبہ کو ین اور دنیا دونوں کی تعلیم دی جائے گی ایک ہاتھ میں لیپ ٹاپ اور ایک ہاتھ میں قرآن دیا جائے گا اس کا یہ حال ہے۔ انہوں نے کہا کہ فروری ماہ 2024 میں امتحان منعقد کرائے گئے تھے اس وقت کسی بھی بورڈ نے اپنا امتحان نہیں کرایا تھا اور اس کے بعد تمام بورڈ نے امتحان کرایا اور نتائج کا بھی اعلان کر دیا مگر مدرسہ بورڈ نے ابھی تک نتائج کا اعلان نہیں کیا ہے۔ اس سے یوپی حکومت کے منشاء پر سنگین سوال کھڑا ہو رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریاست کے ایک لاکھ 18 ہزار طلبہ و طالبات اپنے مستقبل کو لے کر کے کشمکش کا

پی ایم مودی نے اپنے پارلیمانی حلقے کے لوگوں کے نام بھیجا خط

دانشور طبقے سے کی خصوصی اپیل

وارانسی: 24 مئی (پی این ایس) وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے پارلیمانی حلقے کے لوگوں کے نام ایک خط بھیجا ہے جس کی وارانسی میں کافی چرچا ہو رہی ہے۔ پی ایم مودی کا خط ضلع کے ڈنکاروں اور بڑے تاجروں، دانشوروں سمیت اہم شخصیات تک پہنچ چکا ہے۔ خط میں پی ایم نے خود کو کاشی کے فخر اور وراثت سے جڑا بتایا ہے۔ یہ خط بی ایچ یو کے پروفیسروں اور ڈاکٹروں کے گھر بھی پہنچا دیا گیا ہے۔

خط میں لکھا ہے، سادر نمسکار!

آپ کو بتانا ہے کہ ہندوستانی جمہوریت کا سب سے بڑا تہوار چل رہا ہے۔ کاشی لوک سبھا میں کم جون کو ووٹنگ ہونی ہے۔ کاشی میں آپ سب کی دلی محبت نے مجھے بنارسی بنا دیا ہے۔ نہ صرف ایک رکن پارلیمنٹ بلکہ میں خود کو کاشی کا بیٹا سمجھتا ہوں۔

آپ سب سے گزارش ہے کہ کم جون کو ہر ووٹ بھارتیہ جنتا پارٹی کے حق میں ڈالیں۔ آپ کے ایک ووٹ کی طاقت سے آج ملک کا مستقبل بنایا جا رہا ہے۔ ہندوستان کو طاقتور بنانے میں آپ کا بڑا حصہ ہے۔ اگر ہم کاشی کی بات کریں تو آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ ان دس سالوں میں ہم نے کاشی کی ترقی کے لیے جو قرار دادیں لی تھیں وہ ایک ایک کر کے پوری ہو رہی ہیں۔ بابا وشوناتھ کے آشیرواد سے میں جو کچھ بھی کر پایا ہوں، بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ 2024 کا الیکشن کئی لحاظ سے اہم ہے۔ ترقی یافتہ ہندوستان کا عزم آپ کے ووٹ اور حمایت سے ہی پورا ہوگا۔

کم جون کو، آپ اپنے خاندان کے افراد اور اپنی تنظیم کے لوگوں کو پولنگ کے مقام پر لانے میں فعال کردار ادا کریں۔ آیئے ہم مل کر اپنی ثقافت، اپنی روایت، اپنے فخر کو مزید بلندیوں تک لے جائیں۔ شکریہ!

پوروانچل میں بی جے پی کا صفایا ہونے جا رہا ہے

ووٹنگ سے پہلے افضال انصاری کا بڑا دعویٰ

غازی پور: 24 مئی (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے امیدوار افضال انصاری، بی جے پی امیدوار پارس ناتھ رائے اور بی ایس پی امیدوار آنیش سنگھ سمیت آزاد امیدوار غازی پور سے گھر گھر مہم چلا رہے ہیں۔ الہ آباد ہائی کورٹ میں افضال انصاری کے کیٹگسٹر کیس کی سماعت چل رہی ہے، اس کے باوجود وہ الیکشن میں مہم چلا رہے ہیں اور بی جے پی حکومت پر حملہ کر رہے ہیں۔ افضال انصاری دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہندوستان میں قلموں حکومت آنے والی ہے اور وہ خود پچھلی بار کے مقابلے دو گنے ووٹوں سے جیت جائیں گے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے افضال انصاری نے دعویٰ کیا کہ پوروانچل میں بی جے پی کا صفایا ہونے والا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر بی ایم مودی خود اپنی سیٹ بچائیں تو یہ بڑی بات ہوگی۔ افضال انصاری بھی اپنی جیت کے حوالے سے پر اعتماد ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ اس بار وہ پچھلی بار کے مقابلے دو گنے ووٹوں سے الیکشن جیتیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں افضال انصاری نے کہا کہ این ڈی اے اتحاد انڈیا اتحاد سے خوفزدہ ہے لیکن اگر انڈیا اتحاد جیت گیا تو وہ انتقام سے کام نہیں لے گا۔ بی جے پی کے اس الزام پر کہ پچھلی حکومتوں کے دوران کشمیر میں دہشت گردی کے زیادہ واقعات ہوئے، افضال انصاری نے کہا کہ پلوامہ واقعہ کے وقت کس کی حکومت تھی۔ کیا یہ دہشت گردی کا واقعہ نہیں تھا؟ اس وقت ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی تھے۔ جب میڈیا نے اس سے افضال انصاری کی بیٹی نصرت انصاری کو چھڑی کا انتخابی نشان دیئے جانے پر سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ سوال اہم پر کاش راج بھر سے کیا جانا چاہیے، میڈیا سے سوال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نصرت کو چھڑی کا انتخابی نشان ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر نے دیا تھا۔ آپ تحقیقات کریں کہ دیا گیا ہے یا الیکشن کمیشن نے دیا ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ غازی پور میں افضال انصاری کی بیٹی نصرت انصاری کو الیکشن کمیشن کی جانب سے چھڑی کا انتخابی نشان دیا گیا ہے۔

شراوستی اور ڈومریا گنج سیٹ پر کس کا پلڑا بھاری؟

لکھنؤ: 24 مئی (پی این ایس) سماجوادی پارٹی نے شراوستی سے موجودہ ایم ایم شرما شرومنی ورما کو امیدوار بنایا ہے جبکہ ڈومریا گنج سے برہمن طبقے کا پارچم ہاتھ جانے والے کشل تیواری کو ٹکٹ دیا ہے۔ بی جے پی نے شراوستی سے ایم ایل سی اور یوپی کے سی ایم کے بے حد قریبی ساکیت مشرا کو ٹکٹ دیا جبکہ ڈومریا گنج سے موجودہ ایم پی جگدمبیکا پال قسمت آزما رہے ہیں۔ 2019 کے مقابلے 2024 کے لوک سبھا الیکشن میں ماحول تھوڑا مختلف نظر آ رہا ہے۔ سماجوادی پارٹی نے دونوں سیٹوں پر ذات پات پر مبنی کارڈ کھیل کر مقابلے کو دلچسپ بنا دیا ہے بلکہ اگر زمینی حقیقت کی بات کی جائے تو شراوستی سے رام شرومنی ورما کو پوزیشن مضبوط مانی جا رہی ہے لیکن بی جے پی امیدوار ساکیت مشرا کو بھی بلکے میں نہیں لیا جا سکتا ہے۔ بی ایس پی کے امیدوار حاجی دون خان بھی اپنے لئے ووٹ مانگ رہے ہیں، لیکن وہ مقابلے میں کافی پیچھے نظر آ رہے ہیں۔ رام شرومنی ورما کا تعلق یوپی کے امیدوار گرگر سے ہے، لیکن 2019 کے لوک سبھا الیکشن میں انہوں نے بی ایس پی کے ٹکٹ پر کامیابی حاصل کی تھی، تب وہ بی ایس پی اور سماجوادی پارٹی کے مشترکہ امیدوار تھے۔ انہوں نے بی جے پی کے دون مشرا کو تقریباً 5 ہزار ووٹوں سے ہرایا تھا۔ رام شرومنی ورما سے برہمن طبقے کا پرچم لے کر سائیکل کی سواری کر رہے ہیں اور دوبارہ پارلیمنٹ پہنچنا چاہتے ہیں۔ رام شرومنی ورما کا حاصل ہے۔ رضوان ظہیر تو جنیل تو میں بند ہیں، لیکن ان کی بیٹی زیبا رضوان کی پوری ٹیم رام شرومنی ورما کی حمایت کے لئے انتخابی تشہیر چلا رہی ہے۔ وہیں سابق ایم ایل اے عبدالمشہود خان بھی کندھے سے کندھا ملا کر چل رہے ہیں۔ اس کے علاوہ محمد اکلیم امینی، عبدالحق، نور اللہ خان، عمران مرتضیٰ، محمد عارف خان، عرف حاجی جاتو کے علاوہ کانگریس کے ڈاکٹر اشتیاق احمد، اختر پردھان، جاوید اشرف اور عارفہ بیگل انصاری وغیرہ بھی رام شرومنی ورما کو مضبوطی دے رہے ہیں۔ ان تمام لیڈران کے ساتھ آنے کی صورت میں مسلم ووٹوں کی تقسیم بالکل نہ ہونے کا امکان ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ کانگریس کے سینئر لیڈر وجیر بندر پرتاپ سنگھ عرف وجیر وسنگھ بھی خاموش ہیں اور وہ رام شرومنی ورما کی مخالفت نہیں کر رہے ہیں بلکہ کہا جا رہا ہے کہ وہ رال گاندھی کو مضبوط کرنے کے لئے انڈیا الائنس کی حمایت کر رہے ہیں۔ وہیں دوسری جانب، بی جے پی کے امیدوار ساکیت مشرا بھی پوری طرح سے مضبوط ہیں۔ وہ خود تعلیم یافتہ ہیں اور بی ایم مودی سے لے کر سی ایم یوگی سے کافی قربت رکھتے ہیں۔ بی جے پی کا اپنا ووٹ بینک ہے اور ان کے لئے بی ایم مودی، سی ایم یوگی، ڈپٹی سی ایم کیشو پرساد موریہ اور پرمیش پاٹھک سے لے کر اناپریہ پٹیل تک نے ووٹ مانگے ہیں اور وزیر بند مودی کو تیسری بار پرائم منسٹر بنانا چاہتے ہیں۔ بی جے پی سنگھٹن یا اپنی پوری طاقت کے ساتھ انہیں الیکشن لڑا رہی ہے، لیکن اندرونی طور پر کچھ بغاوت کی بات بھی سامنے آ رہی ہے، جس کا انہیں نقصان ہو سکتا ہے۔ حالانکہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ رام شرومنی ورما اور ساکیت مشرا میں مقابلہ دلچسپ ہو سکتا ہے۔ اب دیکھنے کی بات یہ ہوگی کہ بی ایس پی امیدوار حاجی دون خان کی کوششیں کتنی رنگ لاتی ہیں۔